https://ataunnabi.blogspot.com/

تیغِ غلام گیلانی بر گردنِ قادیانی

(سنِ تصنیف: 1911ء / ۱۳۳۰ھ)

تصنیفِ لطیف

عالم جلیل، فاضل نبیل، حامیٔ سنت، ماحیٔ بدعت

حضرت علامہ قاضی غلام گیلانی چشتی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

www.qadianislam.com/net

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین و العاقبۃ للمتقین و الصلوٰۃ و السلام

علی رسولہ محمد و الہ و اصحبہ اجمعین ط

اَمَّا بَعْدُ فقیر حقیر پروردگار عالم کی مغفرت کا امیدوار بخشے پروردگار اس کو اور اس کے آباء واجداد مشائخ وتلامذہ واحباب وکل مومنین مومنات کو قاضی غلام گیلانی حنفی المذہب نقشبندی المشرب پنجاب ضلع کامل پور علاقہ چھچھ موضع شمس آباد کا رہنے والا بخدمت اہل اسلام گزارش رسان ہے کہ پنجاب ضلع گورداسپور موضع قادیان میں مرزا غلام احمد ایک شخص قوم کا کشت کار پیدا ہوا تھا کچھ فارسی، اردو سیکھ کر دنیا کمینی کے شوق میں آ کر ابتدا میں بزرگ بنا۔ مداریوں اور جوگیوں کے شعبدے اور ہاتھ کی صفائیاں دکھا کر بعض بدنصیبوں کو کرامت کا دھوکا دیکر حرام کا روپیہ وصول کرنا شروع کیا۔ علمائے کرام وقتاً فوقتاً اس کی اصلاح فرماتے رہے۔ رفتہ رفتہ مرزا نے دعوی کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور آسمان پر جانا انکا اور پھر زمین پر قریب قیامت کے آنا یہ کذب اور لغو ہے اور مہدی بھی اور کوئی نہیں میں ہی مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام کے بدلے میں پیدا ہوا اور ان دونوں کے اوصاف میرے اندر موجود ہیں مجھ کو جو نہ مانے گا وہ گمراہ اور کافر ہے۔ اور دجال کوئی خاص شخص نہیں اور نہ خر دجال کوئی خاص جانور ہے بلکہ دجال سے مراد یہ پادری لوگ ہیں اور گدھا دجال کا یہ ریل ہے اور یہ جو لکھا ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو "لُدّ" کے دروازے پر قتل کریں گے۔ سولُد مخفف ہے، لدھیانہ کا۔ میں نے پادری کو بحث میں لدھیانہ میں زیر کر دیا یہی مراد قتل دجال سے ہے۔

غرض کہ اس قسم کی بیہودہ بکواس بہت بکی پھر عجب اس پر کہ دعویٰ تو یہ کہ مثیل عیسیٰ ہوں اور جس کی مثل بنا اسی کو فحش گالیاں، پروردگار پر بہتان، قرآن شریف پر اعتراض، باقی انبیاء کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی اشارے کنائے میں جو دل میں آیا بک دیا۔ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور صحابہ کرام اور موجودہ زمانے کے علمائے عظام کو سخت گالیاں بکیں جو اس کی پلید کتابوں میں سے قدرے مسلمانوں کو اس کا حال ظاہر کرنے کے لئے مع نشان صفحات کے بقید تحریر لاتا ہوں ناظرین خود جان لیں گے کہ مرزا مسلمان تھا یا کون؟ اور اس پر اعتقاد اور اس کی متابعت کرنے والا بھی مسلمان ہے یا تابع شیطان اور مغضوب رحمٰن ہے؟

کتاب میں لفظ **اقول** کے بعد مقولہ اس فقیر کا ہوگا۔

مرزا کی طرف سے پیغمبری کا دعوی

مرزا کی کتاب کے الہاموں کی تعداد پر ہند سے لکھے گئے:

۱.....الہام ''**قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ**'' ''اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو تم میری تابعداری کرو''۔ (ملفوظ صفحہ ۲۳۹، براہین احمدیہ، تصنیف مرزا)

اقول: علم کی یہ لیاقت ہے کہ قرآن شریف کی آیت جو رسول اللہ ﷺ کے حق میں نازل ہوئی تھی اس کو اپنے اوپر جڑ کر الہام ظاہر کر دیا۔ عربی بنا لینا فکر میں نہ آیا ورنہ ضرور ایک آیت عربی کی بنا لیتا۔

۲.....اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عاجز خدا کی طرف سے اس امت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا

---

۱ **لا الہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایھا المسلمون**۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے یہ حدیث آئی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **قد کان فی مامضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منھم احد فانہ عمر بن الخطاب**۔ اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادقہ والہام حق والے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر ہیں رضی اللہ عنہ۔ (رواہ احمد والبخاری عن ابی ہریرۃ، واحمد، ومسلم، والترمذی، والنسائی عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فاروق اعظم نے تو نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف یہ ارشاد آیا **لو کان بعد نبی لکان عمر بن الخطاب**۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا۔ (رواہ احمد والترمذی والحاکم **عن عقبۃ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک** رضی اللہ تعالیٰ عنہما) مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقۃً نہ محدث ہے (جاری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک شرف رکھتا ہے اور امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جاتے ہیں اور رسول اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور اس سے انکار کرنے والا مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔ (بلفظہ توضیح مرام صفحہ ۱۸، مرزا کی کتاب)

۳.....مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی۔

(بلفظہ ابتدا صفحہ ۱ کتل حج ازالہ اوہام)

اقول: اگر کوئی کہے کہ میں پیغمبر ہوں یا رسول اللہ ہوں اور ارادہ اسکا خدا کے رسول ہونے کا ہے تو کافر ہوگا۔ (عقائد عظیم صفحہ ۱۶۶)

ناظرین! باانصاف خود جان لیں کہ مرزا پیغمبری کا دعویٰ کرنے سے کون ہوا مسلمان ہوا یا کافر؟

۴.....مجھ کو قادیان والوں نے نہایت تنگ کیا ہے جس سے کہ میں یہاں سے ہجرت کروں گا۔ میرے روحانی بھائی مسیح (یعنی عیسیٰ) کا قول ہے کہ نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن میں۔ (بلفظہ، صفحہ ابتدائی ج، مرزا کا شحنۂ حق)

فقیر صاحب تیغ کہتا ہے کہ ہجرت کے بارے میں پیشگوئی تو کر بیٹھے مگر کہیں ہجرت نصیب نہ ہوئی بلکہ باوجود ہزار ہا روپیہ کے حج کو بھی نہ گیا اور اتنا بڑا فرض ترک کر کے قبر میں جا بسا۔ جس کی نسبت رب العزۃ نے فرمایا کہ اس گھر کا حج ہر استطاعت والے پر فرض ہے ﴿وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴾ "اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے"۔

اور حدیث میں فرمایا جو با وصف استطاعت حج نہ کرے **فیمت ان شاء**

(بقیہ) نہ محدث یہ ضرور ایک معنی پر ہی ہوگیا۔ الا لعنة الله على الكٰذبين. منه عفى عنه ناقلا عن بعض تصنيفات عالم اهل السنة والجماعة مجدد المائة الحاضرة مولانا البريلوى الشيخ احمد رضا خان رضى عنه الرب السبحان۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یھودیا وان شاء نصرانیا. وہ چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی۔ معلوم نہیں کہ اس حدیث کے حکم سے مرزا یہودی ہو کر مرا یا نصرانی ہو کر؟ ظاہر اول ہے کہ مسیح علیہ السلام کو گالیاں دینا یہود کا کام ہے۔ جب جھوٹے دعاوی پیغمبری اور طرح طرح کے مکر و فریب کر کے پختہ دالان بنایا تھا تو خود تو ہجرت کر کے جانا در کنار تھا اگر کوئی باندھ کر نکالتا جب بھی نہ نکلتا یہ بھی ایک مکر کی بات تھی کہ میں ہجرت کر کے چلا جاؤں گا۔

۵.....خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

(بلفظہ، صفحہ ۵۲۳، ازالہ اوہام، مرزا کی کتاب)

اقول: اس سے معلوم ہوا کہ براہین احمدیہ جو مرزا کی تصنیف ہے وہ خدا کا کلام ہے (نعوذ باللہ) اور یہ کہ مرزا نبی ہے (معاذ اللہ)۔

۶.....ہاں محدث جو مرسلین میں سے ہے امتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی۔

(بلفظہ صفحہ ۵۶۹، ازالہ اوہام)

اقول: پس مرزا نبی مرسل بنا مگر ناقص نبی دم کٹا ابتر انبیاء میں ناقص آج ہی سنا۔ طرفہ یہ کہ نبوت میں ناقص اور رسول پورا ہے۔ حالانکہ رسول نبی سے مساوی یا اعلیٰ ہوتا ہے۔

۷.....خدا نے مجھے آدم صفی اللہ کہا اور مثیل نوح کہا، مثیل یوسف کہا، مثیل داؤد کہا، پھر مثیل موسیٰ کہا، پھر مثیل ابراہیم کہا، پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا۔

(بلفظہ صفحہ ۲۵۳، ازالہ اوہام، مرزا کی کتاب)

فقیر کہتا ہے کہ مشہور تو یہ کیا ہوا ہے کہ میں مثیل عیسیٰ ہوں اور اب تو شوق میں آ کر سب پیغمبروں کے مثیل بن گئے اور احمد بننے میں مثیل کی بھی قید نہ رہی خود احمد ہو گئے **الا لعنة الله على الكذبين**۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۸.....پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا وہ تو اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آ گیا اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیشگوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔ (ملفوظ صفحہ ۳۱۳۔۳۱۴ ازالہ اوہام)

فقیر کہتا ہے کہ کیا نشانی پائی گئی خاک بھی نہیں بلکہ جب سے دعویٰ پیغمبری کا شروع کیا الٹا طاعون اور روز بروز تباہی ہی ہوتی گئی۔

ع برعکس نہند نام زنگی کافور

پس مرزا کاذب ہے۔

۹.....چونکہ آدم اور مسیح میں مماثلت ہے اس لیے اس عاجز کا نام آدم بھی رکھا اور مسیح بھی۔

(ملفوظ صفحہ ۴۵۶، ازالہ اوہام)

اقول: مسیح اور آدم علیہما السلام میں تو یہ مماثلت پائی گئی کہ آدم علیہ السلام بے ماں باپ دونوں کے پیدا ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے باپ کے۔ اور باقی انبیاء علیہم السلام سے مرزا کو کیا مماثلت ہے۔ جن جن کے مثیل بنے ان کے ساتھ مثلیت کی وجہ قلب شریف ہی میں رکھی رہ گئی اور پھر حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مرزا کی مماثلت کیا؟ ان دونوں حضرات کے باپ نہ تھے اور مرزا کا باپ تھا۔ دونوں کے معجزات بینات تھے مرزا کا کیا معجزہ ہے؟ البتہ طلسمات کی کتابوں میں سے کوئی شعبدہ سیکھ کر گاؤں والوں کو فریب دے دینا (نعوذ باللہ ایسی مماثلت ہے)۔

۱۰.....ہمارا گروہ سعید ہے جس نے اپنے وقت پر اس بندہ (مرزا) نامور کو قبول کر لیا ہے جو آسمان اور زمین کے خدا نے بھیجا ہے۔ (ملفوظ صفحہ ۱۸۷، ازالہ اوہام)

اقول: سبحان اللہ! آپ کا گروہ سعید ہے فقط جو دو چار اردو خواں اور چند سبزی فروش اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چند جوگی جولا ہے اور چند تیلی اور چند کشت کار ہیں اور باقی تمام روئے زمین کے مسلمان عرب عجم ہندوستان، پنجاب، بنگالہ وغیرہ وغیرہ ملکوں کے علماء فضلاء بزرگان دین سب کے سب بدبخت اور شقی ہیں۔ (نعوذ باللہ منہ)

۱۱.....میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔ (ملفوظ صفحہ ۶۳۴، ازالہ اوہام)

فقیر کہتا ہے کہ یہ الہام تو مرزا کا برعکس ہوا۔ جا بجا لوگ برا ہی کہتے ہیں۔ جہاں تک کوئی نام مرزا کا سنتا ہے سوائے گالی اور برے کے ذکر خیر کوئی مسلمان نہیں کرتا۔

۱۲.....احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے:

''**ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**'' (ملفوظ صفحہ ۶۷۳۔ ازالہ اوہام)

فقیر کہتا ہے پروردگار نے ایسا اندھا کیا کہ جو آیت رسول اللہ ﷺ کے حق میں تھی مرزا نے اپنے اوپر لگا دی اور اتنا خیال نہ کیا کہ میرا نام تو غلام احمد ہے، احمد تو نہیں۔ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہے ﷺ۔ ازالہ کے قول ملعون میں صراحۃً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی خوشخبری دی گئی ہے وہ (معاذ اللہ) مرزا قادیانی ہے، یہ صاف کفر ہے۔

۱۳.....اور یہ آیت: **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** درحقیقت اسی مسیح بن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے۔ (ملفوظ ۶۷۵)

فقیر کہتا ہے کہ خیال کرو اے مسلمانو! کہ مرزا کذاب نے یہ آیت جو محمد ﷺ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی شان اور تعریف میں ہے اپنے حق میں بنالی ایسی بناوٹ پر لعنت پڑے اور پڑ گئی۔

۱۴..... وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز (یعنی مرزا) ہے کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کسی نے کبھی نہیں کیا اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس (۱۰) برس سے شائع ہو رہا ہے۔

(بلفظہ صفحہ ۶۹۵، ازالہ اوہام، طبع ۱۳۰۸ھ)

اقول: اگر نیا دعویٰ ہونا دلیل حقانیت ہو تو ابلیس سے پہلے **انا خیر منه** کا دعویٰ کسی نے نہ کیا تھا اور اس کا یہ دعویٰ ہزاروں برس سے شائع ہو رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی نبوت میں شریک ہونے کا دعویٰ مسیلمہ ملعون سے پہلے کسی نے نہ کیا اور برسوں یہ دعویٰ شائع رہا۔

۱۵..... ہر ایک شخص روشنیٔ روحانی کا محتاج ہو رہا ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس روشنی کو دیکر ایک شخص دنیا میں بھیجا۔ وہ کون ہے؟ یہی ہے جو بول رہا ہے۔ (بلفظہ صفحہ ۶۸، ۶۹، ازالہ اوہام)

فقیر کہتا ہے کہ ہاں اسی کا نام روشنی ہے جو سیکڑوں علمائے عرب وعجم کو کافر کہہ دیا اور بعض کو اپنا مرید بنا کر ان کو اسلام سے گمراہ کر کے ان کی نمازیں اور روزے سارے برباد کر دیئے۔ تف ایسی روشنی پر۔ ایسے کفر اور ظلمت کو روحانی روشنی کہنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا کفر بر کفر ہے۔

۱۶..... حضرت اقدس امام انام مہدی ومسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام

(بلفظہ صفحہ ۶۵ رسالہ آریہ دھرم کا اخیر نوٹس مؤلفہ مرزا قادیانی)

ع اپنے منہ آپ ہی میاں مٹھو

شعر کون سنتا ہے کہانی تیری پھر وہ بھی زبانی تیری

اب مرزا کے رسالہ ''انجام آتھم'' میں جو واہیات اور کفریات ہیں ناظرین باانصاف ملاحظہ فرمائیں۔ اپنے دل جاہل کی تراشیدہ باتوں کو پروردگار کے الہام کہتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۷.....اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔(بلفظہ صفحہ ۵۲، انجام آتھم)

فقیر کہتا ہے کہ جو کہے کہ پروردگار کا نام پورا اور کامل نہیں ہوا کافر ہے۔ اور اللہ کے نام کے پورا ہونے سے پہلے میرا نام پورا ہوگا یہ بھی کفر ہے۔ پروردگار مستجمع جمیع صفات کمال نہ رہا۔(معاذ اللہ)

۱۸.....تیری شان عجیب ہے۔(بلفظہ صفحہ ۵۲، انجام آتھم)

فقیر کہتا ہے بے شک عجیب ہے جو روپیہ کمانے کے لئے دغابازی اور کذب اور فریب بازی کو پیشہ بنائے پھر ان ناپاکیوں پر نبی و رسول بنے۔

۱۹.....میں نے تجھے اپنے لئے چن لیا ہے۔(صفحہ ۵۲ انجام آتھم)

فقیر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو کیا چن لے گا جس کی باتیں اللہ تعالیٰ کے خلاف ہوں اللہ کے رسولوں کو گالیاں دیتا ہو۔

۲۰.....پاک ہے وہ جس نے اپنے بندے کو رات میں سیر کرائی۔(بلفظہ صفحہ ۵۳، انجام آتھم)

فقیر کہتا ہے کہ مرزا کو معراج کا انکار تھا مگر اب چونکہ ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا﴾ آخر تک یہ آیت دوبارہ مرزا کے حق میں نازل ہوئی ہے لہٰذا معراج کا شوق ہوا۔ بیچارے کا حافظہ بڑا نکما ہے آگے کی بات یاد نہیں رہتی کہ میں نے پہلے اس سے کیا کہا تھا اور اب کیا کہتا ہوں۔

۲۱.....تجھے خوشخبری ہو اے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔(صفحہ ۵۵، انجام آتھم)

فقیر کہتا ہے کہ جھوٹا الہام ہے اگر پروردگار کے ساتھ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے کلام پاک قرآن شریف پر اعتراض نہ کرتا، اللہ تعالیٰ کے مقدس انبیاء علیہم السلام کو برا نہ کہتا، شریعت نبوی پر ثابت قدم رہتا، ہاں بایں معنی مراد کہ اللہ تعالیٰ کے ارادے سے پیدا ہوا ابلیس بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور مرزا بھی۔

۲۲.....میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا (صفحہ ۵۵، انجام آتھم)

اقول: دوسرا بھائی ان سے بھی بڑھ کر بھنگیوں چوہڑیوں کا امام اور پیغمبر بنے۔

۲۳.....تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں تیرا بھید میرا بھید ہے۔

(صفحہ ۵۹، انجام آتھم)

اقول: لعنة الله علی الکذبین۔

۲۴.....ابراہیم یعنی اس عاجز (مرزا) پر سلام۔ (صفحہ ۶۰، انجام آتھم)

اقول: اب پھر ابراہیم علیہ السلام بن بیٹھا بننے کا شوق چرایا۔

۲۵.....اے نوح اپنے خواب کو پوشیدہ رکھ۔ (صفحہ ۶۱، انجام آتھم)

اقول: اب نوح پیغمبر بنا۔

۲۶.....جس نے تیری بیعت کی اس کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ۔ (صفحہ ۷۸، انجام آتھم)

اقول: خدا سے اگر مراد شیطان ہے جو مرزا کو وحی بھیجتا ہے تو ضرور سچ ہے بے شک اس سے بیعت کرنیوالے کے ہاتھ پر شیطان کا ہاتھ ہے۔

۲۷.....وما ارسلنک الا رحمة للعلمین "تجھ کو تمام جہاں کی رحمت کے واسطے روانہ کیا۔" (صفحہ ۷۸، انجام آتھم)

اقول: رسول اللہ ﷺ کے بارے میں جو آیت تھی اپنے اوپر جمالی۔ اللہ کی لعنت کہہ کر نہیں آتی۔ لطف یہ ہے کہ مرزا کو آیت کے اپنے اوپر انزال کا تو بہت شوق ہے اور بیچارے کو عربی کی لیاقت نہیں لہٰذا قرآن شریف سے کوئی نہ کوئی آیت لیکر کہہ دیتا ہے کہ مجھ کو الہام ہوا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۸..... انی مرسلک الی قوم المفسدین. ''میں نے تجھ کو قوم مفسدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔'' (صفحہ ۷۹، انجام آتھم)

اقول: سب روئے زمین کے لوگ مرزا کے آنے سے پہلے مفسد اور فتنہ باز اور گمراہ تھے۔

(نعوذ باللہ من ذلک القول)

۲۹..... مجھ کو خدا نے قائم کیا، مبعوث کیا اور خدا میرے ساتھ ہم کلام ہوا۔ (صفحہ ۱۱۳، انجام آتھم)

اقول: اس کا جواب قرآن مجید دے چکا ہے کہ فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ۝﴾ ''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا یا کہا مجھے وحی ہوئی حالانکہ اسے کچھ بھی وحی نہ ہوئی اور جس نے کہا اب میں اتارتا ہوں جیسا اللہ نے اتارا اور کہیں تم دیکھو جب یہ ظالم موت کی بیہوشیوں میں ہوں اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ان سے کہہ رہے ہیں نکالو اپنی جانیں آج تمہیں بدلہ دیا جائے گا ذلت کا عذاب سزا اس کی کہ اللہ پر جھوٹ باندھتے اور اس کی نشانیوں سے تکبر کرتے تھے''۔

اس آیت کریمہ کا جملہ جملہ قادیانی پر صادق ہے اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا کہ اس نے مجھے نبی کیا اور میرا یہ نام رکھا اور میرے حق میں یہ یہ کہا اور اس نے وحی کا ادعا کیا حالانکہ اس پر کچھ وحی نہ آئی۔ اور اس نے اپنی کتاب ''براہین احمدیہ'' کو اللہ کا کلام بتایا تو اللہ کے اتارے کے مثل اتارنے کا مدعی ہوا۔ اور اس نے اللہ کی نشانیوں سے جو اس نے اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بندے اور سچے رسول عیسیٰ مسیح کو عطا فرمائیں تکبر کیا کہ میں ایسی باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو عیسیٰ سے کم نہ رہتا تو بتصریح قرآن وہ کافر ہوا اور اس کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

۳۰..... خدا کی روح میرے میں باتیں کرتی ہے (صفحہ ۱۶۷، انجام آتھم)

اقول: سبحان اللہ! کیا کہنا جب مسیح روح اللہ کے مثیل ہوئے تو خدا کی روح مرزا میں کیسے باتیں نہ کرے گی۔ یہ وہی کفر ہے۔

۳۱..... جو شخص مجھے بے عزتی سے دیکھتا ہے وہ اس خدا کو بے عزتی سے دیکھتا ہے جس نے مجھے مامور کیا اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اس خدا کو قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔

(صفحہ ۳۶، ضمیمہ انجام آتھم)

فقیر کہتا ہے کہ سوا مرزا کے مریدوں کے جس قدر مسلمان روئے زمین کے ہیں مرزا کو بے عزتی سے دیکھتے ہیں اور قبول نہیں کرتے تو مرزا اور اس کے مریدوں کے نزدیک معاذ اللہ انہوں نے خدائے تعالیٰ کو بے عزت کیا اور قبول نہ کیا اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں پس سارے مسلمان کافر ہوئے (معاذ اللہ)۔ اور یہ مسئلہ علم عقائد کا ہے کہ جو شخص ساری امت مرحومہ کو کافر جانے وہ خود کافر ہے تو مرزا اور اس کے مرید سب کافر ہوئے۔

۳۲..... خدا ان سب کے مقابل پر میری فتح کرے گا کیونکہ میں خدا کی طرف سے ہوں پس ضرور ہے کہ بموجب آیت کریمہ "**کتب اللہ لاغلبن ورسلی**" میری فتح ہو۔

(بلفظہ صفحہ ۵۸، ضمیمہ انجام آتھم)

فقیر کہتا ہے کہ (الحمد للہ) بالکل برعکس ہوا۔ مرزا کو خود لاہور لدھیانہ وغیرہ مباحث کی قرارداد جگہوں سے مشہور شکست ہوئی، اعتراضوں کے جوابات نہ دے سکا اور شرمندہ ہو کا ہاں ایسی فتوحات مرزا کو ضرور ہوئیں، جیسے مشہور ہے کہ ماہ رمضان میں ایک بار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا امرتسر کو گیا وعظ کے وقت تمام ہندو و مسلمان وغیرہ مذاہب کے لوگ جمع ہوئے مرزا نے دن میں شربت کا گلاس پی لیا۔ لوگوں نے گالیاں دینا اور تالیاں بجانا اور کلوخ مارنا شروع کیا۔ مرزا بڑی دقت سے بگھی میں سوار ہو کر بھاگا۔ سواری کے جانور اور بگھی کو بھی نقصان پہنچا اور اس قدر جوتے برسے کہ بگھی کے اندر تمام جوتے ہی تھے پس اب وہ ضرور لاضرور ہو گیا اگر اللہ کا رسول ہوتا تو بے شک غالب ہوتا اور فتح پاتا مگر کذاب تھا لہٰذا مردود و مطرود ہی رہا۔

۳۳.....میرے پاس خدا کے نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔

(بلفظہ صفحہ ۵۷، ۶۲، ضمیمہ انجام آتھم)

فقیر کہتا ہے کہ خدا کا نشان تو کوئی دیکھا نہ گیا البتہ شیطان کے نشان مرزا پر ہمیشہ جھڑتے رہے۔

۳۴.....''دافع البلاء'' صفحہ ۶، سطر ۱۹ میں مرزا لکھتا ہے کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **انت منی بمنزلة اولادی. انت منی وانا منک** ''تو اے غلام احمد میری اولاد کی جگہ ہے۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں''۔

اقول: اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے بچائے۔ یہ کیسا ملعون کلام ہے:

کلام کنب ازول بافدو میخواند الہامش — ہم ابن اللہ شدست و ہم رہ حق می نہد نامش

خود او گمراہ شدہ ست و خلق را ہم میکند گمراہ — کسی کو پیروش باشد نہ یتیم نیک انجامش

۳۵.....تو ہمارے پانی میں سے ہے۔ (بلفظہ صفحہ ۵۵، انجام)

اقول: پانی اور آگ ہر چیز اللہ کی ہے۔ یوں تو تمام جاندار اللہ ہی کے پانی سے ہیں ﴿مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ﴾، اس میں تو کوئی تعریف نہ تھی۔ ظاہر امرزا نے پانی سے نطفہ مراد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیا۔ کیونکہ مثیل عیسیٰ بنا تو خدا کا بیٹا بھی بننا ضرور ہوا اور مرزا اپنا الہام بتا ہی چکا ہے کہ تو بمنزلہ میری اولاد کے ہے اب یہ نصرانیت سے بھی لاکھوں درجے بدتر کفر ہے۔ نصرانی بھی خدا کا بیٹا یوں نہیں مانتے۔

۳۶.....خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے۔ (ملفوظ صفحہ ۵۵، انجام آتھم)

اقول: ہاں دیکھو تا کیسی تعریف کی جس کا بیان ابھی نمبر ۲۹ میں گزرا۔ مرزا کے کفریات اس کے رسالہ ''دافع البلاء'' سے مسلمان لوگ ملاحظہ فرمائیں۔

۳۷.....چار سال ہوئے کہ میں نے پیشگوئی شائع کی تھی کہ پنجاب میں سخت طاعون آنیوالی ہے اور میں نے اس ملک میں طاعون کے سیاہ درخت دیکھے ہیں جو ہر ایک شہر اور گاؤں میں لگائے گئے ہیں اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لیے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔

(ملفوظ ملتقطا صفحہ ۵، معیار)

فقیر کہتا ہے کہ اس وقت قادیان میں طاعون نہ تھا۔ مرزا کو اس کے ابلیس نے دھوکا دیا دعوی کر بیٹھا کہ قادیان میں طاعون نہ آئے گا اللہ واحد قہار نے مرزا کذاب کا کذب ظاہر کیا قادیان میں طاعون آیا۔ اس وقت مرزا بات کو پھیر کر کہنے لگا کہ میری مراد یہ تھی کہ طاعون جارف نہ آئے گا جس سے لوگ جا بجا بھاگتے ہیں اور کتوں کی طرح مرتے ہیں۔ مرزا کا قاعدہ تھا کہ غیب کی باتیں اور کفریات بکتا تھا جب اس کے خلاف ثابت ہونے پر لوگ گرفت کرتے تو جھوٹی تاویل سے کام لیتا۔

اعلان: مرزا کو نیچے حصے کے بدن میں بیماری ذیابیطس یعنی پیشاب کے جاری ہونے کی اور اسہال کی بیماری تھی اور اوپر کے بدن میں دوران سر تھا۔ دعوی عیسویت کا اور خود مرضوں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسا مبتلا رہ کر اسفل اور اعلیٰ کے ہزار ہا مکروہات کے ساتھ جس خاک سے نکلے تھے اسی میں جا ملے۔

ع ''مژدہ باد ای مرگ عیسیٰ آپ ہی بیمار ہیں''

۳۸.....اے عیسائی مشنریو! اب ''ربنا المسیح'' مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ (بلفظہ صفحہ ۱۳، معیار)

اقول: دیکھو مسلمانو انصاف کرو کہ پروردگار کے اولوالعزم پیغمبر سے اپنے آپ کو بڑھ کر کہتا ہے۔ جو ماوشما ہو کر پیغمبر سے بڑا ہونا چاہتا ہے وہ کیسا مسلمان ہے؟ مانا ہوا مسئلہ ہے کہ کوئی ولی کسی پیغمبر کے درجے کو کبھی نہیں پہنچتا۔ یہ صاف کفر ہے۔ اس مضمون پر بیسیوں علمائے عرب وعجم نے کفر کے فتوے مرزا پر دیے ہیں۔

۳۹.....خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا کہ یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے ادنیٰ غلام سے مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔ (بلفظہ صفحہ ۱۴، معیار)

اقول: پیغمبر سے اپنے آپ کو اعلیٰ جاننا صاف کفر ہے۔

۴۰.....نصاریٰ کو خطاب کر کے کہتا ہے ایسا ہی آپ بھی اگر مسیح بن مریم کو درحقیقت سچا شفیع اور منجی قرار دیتے ہیں تو قادیان کے مقابل میں آپ بھی کسی اور شہر کا پنجاب کے شہروں میں سے نام لے دیں کہ فلاں شہر ہمارے خداوند مسیح کی برکت اور شفاعت سے طاعون سے پاک رہے گا۔ (بلفظہ ۱۴، معیار)

اقول: اول تو اپنی نجاست گاہ کا مامون ہونا اس بنا پر کہا تھا کہ وہ رسول کی تخت گاہ ہے تو اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے مقابل نصاریٰ سے پنجاب کے کسی شہر کی حفاظت چاہنا کیسی بیہودہ و بے معنی بات ہے۔ مرزا کے گمان باطل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سچے شفیع نہ تھے بلکہ جھوٹا سفارشی تھا یہ پیغمبر کو عیب لگانا ہے اور اسی کو سب اور شتم کہتے ہیں جو باتفاق علماء کفر ہے۔ اور پیغمبروں کو گالی دینے والے، عیب لگانے والوں کی توبہ ہی قبول نہیں نزدیک اکثر فقہاء کے۔

(درمختار، بزازیہ، بحرالرائق وغیرہ)

۴۱.....اور اگر ایسا نہ کرسکیں تو پھر آپ سوچ لیں کہ جس شخص کی اسی دنیا میں شفاعت ثابت نہیں وہ دوسرے جہاں میں کیونکر شفاعت کرے گا۔ (بلفظہ صفحہ ۱۴، معیار)

اقول: عقل کا اندھا تھا بھلا اگر نصاریٰ کی کوئی دعا قبول نہ ہو تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام بروز قیامت سفارش نہ کریں گے۔ دیکھو پیغمبر خدا کو کیسا نکما اور بے قدر جانتا ہے کہ بروز حشر صالح عالم بھی شفاعت کریں گے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مولویوں سے بھی گزر گئے جو سفارش ہی نہ کرسکیں گے۔ (نعوذ باللہ من ذلک الکفر)

۴۲.....اس جگہ مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو ہمارے مقابلے کے لیے خوب موقع مل گیا ہے۔ ہم نے سنا ہے کہ وہ بھی دوسرے مولویوں کی طرح اپنے مشرکانہ عقیدہ کی حمایت میں ہے تاکہ کسی طرح حضرت مسیح بن مریم کو موت سے بچالیں اور دوبارہ اتار کر خاتم الانبیاء بنادیں۔ (بلفظہ الخبیث، صفحہ ۱۵، معیار)

اقول: اس ملعون تحریر سے یہ ظاہر کیا کہ جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور آسمان سے اتریں گے وہ مشرک اور کافر ہیں۔ یہ حکم سارے علمائے دین بلکہ تابعین، بلکہ صحابہ بلکہ خود رسول ﷺ پر بھی ہوگیا، کیونکہ اگر حدیث شریف میں نہ ہوتا اور صحابہ وغیرہ علمائے متقدمین روایت نہ کرتے تو ہم کیسے جانتے۔ اب خود جان لو گے کہ مرزا کون تھا؟ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاتم الانبیاء بنانے کا بہتان علماء پر لگا دیا اس کا کون قائل ہے؟ یہ محض افتراء اس مفتری کذاب کا ہے۔

۴۳..... بلکہ یہ مولوی صاحب اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح یہی چاہتے ہیں کہ وہی ابن مریم جس کو خدا بنا کر قریباً پچاس کروڑ انسان گمراہی کے دلدل میں ڈوبے ہوئے ہیں دوبارہ فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے اور ایک نیا نظارہ خدائی کا دکھلا کر پچاس کروڑ کے ساتھ پچاس کروڑ اور ملا دے کیونکہ آسمان پر چڑھتے ہوئے تو کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ وہی مقولہ تھا کہ ''پیران نمی پرند مریدان می پرانند'' اس منحوس دن میں اسلام کا کیا حال ہوگا؟ کیا اسلام دنیا میں ہوگا؟ **لعنة الله علی الکذبین**۔ (بلفظہ الخبیث، صفحہ ۱۵، معیار)

اقول: یہ قول ملعون اسکا صاف حدیث صحیح کے مخالف ہے حضرت ﷺ کی فرمائش میں عیب نکال کر عیسیٰ علیہ السلام کے تشریف لانے کے دن کو نحس دن کہنا اور پچاس کروڑ مسلمان کا اس دن مشرک ہونا اور اسلام کا اس دن تباہ ہونا، حدیث شریف کی تکذیب ہے اور **لعنة الله علی الکذبین** میں صحابہ کرام اور عام مسلمان کہ آج تک بلکہ اس روز تک نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قائل اور معتقد ہیں داخل ہو گئے بلکہ لعنتی کو یہ لعنت خود حدیث تک بڑھی **الا لعنة الله علی الظالمین** اور ظاہر ہو کہ حدیث صحیح کی رو سے مسلمان سچے ہیں تو مرزا اور مرزائی کاذب ہوئے اور انہیں کے منہ سے لعنت اللہ تعالیٰ کی انہیں پر آئی۔

۴۴..... جو شخص کشمیر سری نگر محلہ خان یار میں مدفون ہے اس کو ناحق آسمان پر اٹھایا گیا کس قدر ظلم ہے۔ (بلفظہ الخبیث، صفحہ ۱۵، معیار)

اقول: یہ تیرے منہ کا ناحق اور ظلم تو جناب رسول ﷺ نے کیا ہے۔ واہ رے مرزا کا اسلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ رسول اللہ ﷺ کو ظالم اور ناحق کہنے والا کہہ دیا۔

اب تحقیق اس امر کی کہ کشمیر میں قبر کس شخص کی ہے اور مرزا نے بے ایمانی کر کے اس کو عیسیٰ علیہ السلام کی بتایا۔ مصنف رسالہ ''کلمہ فضل رحمانی'' نے جمیع معتبروں کے خطوط جمع کیے ہیں۔ میں بعینہا وہی نقل کر دیتا ہوں۔

منها خط خواجه سعيد الدين ابن خواجه ثناء الله مرحوم كشميرى ازينجا شروع مى شود:

السلام عليكم!

مكاتبه مسرت طراز بخصوص دريافت كردن كيفيت اصليت مقبره يوز آسف مطابق تواريخ كشمير در كوچه خان يار حسب تحرير مرزا كادياني در زمان سعيد رسيد باعث خوش وقتى شد آنكه واضح شد اطلاع ميكنم مقبره روضه بل يعنى كوچه خان يار بلا شك بوقت آمدن از راه مسجد جامع بطرف چپ واقع است مگر آن مقبره بملاحظه تاريخ كشمير نسخه اصل خواجه اعظم صاحب ديده مرد كه هم صاحب كشف وكرامات محقق بودند مقبره سيد نصير الدين (قدس سره) مى باشد. وبملاحظه تاريخ كشمير معلوم نمى شود كه آن مقبره بمقبره يوز آسف مشهور ست. چنانچه مرزا قاديانى نوشته بلى اين قدر معلوم مى شود كه در مقبره حضرت سنگ قبرى واقع ست آنرا قبر يوز آسف ننوشته است بلكه تحرير فرموده اند كه در محله "انزمره" مقبره يوزاصف واقع ست اى بلفظه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاد نه بسین۔ وایں محله بوقت آمدن از راه مسجد جامع طرف راست ست طرف چپ نیست درمیاں "آنزمره" وروضه بل یعنی کوچه خان یار مسافت واقع ست بلکه ناله مار هم درمیان حائل ست پس فرق بدو وجه معلوم می شود هم فرق لفظی که این نام بصاد ست وهم فرق معنوی که یوزاسف که مرزا نوشته که در محله خان یار ست ایں در محله انزمره است وتغایر مکان بر تغایر مکیں دلالت میکند که یك شخص در دو جا مدفون بودن ممکن نیست۔ وعبارت تاریخ خواجه اعظم صاحب این ست حضرت سید نصیر الدین خانیاری از سادات عالی شان ست در زمره مستوری بود بتقریبی ظهور نمود مقبره میر (قدس سره) در محله خان یار مهبط فیوض وانوار ست ودر جوار ایشاں سنگ قبری واقع شده در عوام مشهور ست که آنجا پیغمبری آسوده است که در زمان سابقه در کشمیر مبعوث شده بود۔ ایں مکان بمقام آن پیغمبر معروف ست در کتابی از تواریخ دیده ام که بعد قضیه دور ودراز حکایتی می نویسد که یکی از سلاطین زادها براه زهد وتقوی آمده ریاضت وعبادت بسیار کرد وبرسالت مردم کشمیر مبعوث شده در کشمیر آمده بدعوت خلائق مشغول شده وبعد رحلت در محله انزمره آسود دران کتاب نام آں پیغمبر یوزآصف نوشته۔ ازیں عبارت معلوم شد که یوزاصف در محله انزمره مدفون ست نه در محله کوچه خان یار وایں یوزاصف از

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلاطین زادها بوده است۔ واین عبارت مناقض تحریر مرزا کادیانی ست زیرا که یسوع خود را بکسی از سلاطین منسوب نکرده فقط والسلام ۱۵ ذی قعده ۱۳۱٤ھ۔

دوسرا خط: سید حسن شاہ صاحب کشمیری کا قولہ: اطلاع باد چوں ارقام کردہ بودید کہ در شہر سری نگر در ضلع خانیار پیغمبری آسودہ است معلوم سازند موجب آن خود بذات بابت تحقیق کردن آن در شہر رفتہ ہمیں تحقیق شدہ کہ پیشتر از دو صد سال شاعری معتبر وصاحب کشف بودہ است۔ نام آن خواجہ اعظم یك تاریخ از تصانیف خود نمودہ است کہ دریں شہر درین وقت بسیار معتبر ست۔ دران ہمیں عبارت تصنیف ساختہ است کہ در ضلع خان یار میگویند کہ پیغمبری آسودہ است یوزاصف نام داشتہ وقبر دوم دران جا ست از اولاد زین العابدین رضی اللہ عنہ سید نصیرالدین خانیاری ست۔ وقدم رسول درانجاہم موجود ست اکنون درانجا بسیار مرجع اہل تشیع دارد بہر حال سوائی تاریخ خواجہ اعظم صاحب موصوف دیگر سندی صحیح ندارد واللہ اعلم۔ انتہی کلامہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ۔

اور ''غایۃ المقصود'' کا مصنف بعد تحقیق کے لکھتا ہے:

فقیر حقیر ہم اکنون در ہیچ تاریخی ندیدہ کہ قبر حضرت عیسی در کشمیر نوشتہ باشند و نہ از کدام باشندہ معتبر کشمیر این قول شنیدہ۔ بلکہ تمامی فضلا ورؤسای معتبرین وعوام النا س ملك

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کشمیر حلفاً وقسمیه میگویند که حاشا و کلا در کشمیر قبر حضرت عیسیٰ نمی باشد وعلاوه ازیں دو خط گز شته بسیار دستخط ومواهیر بر نبودن قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام در کشمیر موجودند چنانچه انجمن نصرة السنة امرتسر در رساله عقائد مرزا درج کرده در اینجا بعینها درج میکنم اصل شهادت ایں ست از باشندگان کشمیر شهر سری نگر که مرزا قادیانی در دعوائ خود که قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام در کشمیر ست کاذب ومفری ست .....الخ۔

مفتی واعظ رسول ونعمت اللہ ومحمد شاہ مفتی کوٹھی وار روضہ بل خانیار ومفتی محمد دلاور شاہ سکنہ خانیار ومفتی محمد شریف ایضا وغلام محمد احمد قادری وغلام مصطفیٰ خانیاری وغلام یٰسین حسن قادری ومیر یوسف قادری ومفتی یوسف شاہ صاحب ومفتی جلال الدین صاحب ومفتی سعد الدین صاحب ومفتی سیف الدین صاحب ومفتی ومولوی صدرالدین صاحب ومفتی ضیاء الدین صاحب واحمد شاہ صاحب ومحمد یوسف شاہ صاحب وغلام محمد صاحب وپیر قمرالدین صاحب سجادہ نشین وسید کبیر صاحب سجادہ نشین واحسن صاحب بشانی وپیر غلام مصطفیٰ صاحب تارہ بلی وغلام محمد عاصم صاحب عالیکدلی وپیر علی شاہ صاحب۔

مواہیر خادمان خانقاہ معلیٰ محمد یوسف صاحب وغلام رسول صاحب ہمدانی وسید علی شاہ صاحب ہمدانی وخلیل بابا صاحب وبابا عبدالکبیر صاحب ہمدانی وسید احمد شاہ صاحب ہمدانی وسید محی الدین صاحب وعلی بابا صاحب موذن وی اح م دوعبدالمجید صاحب واحمد صاحب فراش درگاہ ونورالدین نعمت خان صاحب ویوسف ہمدانی سجادہ نشین خانقاہ معلی ومولوی حسن صاحب تقی خانیاری وسید محی الدین صاحب قادری وغلام علی صاحب ہمدانی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مواہیر خادمان مسجد جامع سری نگر کشمیر۔ احمد بابا صاحب خادم مسجد جامع وعبداللہ بابا صاحب خادم وسید حسن صاحب خادم وعبدالصمد صاحب خادم وغلام رسول صاحب خادم وسید صاحب خادم ومولوی سلام الدین صاحب امام مسجد جامع مواہیر خادمان آستان حضرت مخدوم صاحب شہر سری نگر۔ غلام الدین صاحب مخدومی ونور الدین صاحب مخدومی واحمد بابا صاحب مخدومی واسد اللہ صاحب مخدومی ونور الدین صاحب مخدومی واحسن اللہ صاحب مخدومی ومحمد تمام صاحب مخدومی ومحمد بابا صاحب مخدومی وحفیظ اللہ صاحب مخدومی ویک شاہ صاحب مخدومی وعبدالحق اللہ صاحب مخدومی۔

مواہیر حضرت خاندان رفیقیہ سہروردیہ نقشبندیہ سری نگر۔ نظام الدین صاحب ومحمد بن محمود صاحب رفیقی وغلام حسین صاحب رفیقی وغلام حمزہ صاحب رفیقی وعبدالسلام صاحب رفیقی وسیف الدین صاحب رفیقی وعبداللہ صاحب رفیقی ونور الدین صاحب وشریف الدین صاحب رفیقی وغلام نبی رفیقی ومحمد قاسم صاحب رفیقی وانور رفیقی وعبدالصمد صاحب رفیقی ومحمد مقبول بن نصیرالدین رفیقی ومحمد یوسف رفیقی اسلام آبادی وسعد الدین صاحب رفیقی ومحمد مقبول صاحب رفیقی وعبدالرحمن صاحب رفیقی ونورالدین محمد بن محی الدین صاحب رفیقی وصدرالدین صاحب رفیقی وعبدالاحد صاحب رفیقی ومحمد یوسف صاحب رفیقی۔

مواہیر خاندان قدیمی سری نگر۔ علی شاہ صاحب قدیمی وغلام محمد صاحب قدیمی وامیر الدین صاحب قدیمی وغلام محی الدین صاحب قدیمی وغلام حسن صاحب قدیمی و محمد شاہ صاحب قدیمی ومولوی نور الدین صاحب قدیمی وقمر الدین صاحب قدیمی وغلام الدین صاحب قدیمی وغلام حسین صاحب قدیمی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مواہیر خاندان قرشی سری نگر۔ محمد سعید الدین صاحب قرشی و بدر الدین صاحب قرشی و نظام الدین صاحب قرشی و سعد الدین صاحب قرشی محلہ خانیار و عبد المجید صاحب قرشی و غلام حسن صاحب قرشی تمام شد۔

پس مرزا کا دعوی غلط اور باطل ہوا مرزا نے باری تعالیٰ کے قول ﴿وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ﴾ کو کشمیر بنا کر عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے لیے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے مگر تحریف کی۔ معنی اس کلام پاک کے یہ ہیں (اور ٹھکانا دیا ہم نے ان دونوں کو طرف ٹیلے صاحب آرام اور صاف چشمہ دار پانی والے کے) پس ابلیس نے مرزا کو سوجھائی کہ اسے کشمیر گڑھ دو کہ کشمیر میں پہاڑ بھی ہیں اور پانی بھی چشمہ دار ہیں اور آرام بھی ہے بوجہ معتدل ہونے آب و ہوا اور میوہ جات کے جیسا کہ عرفی نے کہا ہے کشمیر کی تعریف میں :

ع ہر سو خفتہ جانے کہ بکشمیر در آید گر مرغ کباب ست کہ با بال و پر آید

اگر مرزا ''انجیل متی، باب دوم'' پڑھ لیتا تو اس مغالطے میں نہ پڑتا وہاں لکھا ہے کہ:

''جب دیار مشرق سے مجوسی حضرت مسیح کی زیارت کو آئے اور بادشاہ ہیرودیس کو خبر لگی کہ مسیح یہودیوں کا بادشاہ میرے ملک میں پیدا ہوا ہے تو اس نے آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ باندھا اور بچوں کا قتل عام کر ڈالا مگر بادشاہ کے منصوبہ پر خدا پاک کے فرشتے نے حضرت مسیح کے محافظ کو خواب میں اطلاع کر دی اور حکم دیا کہ اٹھ اس لڑکے کو اس کی ماں کے ساتھ لیکر مصر کو چلا جا اور جب تک میں تجھے نہ کہوں وہیں رہنا کیونکہ ہیرودیس اس بچے کو ہلاک کرنے کے لیے ڈھونڈھنے کو ہے پس وہ شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو لے کر مصر کو روانہ ہو گیا اور ہیرودیس کے مرنے تک وہیں رہا اور جب ہیرودیس مر گیا تو پھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خواب میں ہدایت پا کر گلیل کے علاقہ کو روانہ ہوگیا اور ایک شہر میں جس کا نام ناصرت تھا جا بسا۔ پس وہ ربوہ یا تو مصر میں کوئی مقام تھا یا خود ناصرت کو ربوہ کہا۔

اور تفسیر کشاف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہ ربوہ رملہ فلسطین ہے۔ (دیکھو تفسیر حسینی)

قصبہ ناصرت جس کو مسیح و مریم نے اپنی جائے قرار بنالیا تھا دراصل ایک پہاڑی پر بسا تھا۔ (لوقا ۲۹/۴) اس میں ایک چشمہ آج تک موجود ہے جو ''چشمہ بتول'' کے نام سے مشہور ہے اور شاید ﴿قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا﴾ اسی طرف اشارہ ہے (یعنی بنادیا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ)

''تفسیر خازن'' میں ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ ربوہ بیت المقدس ہے اور کعب نے کہا کہ بیت المقدس بہت قریب ہے سب زمینوں سے بطرف آسمان کے بقدر ۱۸ میل کے۔

اور ''تفسیر کبیر'' صفحہ ۱۹۸ طبع مصر، جز ۲۰ میں ہے ﴿رَبْوَةٍ﴾ اور ''رباوہ'' راء کی تین حرکات سے ہے بمعنی بلند زمین کے۔ حضرت قتادہ اور ابوالعالیہ نے کہا کہ وہ ایلیاء ہے بیت المقدس کی زمین، ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ وہ رملہ ہے، کلبی اور ابن زید نے کہا کہ یہ رملہ مصر میں ہے اور اکثر علماء نے کہا کہ وہ ''ربوۃ'' دمشق ہے اور مقاتل اور ضحاک نے کہا کہ **هي غوطة دمشق** یعنی دمشق کی فراز زمین۔

''تفسیر حسینی'' میں ہے کہ بی بی مریم اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ جس کو یوسف نجار کہتے تھے ماثان کا بیٹا، بارہ سال اس ربوہ میں مقیم رہیں اور چرخہ کات کر اس کی مزدوری سے عیسیٰ علیہ السلام کو کھلاتی تھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب ایک اور حدیث سن لو اور گر بیان میں سر ڈال لو۔ سب لوگ اس بات کے قائل تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین پر انتقال فرمایا ہے اور زمین پر آپ کی قبر موجود ہے اگرچہ صحیح پتا معلوم نہیں اور توریت شریف کے آخر باب میں لکھا ہے کہ کسی بشر کو موسیٰ علیہ السلام کی قبر کا پتا نہ لگا باوجودیکہ اس قبر کا پتا لگ جانا کوئی بہت بڑی ضروری بات نہ تھی، تو بھی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو اس قبر کا پتا ہے اور بتلا دیا کہ بیت المقدس سے ایک پتھر کی مار پر راہ کے کنارے سرخ ریتی کے تلے ہے، صحیح مسلم میں فضائل موسیٰ میں ہے **(قبره الى جانب الطريق تحت الكثيب الاحمر)** پھر کیوں حضرت مسیح کی قبر کا پتا آنحضرت ﷺ نہ بتلا دیتے جس کا صرف پتا ہی لوگوں کو نہ معلوم تھا بلکہ جس کے وجود کا لوگوں کو گمان بھی نہیں ہوا تھا۔ اور جو بقول مرزا ایک ایسی اہم اور ضروری بات تھی جس کے فاش ہو جانے سے دین عیسائی مٹ جاتا اور صدیوں کے عیسائی چند روز میں کُل کے کُل مسلمان ہو جاتے۔ شاید کہ مرزا کی معلومات جناب رسول ﷺ سے بھی بہت بڑی ہیں جن کے غلام ہونے کا مرزا کو فخر حاصل ہے۔ رسول ﷺ نے تو عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کا پتا نہ بتایا اور معاذ اللہ اتنی بڑی فروگزاشت کی مگر مرزا نے تیرہ سو برس کی اتری ہوئی آیت کریمہ ﴿**اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ**﴾ کی تکذیب کر کے اب دین کی تکمیل کی۔ **ولاحول ولاقوة الا بالله العلى العظيم.**

۴۵..... خدا تو بپابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔ انتہی بلفظہ الخبیث الملعون۔

اقول: اس میں دو صریح خبیث نجس کفر ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کو عاجز بتانا کہ کسی طرح نہیں لا سکتا۔ دوسرے رسول اولوالعزم مرسل کو فتنہ گر اور تباہ کن کہنا۔ افسوس کہ اللہ تعالیٰ حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عیسیٰ علیہ السلام کو بوجہ اس کے فتنے کے نہیں لا سکتا، مگر مرزا کو دنیا میں لایا جو ایسا فتنہ باز کہ کسی نیک شخص کو حتی کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ اصحاب کو بلکہ حضور پرنور ﷺ کو بھی گالیوں سے خالی نہ چھوڑا کسی کو مشرک، کسی کو ملعون، کسی کو کیا، کسی کو کیا کہہ دیا۔

۴۶.....اب خدا کہتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔ شعر

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو　　اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

(انجی بلفظہ الخبیث)

اقول: اس بیت خبیث کے سبب سے فاضل بریلوی مجدد مائۃ حاضرہ مولانا اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب نے مرزا پر اپنی کتاب مستطاب ''حسام الحرمین'' میں حکم کفر و ارتداد فرمایا جس کی خطیت کی وجہ سے علمائے مکہ و مدینہ **زادھما اللہ شرفا و کرامۃ.** وغیرہ کے نامی نامی بزرگان دین نے اس مرزا کے کفر پر مہریں کر دیں جن حضرات کی تعداد چالیس (۴۰) تک ہے۔

۴۷.....ہم مسیح کو بے شک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانے کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا، واللہ اعلم، مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا۔ (بلفظہ الخبیث)

فقیر کہتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے پیغمبروں میں سے جو اولوالعزم ہیں ان کی صرف اتنی قدر مرزا کے یہاں ہے کہ وہ ایک راست باز آدمی تھا فقط ایک نیک قسم کا آدمی تھا وہ بھی نہ ایسا کہ کسی دوسرے کو خلاصی ملنے کا سبب ہو سکے۔ ہاں حقیقی نجات دینے والا اب قادیانی ہے جیسا کہ وہ خود بکتا ہے کہ:

''حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاکسار غلام احمد"۔ (بلفظہ الخبیث، صفحہ ۲۵، معیار)

۴۹..... عیسیٰ کامل شریعت نہ لایا تھا..... الخ۔ (دافع البلاء مائیل پیج مرزا کی کتاب، صفحہ ۴)

اقول: اب تو پروردگار کی شریعت بھی ناتمام اور ناقص ہوگئی اس سے خبیث تر اور کفر کیا ہے؟

۵۰..... مسیح کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ یعنی یحییٰ شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام "حصور" رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

۵۱..... اسی ملعون قصے کو اپنے رسالہ ضمیمہ "انجام آتھم"، صفحہ ۷ میں اس طرح لکھا آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔ (بلفظہ الخبیث)

اس رسالہ میں تو صفحہ ۴ سے ۸ تک مناظرہ کی آڑ لے کر خوب جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں، اللہ عزوجل کے سچے مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان، اسرائیلی، شریر، مکار، بدعقل، زنانے خیال والا، فحش گو، بدزبان، کٹیل، جھوٹا، چور، علمی عملی قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بدقسمت، نرا فریبی، پیرو شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قادیانی دجال نے دیئے۔ (قہر الدیان از مولانا صاحب فاضل بریلوی مد فیضہ)

اقول: اے مسلمانو ذرا خیال کرو کہ یہ بکواس مرزا قادیانی کا کیسا برا ہے معلوم ہوا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ اور جمیع مسلمانوں سے کچھ شرم وحیا نہیں کرتا بلکہ اس کو حیا بالکل نہیں ہے اُسی کتاب کفر نصاب کے صفحہ ۶ پر لکھا ہے:

۵۱.....حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔

۵۲.....صفحہ ۷ میں لکھا اس زمانے میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی تو وہ آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے کچھ نہ تھا۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک ومطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ (ملفظہ الخبیث)

اقول: **انا للہ وانا الیہ راجعون۔** خدائے قہار کا کیسا حلم ہے کہ رسول اللہ کو باحیلہ اور بے حیلہ یہ ناپاک گالیاں دی جاتی ہیں اور آسمان نہیں پھٹتا۔ کیسا ظلم ہے، مسلمانوں کیا پروردگار ایسے ظالم کو اس کی جزا نہ دے گا **الا لعنۃ اللہ علی الظالمین** وہ پاک کوآری مریم صدیقہ کا بیٹا کلمۃ اللہ جسے اللہ نے بے باپ پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لیے قادیانی شیطانی نے اس کے لیے دادیاں بھی گنا دیں اور ایک جگہ اس کا دادا بھی لکھا ہے اور اس کے حقیقی بھائی سگی بہنیں بھی لکھی ہیں ظاہر ہے کہ دادا، دادی، حقیقی بہنیں، سگے بھائی اسی کے ہوسکتے ہیں جس کے لیے باپ ہو جس کے نطفے سے وہ بنا ہو پھر بے باپ کے پیدا ہونا کہاں رہا یہ قرآن عظیم کی تکذیب اور مریم طیبہ طاہرہ کو سخت گالی ہے **الا لعنۃ اللہ علی الکافرین۔**

۵۳.....وہ مرزا اپنی کتاب ''کشتی ساختہ'' کے صفحہ ۱۲ پر بکتا ہے مسیح تو مسیح میں اس کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں مسیح کی دونوں ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ اور خود ہی اُس کے نوٹ میں لکھا۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔ (بلفظہ الخبیث)

اقول: دیکھو کیسے کھلے لفظوں میں ایک بڑھی کو سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ کا باپ بنا دیا اور اس صریح کفر میں صرف ایک پادری کے لکھے جانے پر اعتماد کیا۔ اللہ واحد قہار سے سخت لعنت پائے گا وہ جو ایک پادری کی بے معنی زٹل سے قرآن کو رد کرتا ہے۔

۵۴..... ''اعجاز احمدی'' صفحہ ۱۳ پر صاف بک دیا کہ یہود عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی۔

۵۵..... بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔ (بلفظہ الخبیث)

اقول: یہاں پر تو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ قرآن شریف پر بھی اعتراض جڑ دیا وہ قرآن ایسی بات بتا رہا ہے کہ جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔

ع آفریں بر دست و بر بازوئے تو

۵۶و۵۷..... نیز اسی صفحہ پر لکھا ہے کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔ ان کی اکثر پیشینگوئیاں غلطی سے پُر ہیں۔

اقول: یہ بھی صراحۃً نبوت عیسیٰ علیہ السلام سے انکار ہے۔

۵۸..... کیونکہ قادیانی اپنی کتاب پُر عتاب ''کشتی ساختہ'' صفحہ ۵ پر بکتا ہے ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں مل جائیں۔ اور دافع الوساوس، صفحہ ۳ پر بکتا ہے کسی انسان کا اپنی پیشینگوئی میں جھوٹا نکلنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ ''ضمیمہ انجام آتھم، صفحہ ۲۷'' پر بکا ''کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔'' صفحہ ۷ اپنی کتاب ''کشتی ساختہ'' میں لکھتا ہے کہ اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اُسے نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔

فقیر کہتا ہے کہ مرزا نے اپنے لیے تو یہ عزت ثابت کر لی اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لیے سوائے رسوائی کے کوئی عزت نہیں جو جو پیشینگوئیاں مرزا کی خلاف اور غیر صادقہ نکلیں اور مرزا ایمان رکھتا تو شرمندہ ہوتا مگر بے ایمان کو شرم کہاں، میں ہی دو چار سنائے دیتا ہوں۔

۱.....عبداللہ آتھم کی نسبت موت کی پیشگوئی کر کے سخت جھوٹا ہوا۔

۲.....ایک مولوی کی نسبت اشتہار میں شائع کر دیا کہ اگر میں سچا ہوں تو میرے سامنے وہ مر جائے گا اور امید ہے کہ میرا پروردگار ایسا ہی کرے گا پس وہ تو زندہ رہا اور خود مرزا مر گیا اس کے جھوٹے ہونے پر یہی اس کے دو فیصلے دعا کے شاہد ہیں مگر مرزائی اس کو خیال نہیں کرتے۔

۳.....مرزا نے ایک الہام اشتہار میں چھاپ دیا کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی محمدی کا نکاح میرے ساتھ ہوگا لڑکی کے اولیاء کو نامنظور ہوا تو مرزا نے چند لطائف الحیل طمع وغیرہ پر ان کو راضی کرنا چاہا وہ راضی نہ ہوئے۔ بعدہٗ مرزا احمد بیگ کے رشتہ داروں کو خط لکھے کہ تم لوگ اس امر کی کوشش کرو ورنہ میں سخت شرمندہ ہو جاؤں گا جب ادھر سے بھی کام نہ چلا تو مرزا کے چھوٹے بیٹے فضل احمد کے نکاح میں مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی ہمشیرہ زادی مسماۃ عزت بی بی تھی اس کو دھمکی دی کہ اگر تم اپنے ماموں مرزا احمد بیگ سے کہہ کر اس کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیٹی محمدی کا نکاح میرے ساتھ نہیں کرواؤ گی تو جس روز کہ محمدی کا نکاح کسی غیر سے ہوا اسی روز تم کو اپنے بیٹے فضل احمد سے طلاق دلوادوں گا۔ بعدہٗ عزت بی بی نے اپنے والدین اور ماموں کو لکھا مگر خدا کو تو اسے جھوٹا کرنا تھا انہوں نے کذاب کی ایک نہ سنی اور بڑے زور شور کے ساتھ اس لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے ہوگیا۔ اب اس نے اپنے بیٹے فضل احمد سے کہا کہ تم اپنی عورت عزت بی بی کو طلاق دیدو اس نے انکار کیا اور مرزا نے اس کو عاق کر کے ورثے سے محروم کر دیا جس کا پورا قصہ دلچسپ ''کلمہ فضل رحمانی بجواب اوہام غلام قادیانی'' میں ہے۔ اس قصہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا خوب شہوتی اور نفسانی تھا اور کس قدر ذلت اس کو خلاف ثابت ہونے پر ہوئی۔

۴.....مرزا نے دعا کی تھی اور الہام ہوا کہ میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا بجائے اس کے لڑکی پیدا ہوئی۔

۵.....پھر الہام ہوا کہ اب کی بار ضرور لڑکا ہوگا کہ جس سے قومیں برکت پائیں گی زمین کے کناروں تک مشہور ہوگا تب لڑکا تو ہوا لیکن سولہ (۱۶) ماہ کا ہو کر گمنام اور بے برکت مر گیا اور اپنے باپ ملہم کو کاذب بنا کر الٹا داغ جگر پر دھر گیا۔

۶.....مرزا کا الہام کہ میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔ (صفحہ ۱۳۴، ازالہ) اس کے برعکس ہوا، سخت بے عزتی اور نفرت کے ساتھ دور تک شہرت ہوئی لوگوں کے دلوں میں غایت شدت کی دشمنی پڑ گئی۔ اگر اسی کا نام عزت و محبت ہے تو یہ مرتبہ مرزا سے بدرجہا بڑھ کر ابلیس کو حاصل ہے۔ یہ پیشگوئیاں اس کی مشتی نمونہ خرواری کا مضمون ہے۔ اگر پوری پیشگوئیاں جو غلط نکلی ہیں بیان ہوں تو دفتر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بن جائے۔

۵۹..... کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ۔ ''اربعین'' نمبر۲، صفحہ ۱۳ پر مرزا نے بکا۔

فقیر کہتا ہے کہ جو اولوالعزم مرسلین میں سے تھے وہ کامل مہدی نہ ہوئے اور ایک مکار غدار، بے شرع، تارک الصلوٰۃ، تارک الصوم، تارک الحج، شہوانی نفسانی شیطانی خیالات والا کامل مہدی ہوا۔ عیسیٰ علیہ السلام جبکہ اس کمبخت کے نزدیک مسلمان ہی نہیں تھا تو مہدی کیسے ہوتا جیسے کہ اسے مرزا نے اپنی کتاب ''مواہب الرحمٰن'' کے صفحہ ۱۲، ۱۳ پر صاف طور پر بک دیا کہ عیسیٰ یہودی تھا۔

۶۰..... **لو قدر الله رجوع عیسیٰ الذی هو من الیهود لرجع العزة الی تلک القوم۔**

اقول: یہ تو ظاہر بات ہے کہ یہودی مذہب کا نام ہے، نسب کا نام نہیں ہے۔ کیا مرزا جو پارسیوں کی اولاد ہے مجوسی ہے۔ اے مسلمانو! اب تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس عدوّ اللہ اور عدو الرسول نے صاف کافر کہہ دیا اب تو کچھ باقی نہ چھوڑا وہ اتنا احمق نہیں کہ صاف حرفوں میں لکھ دے کہ عیسیٰ کافر تھا بلکہ اس معظم نبی کے کفر کے مقدمات متفرق کر کے لکھے، دیکھو اپنی کتاب پُر عذاب ''کشتی ساختہ'' کے صفحہ ۱۸ پر بکتا ہے۔

۶۱..... جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کون خدا پر ایمان لایا صرف وہی جو ایسے ہیں۔ (بلفظہ الخبیث)

اقول: دیکھو! کیسا صاف بک دیا کہ جس کو خدا پر ایمان ہے ممکن نہیں کہ اسے خدا رسوا کرے لیکن عیسیٰ کو رسوا کیا تو ضرور اس کو خدا پر ایمان نہ تھا۔ اور کیا کافر کہنے کے سر پر سینگ ہوتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ **الا لعنة الله علی الظالمین**۔ مگر **الحمد لله** خدا نے آفتاب کی طرح سارے زمانہ کو دکھا دیا کہ مرزا ہی ہمیشہ رسوا ہوا۔ کیا اور کیوں نہ ہوتا کہ وہ خدا سے کافر تھا رسولوں سے کافر تھا۔ **الا لعنة الله علی الکافرین**۔

۶۲..... احیائے جسمانی کچھ چیز نہیں احیائے روحانی کے لیے یہ عاجز آیا ہے۔ (ازالہ صفحہ ۳)

اقول: دیکھو! وہ ظاہر باہر معجزہ جس کو قرآن عظیم نے تعظیم کے ساتھ بیان کیا اور آیت اللہ ٹھہرایا۔ قادیانی کیسے کھلے لفظوں میں اس کی تحقیر کرتا ہے کہ وہ کچھ چیز نہیں۔ پھر اسے ازالۂ اوہام، صفحہ ۴ میں بکتا ہے۔

۶۳..... ماسوائے اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء یا غلط فہمی سے گڑھے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں، میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔ (بلفظہ الخفیف)

فقیر کہتا ہے کہ یہ کہہ کر (کہ کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا) تمام معجزات سے کیسا صاف انکار کر دیا۔

۶۴..... پھر صفحہ ۴ و ۵ میں بک دیا، زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔

اقول: یہ کہنا کہ مسیح علیہ السلام خود اپنے معجزے سے منکر تھے رسول اللہ پر محض افتراء اور قرآن عظیم کی صاف تکذیب ہے قرآن پاک تو مسیح صادق سے یہ نقل فرماتا ہے کہ ﴿انی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ ۠ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ ۠ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ ''بے شک میں تمہارے پاس تمہارے رب سے یہ معجزے لے کر آیا ہوں کہ میں مٹی سے پرندکی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں وہ خدا کے حکم سے پرند ہو جاتے ہیں اور میں بحکم خدا مادرزاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرتا اور مُردے زندہ کرتا ہوں اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو گھروں میں اٹھا رکھتے ہو بے شک اس میں تمہارے لیے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو''۔ ﴿وَجِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴾ ''میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بڑے معجزات

لے تفسیر کبیر میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بارھا پچاس (۵۰۰۰۰) ہزار پرند جمع ہوتے تھے جو آنے کی طاقت رکھتا خود آتا اور جو نہ آ سکتا تو عیسیٰ علیہ السلام خود اس کے پاس چلے جاتے تھے اور فقط دعا ہی کیا کرتے تھے۔ امام کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ **یا حی یا قیوم** کے لفظ سے مردہ کو زندہ کرتے تھے مگر یہ شرط کر لیا کرتے تھے کہ بعد اچھا ہونے کے میرے رسول ہونے پر ایمان لانا ہوگا۔ منہ ۱۲

ے جو جو لوگ زندہ ہوئے ہیں ان میں سے ابن عباس نے چار شخص ذکر کیے ہیں۔ عازر پیر زن کا بیٹا اور عاشر کی بیٹی اور نوح علیہ السلام کے بیٹے سام۔ سوائے سام بن نوح کے سب کے سب دنیا میں زندہ رہے اور ان کی اولاد ہوئی۔ بعد مر جانے عازر کے اس کی ہمشیرہ نے عیسیٰ علیہ السلام سے آ کر کہا کہ تمہارا دوست عازر فوت ہو نیوالا ہے پس تین دن کا راستہ طے کر کے گئے دیکھا تو وہ مر گیا تھا اس کی قبر پر جا کر دعا کی عازر زندہ ہوا اور اس کی اولاد بھی ہوئی اور ابن العجوز یعنی بوڑھیا کا بیٹا کہ وہ مر گیا تھا اور عیسیٰ علیہ السلام اس کے پاس گئے اور دعا کی پس وہ اپنی چارپائی پر اٹھ بیٹھا اور لوگوں نے اس کو اپنے کاندھوں سے اتارا اور اس نے کفن اتار کر اپنے کپڑے پہن لیے اور مکان میں آیا اور زندہ رہا۔ یہاں تک کہ اس کی اولاد بھی ہوئی اور عاشر کی بیٹی یعنی ایک شخص لوگوں سے عشر لیا کرتا تھا اس کی بیٹی مر گئی اور عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی پس وہ زندہ ہو گئی اور اس کی اولاد بھی ہو گئی اور نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی قبر پر عیسیٰ علیہ السلام آئے اور دعا کی پس وہ قبر سے نکلے اور آدھا سر انکا سفید ہو گیا تھا بوجہ خوف قیامت کے اور حالانکہ اس زمانے میں لوگ بوڑھے نہیں ہوا کرتے تھے پس انہوں نے پوچھا کیا قیامت ہو گئی ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے اسم اعظم کے ساتھ تمہارے لیے دعا کی ہے پھر ان سے مر جانے کو کہا انہوں نے کہا کہ مریں مگر شرط یہ ہے کہ موت کی تختی میرے اوپر دوسری بار نہ ہو پس عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور ان پر موت کی تختی نہ ہوئی۔ (تفسیر لباب التاویل، ج ۱، صفحہ ۲۲۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لے کر آیا ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو''۔اور مرزا قرآن کا جھٹلانے والا کہتا ہے کہ ان کو اپنے معجزات سے انکار ہے۔ کیوں مسلمانوں! قرآن سچا یا قادیانی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور قادیانی کذاب جھوٹا۔ کیوں مسلمانوں! جو قرآن پاک کی تکذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے بخدا ضرور کافر ہے۔(قهر الديان على مرتد بقاديان، للفاضل البريلوى الشيخ احمد رضا خان مجدد المائة الحاضرة)

۶۵.....اسی قادیانی نے ''ازالہ شیطانی'' میں آخر صفحہ ۱۵۱ سے آخر صفحہ ۱۶۲ تک تو پیٹ بھر کر رسول اللہ وکلمۃ اللہ کو وہ گالیاں دیں اور آیات اللہ وکلام اللہ سے وہ مسخرگیاں کیں جن کی حد و نہایت نہیں صاف بک دیا کہ جیسے عجائب انہوں نے دکھائے عام لوگ بھی کر لیتے تھے اب بھی لوگ ویسی باتیں کر دکھاتے ہیں۔

۶۶.....بلکہ آج کل کے کرشمے ان سے زیادہ عمدے ہیں۔

۶۷.....وہ معجزے نہ تھے کل کا زور تھا۔

۶۸.....عیسیٰ نے اپنے باپ بڑھئی یعنی مستری کے ساتھ لکڑی لوہے کا کام کیا تھا۔

۶۹.....اس سے یہ کلیں بنانا آ گئیں تھیں۔

۷۰.....عیسیٰ کی سب چالاکی مسمریزم سے تھی۔

۷۱.....وہ جھوٹی رونق تھی۔

۷۲.....سب کھیل تھا لہو ولعب تھا۔

۷۳.....سامری جادوگر کے گوسالے کی مانند تھا۔

۷۴.....بہت مکروہ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۷۵.....قابل نفرت کام تھے۔

۷۶.....اہل کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے۔

۷۷.....کسی ہدایت کرنے میں بہت ضعیف۔

۷۸.....اور نکما تھا۔

وہ ناپاک عبارات مزخرفات یہ ہیں: انبیاء کے معجزات دو قسم کے ہیں۔ ایک محض سماوی جس میں انسان کی تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں جیسے شق القمر۔ دوسرے عقلی جو خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ہوتے ہیں جو الہام سے ملتی ہے جیسے سلیمان کا معجزہ ﴿صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ﴾ بظاہر مسیح کا معجزہ سلیمان کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شعبدہ بازی اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے وہ لوگ جو سانپ بنا کر دکھاتے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے مسیح کے وقت میں عام طور پر ملکوں میں تھے۔ سو کچھ تعجب نہیں کہ خدا تعالیٰ نے مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دیدی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا پھونک مارنے پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ یا پیروں سے چلتا ہو کیونکہ مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کی ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے پس کچھ تعجب نہیں کہ مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو۔ ایسا معجزہ عقل سے بعید بھی نہیں حال کے زمانے میں بھی اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ بولتی بھی ہیں، ہلتی بھی ہیں، دُم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور ہر سال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نئے نئے نکلتے آتے ہیں۔ ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز عمل الترب یعنی مسمریزم کے طریق سے بطریق لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ مسمریزم میں ایسے ایسے عجائبات ہیں۔ سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس فن میں مشق والا مٹی کا پرند بنا کر پرواز کرتا دکھائے کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ نہ کیا گیا کہ اس فن کی کہاں تک انتہا ہے۔ سلب امراض عمل الترب (مسمریزم) کی شاخ ہے ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس عمل سے سلب امراض کرتے ہیں اور مفلوج، مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں۔ نقشبندی وغیرہ نے بھی ان کی طرف بہت توجہ کی تھی، محی الدین ابن عربی کو بھی اس میں خاص مشق تھی۔ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ بحکم الٰہی اس عمل مسمریزم میں کمال رکھتے تھے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان اعجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا اس عمل کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل مسمریزم کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت وتوحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے جب یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات، جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی تو ہم اس کو تسلیم کر چکے ہیں ممکن ہے کہ عمل الترب (مسمریزم) کے ذریعہ سے پھونک میں وہی قوت ہو جائے جو اس دخان میں ہوتی ہے جس سے غبارہ اوپر کو چڑھتا ہے۔ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھلاتا تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہ تھے بلکہ وہ ایسے کام اقتداری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طور پر دکھاتا تھا خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطری طاقت تھی جو ہر فرد بشر میں ہے مسیح کی کچھ خصوصیت نہیں چنانچہ اس کا تجربہ اسی زمانے میں ہو رہا ہے مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و بیقدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم و مفلوج مبروص ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعض بعد کے زمانے میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھائے اس وقت تو کوئی تالاب بھی نہ تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لیے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر تھی۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔ انتہی

(بلفظہ الخبیث، الخبث للعین الملعون)

فقیر کہتا ہے کہ اے مسلمانو دیکھو! کہ اس دشمن اسلام نے اللہ تعالیٰ کے سچے رسول کو کیسی سخت گالیاں دی ہیں۔ ان کے معجزے کو صاف کھیل بتا دیا اور کہا کہ لہو ولعب وشعبدہ وسحر تھا۔ برص والے اور کوڑھی کو اچھا کرنا عمل مسمریزم کا تھا۔ اور معجزۂ پرند میں تین احتمال پیدا کیے۔ بڑھئی یعنی نجار کی کل یا مسمریزم یا کراماتی تالاب کا اثر اور اس کو صاف سامری کا بچھڑا بتا دیا بلکہ اس سے بھی بدتر کہ سامری نے جو اسپ جبریل کی خاک سم اٹھائی وہ اسی کو نظر آئی دوسرے نے اس پر اطلاع نہ پائی مگر مسیح کا کام ایک ایسا دست مال اور مشہور تھا جس سے دنیا جہان کو خبر تھی۔ مسیح پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب سے تالاب کی کرامات شہرۂ آفاق تھی تو اللہ کا رسول یقیناً اس کافر جادوگر سامری سے بہت کم رہا اور جب کہ مسیح کے وقت میں ایسے شعبدے تماشے بہت ہوتے تھے پھر معجزہ کدھر سے ہوا۔ اللہ اللہ رسولوں کو گالیاں پھر اسلام باقی ہے؟ مرزا تو یقیناً قطعاً کافر مرتد اور **(ان شاء اللہ القہار) مخلد فی النار حریق النیران** ہوا ہی ہے مگر اندھے وہ لوگ ہیں جو قدرے اردو فارسی عربی پڑھ کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زعمی مولوی ہو کر مرزا کے ان صریح کفریات کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ میں مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتا خطا پر جانتا ہوں۔ ہاں شاید ایسے شخص نالائق کے نزدیک کافر وہ ہوگا جو انبیاء اللہ کی تعظیم کرے۔ کلام اللہ کی تصدیق وتکریم کرے۔ کیا ایسے نالائق مولویوں کو یہ خبر نہیں کہ جو شخص مخالف ضروریات دین کو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے **من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر** جب تکذیب قرآن پاک وسب وشتم انبیاء کرام بھی کفر نہ ٹھہرا تو خدا جانے فرقہ آریہ وہنود ونصاریٰ ویہود نے اس سے بڑھ کر کیا جرم کیا ہے کہ وہ کفار ٹھہرائے جائیں؟ شاید ایسوں کے دھرم میں تمام دنیا مسلمان ہے نہ کوئی کافر تھا اور نہ اب ہے اور نہ آئندہ کو ہوگا۔ **ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم**۔ (قہر الدیان علی مرتد بقادیان لمحمد دی واستاذی ومرشدی الشیخ احمد رضا خان الفاضل البریلوی مجدد المائۃ الحاضرۃ عم فیضہ)

۷۹..... سیر معراج حضرت ﷺ کو اس جسم کثیف[1] کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ ایک اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ (بلفظہ الخیث صفحہ ۴۷، ازالہ اوہام)

اقول: اب تو حضرت ﷺ کی صاف صاف اہانت کر دی جو کفر ہے۔ کیونکہ جو کوئی پیغمبر خدا کی اہانت کرے وہ کافر ہے۔ (عقائد عظیم، صفحہ ۲۶۱ و ۱۷۰)

مسئلہ: ہر پیغمبر کی جناب میں بے ادبی کرنا کفر ہے۔

(بلفظہ ضمان الفردوس صفحہ ۳۲، سطر اور دیگر کتب عقائد ومالابد منہ صفحہ ۱۵۸)

مسئلہ: جو کوئی پیغمبر ﷺ کے بال مبارک کو بالڑ ایا بالٹا کہے وہ کافر ہے۔ (عقائد عظیم، صفحہ ۱۷۱)

مسئلہ: جس کلمے میں کسی طرح کی بے ادبی یا اہانت جناب رسول ﷺ کی پائی جائے وہ یقیناً کفر ہے بلکہ ایسا شخص واجب القتل ہے۔ (بلفظہ صفحہ ۳۱، ضمان الفردوس) معلوم ہوا کہ مرزا کا ایمان

---

[1] لفظ کثیف کا ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲۰ میں موجود ہے۔ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فلسفیوں کی فضلہ خواری ہے۔

۸۰..... حضرت رسول خدا ﷺ کے الہام وحی غلط نکلی تھیں۔ (بلفظہ الخیث ص ۶۸۸، ازالہ اوہام)

۸۱..... اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی اصلیت تک وحی الٰہی نے خبر دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت **کما ھی** ہی ظاہر فرمائی گئی ہو (صفحہ ۶۹۱، ازالہ اوہام)

فقیر عرض کرتا ہے کہ آگے چل کر جواب اس کا دندان شکن قادیانی فگن دیا جائے گا۔ یہاں سمجھ لینا چاہیے کہ معاذ اللہ محمد ﷺ سے علم مرزا کا زیادہ ہے جو چیز احکام دین میں سے حضرت ﷺ نہیں جانتے تھے وہ مرزا جانتا تھا۔

۸۲..... نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی نہیں پہنچ سکتا پس اس جسم کا کرۂ آفتاب و ماہتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔ (بلفظہ الخبیث، صفحہ ۴۷، ازالہ اوہام)

اقول : جس کا نام مشہور ازالۂ اوہام ہے مگر اس پر ازالہ اوہام ہی صادق ہے بلکہ وہ حقیقۃً ازالہ اوہام ہے۔ مطلب یہ کہ نہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے اور نہ رسول ﷺ کا شب معراج میں آسمان پر جانا ہوا۔ خدا پناہ دے ایسے عقیدے سے:

ع ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی

حیف امامت بلکہ نبوت کا جبہ اور دستار مرزا نے اتار کر پھینک دیا اور فلسفے کے ڈر کے مارے سر سید احمد کی آرام کرسی کے تلے جا چھپا۔ افسوس کہ مرزا یہ تو مان رہا ہے کہ حضرت یونس تین (۳) رات دن مچھلی کے پیٹ میں تسبیح و تہلیل کرتے زندہ رہے اور پھر صحیح و سلامت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے پیٹ سے مونھ کی راہ سے نکل کر قوم سے جا ملے۔ پھر نئے اور پرانے فلسفے نے مرزا کے وہم کا ازالہ نہ کیا اور آج تک نہ ڈانٹا کہ اے احمق تو نے کیسے مان لیا کہ ایک خاکی انسان گوشت کا ٹکڑا نہنگ دریا کا طعمہ ہو جائے اور اس کے معدہ کے کرۂ نار میں جو کہ استخوان کو راکھ کر ڈالتا ہے تین (۳) دن رہا اور گل سڑ کر کیلوس اور کیموس اور مچھلی کا گوشت وخون کیوں نہ بن گیا۔ تو نے کیسے مان لیا کہ وہ پھر دوبارہ مونھ کے رستے سے صحیح سلامت برآمد ہوا مگر مسیح ومصطفیٰ ﷺ کے رفع جسمانی کے لیے کرہ زمہریر کو سدِ راہ سمجھ لیا۔

۸۳.....**قولہ الف**: اگر عذر ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوئی اس پر مہر لگ چکی ہے میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے۔ (بلفظہ الخیث، صفحہ ۱۸، توضیح مرام)

۸۴.....**ب**: وحی الٰہی پر صرف نبوت کاملہ کی حد تک کہاں مہر لگ گئی ہے۔ اے غافلو! اس امت مرحومہ میں وحی کی نالیاں قیامت تک جاری ہیں۔ (بلفظہ الخیث، صفحہ ۴۲۱، ۴۲۲، ازالہ اوہام)

اقول: تو حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین والمرسلین نہ ہوئے۔

۸۵.....حضرت موسیٰ کی پیشگوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی غایت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔ (صفحہ ۸، ازالہ اوہام)

اقول: اس سے یہ نکلا کہ موسیٰ علیہ السلام کی باتیں بھی غلط ہوتی تھیں گو عیسیٰ علیہ السلام کی غلطی سے کم سہی۔

۸۶.....سورہ بقرہ میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زندہ ہوگیا تھا اور اپنے قاتل کا پتا دیدیا تھا یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی اور علم مسمریزم تھا۔ (ملخصاً صفحہ ۴۵۷ ازالہ)

اقول: نعوذ باللہ من ذلک الکفر. معجزہ کو مسمریزم کہہ دیا نرا معجزہ کیسا دجال نے حشر ہی اڑادیا کہ اللہ عزوجل نے اس کے بیان میں فرمایا ﴿فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى﴾ "ہم نے حکم دیا کہ اس میت پر گائے کا ایک حصہ مارو۔ اللہ اسی طرح مُردوں کو جلائے گا"۔ دیکھو یہ فعل وقول موسیٰ کا نہ تھا بلکہ خود اللہ عزوجل کا۔ جب اس دجال کے نزدیک یہ دھمکی تھی اور اسی کی طرح اللہ تعالیٰ حشر کے جلانے کو بھی بتاتا ہے تو وہ بھی دھمکی ہوا اور اگر کچھ حقیقت بھی رکھے اور مرزا اپنے آپ کو قبر سے اٹھتا دیکھ لے تو صاف کہہ دے گا کہ یہ کچھ خدا کی قوت نہیں خدا نے مسمریزم کے زور سے ایسا کر دکھایا کیونکہ اس دن بھی یہی خدا ہوگا جو آج اس کے نزدیک مسمریزم دکھا کر دھمکی دے رہا ہے۔

۸۷..... حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندوں کے معجزے کا ذکر جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔ (صفحہ ۵۲۷، ازالہ)

اقول: یہ بھی کفر ہے۔

ذکر جمیع انبیاء علیہم السلام کی اہانت کا

۸۸..... بلکہ اکثر پیشگوئیوں میں ایسے اسرار پوشیدہ ہوتے ہیں کہ خود انبیاء کو بھی جن پر وہ وحی نازل ہو سمجھ میں نہیں آسکتے۔ (بلفظہ الحیث، صفحہ ۱۴۰، ازالہ)

اقول: تو محمد ﷺ و دیگر پیغمبروں کی وحی اور الہام کا کیا اعتبار ہے جب کہ وحی ان کی سمجھ میں ہی نہیں آسکتی تھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۸۹.....ایک بادشاہ کے وقت میں چار نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔ (صفحہ ۶۲۹، ازالہ)

اقول: یہ اس دجال کا کذب ہے پیغمبروں کو جھوٹا کہنا کفر ہے۔

۹۰.....جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا وہ ہم نے معلوم کر لیا۔ (صفحہ ۶۸۳، ازالہ)

اقول: **الالعنة اللہ علی الکاذبین** تم کو تو خاک بھی معلوم نہیں ہوا جب کہ تیرا خدا عاجی گوبر کا یا ہاتھی دانت کا خدا تجھ عیسیٰ نوماہہ شراب انگوری یا عیسیٰ دہقان پر انگریزی عبرانی زبان میں الہام نازل کرتا ہے۔

مرزا ''براہین احمدیہ'' کے صفحہ ۵۵۶ میں انگریزی، عربی، عبرانی زبانوں کے الہام درج کر کے لکھتا ہے کہ ان کے معنی مجھے معلوم نہیں ہوئے کوئی انگریزی خوان اس وقت موجود نہیں اس الہام کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آیا وغیرہ وغیرہ ملخصاً۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ مرزا کا خدائے ملہم ایسا ہے کہ اپنے ملہم کو محض فضول بے سود الہام کرتا ہے جس کا مطلب دونوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔ خوب ہوئی، جو الہام ہوتا ہے وہ مرزا کی سمجھ ہی میں نہیں آتا اور نہ کوئی انگریزی دان ہوتا ہے جو ترجمہ کر کے مرزا کو سنائے تا کہ مرزا تعمیل احکام کریں۔ عجیب الہام ہیں کہ مرزا جن زبانوں سے کورا اور نابلد ہے اس کا خدا اس زبان میں الہام اتارتا ہے اس سے مرزا کے خدا کی جہالت اور بے علمی ثابت ہوئی کیونکہ اگر مرزا کا خدا جانتا تو اس کو انگریزی، عبرانی یا بعض عربی الفاظ میں جن کو مرزا نہیں جانتا الہام نہ کرتا۔ کیا یہی الہام قطعی ہیں جن کو نہ مرزا سمجھتا ہے اور نہ غیر کو سمجھا سکتا ہے؟ انہیں الہامات پر واہیات بک کر مسیح موعود بننا چاہتا ہے اور ایسے ہی الہاموں کی تلقین کر کے دن رات دین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو جاری کر رہا ہے: ع

گر ہمیں کتب ست وایں مُلّا کار طفلان تمام خواہد شد

بقیہ توہینات حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۹۱.....یسوع (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) نے ایک کنجری کو اپنی بغل میں لیا اور عطر ملوایا۔

(ملخصاً صفحہ ۴۶۔۴۵، رسالہ نور القرآن)

۹۲.....مسیح کا بے باپ پیدا ہونا میری نگاہ میں کچھ عجوبہ بات نہیں حضرت آدم علیہ السلام ماں اور باپ دونوں نہیں رکھتے تھے۔ اب قریب برسات آئی ہے باہر جا کر دیکھئے کہ کتنے کیڑے مکوڑے بغیر ماں باپ کے پیدا ہو جاتے ہیں۔ (بلفظہ الحدیث صفحہ ۷، جنگ مقدس مرزا کی کتاب)

اقول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ پیدا ہونا لوگوں کے واسطے نشان ہے اور رحمت۔ اور مرزا کی نظر میں قرآن کریم بھی کوئی چیز نہیں ہے۔ پروردگار نے قرآن پاک میں فرمایا ﴿وَلِنَجْعَلَهُ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا﴾ (سورۂ مریم)

۹۳.....مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔ (بلفظہ الحدیث، صفحہ ۴۱، انجام آتھم)

فقیر کہتا ہے کہ کشلیا راجہ رام چندر کی والدہ کا نام ہے جس کو ہندو لوگ اوتار پرمیشر (خدا) کہتے ہیں۔ آریہ لوگ صرف راجہ لکھتے ہیں اور پیدائش اس کی ہندوستان، مقام اجودھیا میں ہوئی۔

پس مرزا صورت انسان سیرت شیطان کے اس قول کا لبول کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزدیک اللہ اور رسول کے ایک ہندو راجہ سے وقعت اور عزت میں کم تھا۔ پروردگار ایسے عقائد پُر مکائد سے مسلمانوں کو پناہ دے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا قادیانی کے عقائد سب اہل اسلام کے مخالف ہیں

مرزا کے خدا کا پتا نہیں چلتا کہ کون ہے کیونکہ وہ خود اپنی کتاب ''براہین احمدیہ'' میں بکتا ہے۔ ہمارا خدا عاجی ہے (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے)

(بلفظ الخبیث صفحہ ۵۵۶)

اقول: اصل الہام زبان عربی میں مرزا کا یہ ہے **رب اغفر وارحم من السماء ربنا عاج** (بلفظ الخبیث، صفحہ ۵۵۵، براہین احمدیہ)

ثم اقول: معنی اس عربی کے یہ ہیں کہ (اے میرے رب میرے گناہ بخش اور آسمان سے رحم کر۔ رب ہمارا عاج ہے) مرزا نے ترجمہ میں عاج کی جگہ عاجی لکھا ہے اب یا تو اس نے اسے ناقص ٹھہرایا ہے یا یائے نسبت ہے۔ مرزا اگرچہ اپنی جہالت کا اقرار کرتا ہے مگر لفظ کے معنی واضح ہیں پہلی تقدیر پر یہ معنی ہوں گے کہ مرزا کا معبود جو اسے وحی بھیجا کرتا ہے اونٹ ہے، گلے سے آواز نکالتا ہوا یا منہ کھولے ہوئے یا چہرہ سکوڑے ہوئے یا بدخو اونٹ۔ اور دوسری تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ وہ مرزا کا معبود ہاتھی کی ہڈی کا ہے جو امام محمد و امام شافعی کے نزدیک سوئر کی ہڈی کی طرح نجس ناپاک ہے یا گوبر کا ہے۔ مرزائیوں کو مبارک ہو کہ ان کے پیغمبر کا خدا کیا معقول ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کسی چھوٹی موٹی لغت کی کتاب کے دیکھنے پر قادر نہیں ہے کہ عاجی کے معنی جان لیتا اگر مرزائی کہیں کہ الہامی الفاظ کے معنی وہی ہو سکتے ہیں جو خدائے ملہم بتائے کتاب، لغت پر اعتبار نہیں ہو سکتا اور نہ ایسے لفظوں کے واسطے لغت کے دیکھنے کا حکم ہے تو اس کا جواب ان کو مرزا ہی کی کتاب سے دیا جاتا ہے۔

''براہین احمدیہ'' صفحہ ۳۳۸ پر لکھا ہے اور یہ الہام اکثر معظمات امور میں ہوتا ہے کبھی اس میں ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن کے معنی لغت کی کتابیں دیکھ کر کرنے پڑتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ (بلفظہ)

اقول مرزا ہی اس کا جواب دیں گے کہ انہوں نے کیوں عاجی اپنے خدا کے معنی لغت سے نکال کر نہ کیے اور کیوں کہہ دیا کہ ''اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے۔'' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بحکم **الکذوب قد یصدق** مرزا کے ملہم ابلیس نے یہ سچ لفظ ان پر القاء کیا اور بے معنی سمجھے آپ کے قلم سے نکل گیا جب بعد میں اس کے معنوں پر علم ہوا اور مخالف معلوم ہوئے تو لکھ دیا کہ اس کے معنی معلوم نہیں ہوئے۔ مگر خداوند کی حکمت ہے کہ مرزا ہی کے قلم سے اس کے معنی سچے نکل گئے۔ میں اب معتبر کتابوں سے ''عاجی'' مرزا کے خدا کے معنی بیان کیے دیتا ہوں۔

قاموس میں ہے **العجوۃ ان توخر الام رضاع الولد عن مواقیتہ وقد عجتہ وعجا البعیر رغا وفاہ فتحہ و وجہہ زواہ واماللہ والبعیر شرس خلقہ**

اسی میں ہے **العاج الزبل والناقۃ اللینۃ الاعطاف وعظم الفیل.**

اور منتخب میں ہے:

۱ ..... استخوان فیل

۲ ..... ناقہ کہ جائے خواب اورنرم باشد

۳ ..... کلمہ کہ بدان شتر نند

۴ ..... سر گیں ۵ ..... ممتلی ۶ ..... راھزن (منتخب اللغات'' ص۳۰۴، بلفظہ)

''مجمع البحار'' میں ہے **واما العاج الذی ھو عظم الفیل فنجس عند الشافعی۔**

پس لفظ معاجی کے معنی وہ معانی ثابت ہو گئے جن کو ہم نے بیان کیا اور جتنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کارروائی مرزا کی اب تک ہوئی سب خاک میں مل گئی اور برباد ہوگئی۔

میرے خیال ناقص میں ہے کہ شاید یہ صفحہ ۵۵۶ ''براہین احمدیہ'' کا کسی صاحب علم کے زیر نظر نہیں آیا ورنہ پہلے ہی سے سب جھگڑے بکھیڑے طے ہو جاتے۔ جب مرزا کا خدا (عاجی) بدخو اونٹ یا ہاتھی کی ہڈی کا یا گوبر کا ہے تو اس کے الہامات مندرجۂ بالا کے کیا معنی ہوئے اور کیا سمجھے جائیں گے؟ یہ کہ مرزا یا تو بے عقل ہے کہ **''لایدری ما یخرج من راسہ''** یا بحکم **''الکذوب قد یصدق''** کبھی کبھی سچ حال بتا دینے کی بھی لٹک اس کو آجاتی ہے یا اس کا ملہم معلم الملکوت ہے اس سے چھپلیاں کھیلتا اور اسے مسخرہ بناتا ہے۔ یہاں تو مرزا نے اپنے معبود کی حقیقت بتانے کو لفظ بتایا اور معنی سے انکار کیا۔ اپنے عیسیٰ بننے کی حقیقت کھولنے کو لفظ عیسیٰ کے اور اطلاقات کی توجہ دلائی ہے، لکھتا ہے کہ

مجھے سخت تعجب ہے کہ ہمارے علماء عیسیٰ کے لفظ پر کیوں چڑتے ہیں اسلام کی کتابوں میں تو ایسی چیزوں کا بھی عیسیٰ نام ہے جو سخت مکروہ ہیں چنانچہ ''برہان قاطع'' میں حرف عین میں ہے کہ عیسیٰ دبقان، کنایہ شراب انگوری سے ہے۔ عیسیٰ نوماہہ اس خوشۂ انگور کا نام ہے جس سے شراب بنایا جاتا ہے اور شراب انگوری کو بھی عیسیٰ نوماہہ کہتے ہیں۔ اب غضب کی بات ہے کہ مولوی لوگ شراب کا نام تو عیسیٰ رکھیں اور تالیفات میں بیحیا اس کا ذکر کریں اور ایک پلید چیز کی ایک ناپاک کے ساتھ مشارکت کریں اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ عیسیٰ کے نام سے موسوم کرے وہ ان کی نظر میں کافر ہو۔

(بلفظہ صفحہ ۲۰، کتاب نشان آسمانی تصنیف مرزا)

یعنی میں نے اگر اپنے آپ کو عیسیٰ کہا کیا اچنبا ہوا عیسیٰ تو شراب کو کہا گیا ہے جو مثل پیشاب کے نجس العین ہے۔ ایسے ہی ایک دوسرے نجس کو بھی عیسیٰ کہا تو کیا گناہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ا؟واقعی بدخواونٹ یاہاتھی کی ہڈی یا گوبر کی ساخت کا معبود اگر وحی بھیجے، اپنا نبی بنائے تو ضرور ایسے ہی کو جس پر اطلاق عیسیٰ کی سند میں پیشاب کی طرح نجس العین چیز پیش کی جائے۔ پس میری طرف سے علماء کی خدمت میں گذارش ہے کہ مرزا کے خدا عاجی اور شراب کی طرح اس کے نام عیسیٰ پر ہرگز غصہ نہ کریں۔ بلکہ یوں کہیں کہ مرزا کا نام عیسیٰ شراب انگوری اس کی رہائش قادیان ''حرص والی'' اور اس کی الہامی کتاب انجیل ''انجام آتھم'' مع ضمیمہ مرزا اور مرزائیوں کو مبارک ہو۔

اعتقاد: رسول اکرم ﷺ کے معراج جسمانی سے انکار ہے او رحضرت کے جسم اطہر نورالانوار کو کثیف کہہ دیا جو ضد ہے لطیف کی۔ حالانکہ اپنی الہامی کتاب ''براہین احمدیہ'' میں لکھا ہے کہ وجود مبارک حضرت خاتم الانبیاء ﷺ میں کئی نور جمع تھے سوان نوروں پر ایک اور نور آسمانی جو وحی الٰہی سے وارد ہوگیا اور اس نور کے وارد ہونے سے وجود باجود خاتم الانبیاء کا مجمع الانوار بن گیا۔ (بلفظہ صفحہ ۱۸۰)

اقول: دیکھو یہ شخص دعویٰ کرتا تھا کہ حضور کا جسم کثیف تھا اور یہی بکتا رہا اپنی متعدد تصانیف میں مگر حضور پرنور حیات النبی ہیں اور یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ جو دشمن حضور کا بدگوئی کرتا ہے یکا یک کبھی اس کے منہ سے حق بات یعنی حضور ﷺ کی صفت صادقہ نکل ہی جاتی ہے۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد کا مسئلہ ہے کہ اگر کوئی توہیناً کسی نبی علیہ السلام کے میلے کپڑوں کو میلا کہے تو کافر ہو جائے گا چہ جائے کہ حضرت کے جسم الانوار کو جو ''**یری خلفه کما یری من قبله**'' جو سامنے اور پس پشت سے برابر دیکھتے تھے اور مگس تک جسم مبارک پر نہیں بیٹھتی تھی اور اسی لیے سایہ بھی جسم اطہر کا نہ تھا کثیف کہدے۔ اب میں بحمدہ تعالیٰ مرزا ہی کی کتاب سے حکم کرتا ہوں کہ وہ فاجر ہے۔ مرزا نے دیباچہ براہین احمدیہ، صفحہ ۱۵ میں لکھا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ﷺ کی مدح میں: شعر

نور شان یک عالمی رادد گرفت　　تو ہنوز ای کور در شور وشرے

لعل تابان را اگر کوئی کثیف　　زین چہ کاہد قدر روشن جو ہرے

طعنہ بر پاکان نہ بر پا کان بود　　خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

لیجئے یہاں اپنی ہی مسلمہ مثبتہ دلیل سے مرزا جو پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت ﷺ کے جسم مبارک مجمع الانوار کو کثیف کہنے کے سبب سے خود ہی فاجر ہوگیا۔ شعر

چوں خدا خداہد کہ پردہ کس درد　　میلش اندر طعنۂ پاکان برد

ضمناً اتنا بھی یاد رہے کہ مرزا کی گمراہی سے کوئی دھوکا نہ کھائے۔ اہلسنّت وجماعت کے نزدیک حضرت ﷺ کو کئی بار معراج ہوئی ایک بار جسم مبارک کے ساتھ اور باقی روح مبارک کے ساتھ۔

تفسیر السراج المنیر، جلد دوم، طبع مصر، صفحہ ۲۲۵ میں ہے: **والاکثرون علی انه اسری بجسده فی الیقظة وتواترت الاخبار الصحیحة علی ذلک**..... الخ۔ تفسیر روح البیان، جلد ثانی، صفحہ ۳۹۰ میں ہے **وعروجه بجسده الی الملاء الاعلی**..... الخ حضرت ﷺ کا آسمانوں پر تشریف لیجانا جسم مبارک ہی کے ساتھ ہوا ہے۔ روضۃ الاحباب، صفحہ ۱۷۱ میں ہے **آنچه معظم سلف وخلف برانند آنست که معراج آنحضرت در بیداری بوده بر وح وجسد**۔ اس کتاب میں دلائل بھی مذکور ہیں۔ مظاہر حق، جلد چہارم، صفحہ ۵۵۳ میں ہے اور تحقیق یہ ہے کہ معراج آنحضرت ﷺ کو ایک بار جاگتے میں ہوئی ہے ساتھ بدن شریف کے اور یہی ہے مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا۔ تفسیر روحی، صفحہ ۱۲۱ میں ہے جلد اول لیکن صحیح یہ ہے کہ روح اور جسد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ہوئی ہے۔

زاد المعاد، صفحہ ۳۰۰ میں ہے **ثم اسری برسول اللہ ﷺ بجسدہ علی الصحیح**۔ جلد اول۔ مطبع نظامی کانپور، طریقہ محمدیہ، صفحہ ۲۳۱، مطبوعہ مصر میں ہے، **والمعراج لرسول اللہ ﷺ فی الیقظۃ بشخصہ حق**۔ وفی شرحہ صفحہ، ۲۳۱ ای **بصورتہ الجسمانیۃ لا بالروح فقط کما زعم**. اوراس شرح کے اسی صفحہ میں ہے **والحق اسراء واحد بمجموع روحہ وجسدہ یقظۃ وھو مذھب الجمھور من المحدثین والفقھاء والمتکلمین** الخ۔ تفسیر روح البیان، صفحہ ۳۹۰، جلد ثانی میں ہے **قال الکاشفی آنا نکہ درین قصہ ثقل جسد مانع دانند از صعود ارباب بدعت اند ومنکر قدرت** اسی صفحہ میں ہے **قال الشیخ الاکبر قدس سرہ ان معراجہ علیہ السلام اربع وثلاثون مرۃ واحدۃ بجسدہ والباقی بروحہ**۔ انتہی

جو شخص ان معتبر تفاسیر پر ایمان لایا ہوا ہے، وہ تو ہرگز ہرگز شک نہ کرے گا۔ حضرت ﷺ کی معراج جسمی میں صاف فرمارہے ہیں کہ اسی جسم مبارک کے ساتھ بیداری میں ایک بار آسمان پر تشریف لیجانا حق ہے۔ پس حق کے مقابل باطل ہی ہے۔ جو لوگ کہ بوجہ کثافت جسم معراج جسمی کے قائل نہیں ہیں جیسے مرزائی۔ وہ گمراہ اور پروردگار کی قدرت کے منکر ہیں۔ پروردگار ہدایت کرے کہ صحیح حدیثیں صحاح ستہ میں بھی نہیں دیکھتے۔ انبیاء علیہم السلام کی اہانت کے سبب سے ایسے اندھے ہوگئے ہیں کہ روز روشن ان کے آگے شب دیجور کی طرح سیاہ ہورہا ہے۔

سوال: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود اس کی قائل نہیں ہیں کہ اسی جسم مبارک سے معراج ہوئی بلکہ وہ کہتی ہیں کہ وقت معراج کے نبی ﷺ کا جسم مبارک نہیں غائب ہوا تھا۔ صحیح بخاری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ہے عن عائشة ما فقد جسد رسول الله ﷺ.....الخ پس اس سے اور دوسری دلیل جسم مبارک کے نہ جانے کی کون سی ہوگی؟

جواب: اس امر کی تحقیق یہی ہے جو مذکور ہوئی اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے مشاہدے کی خبر نہیں دیتی ہیں کہ رسول اللہ کا جسم گم نہیں ہوا تھا، بلکہ سنی سنائی کہہ رہی ہیں۔ کیونکہ وقت معراج کے بی بی عائشہ، رسول اللہ کی زوجہ نہیں تھیں۔ اور نہ کسی بات اور قصہ کے ضبط کرنے کی عمر رکھتی تھیں اور شاید کہ اس وقت تو حضرت عائشہ پیدا نہیں ہوئی تھیں۔

عینی بخاری، صفحہ ۲۳۹، جلد ۷ میں ہے وذهبت طائفة الى ان الاسراء بالجسد يقظة الى بيت المقدس والى السماء بالروح والصحيح انه اسرى بالجسد والروح فى القصة كلها وعليه يدل قوله تعالىٰ ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ﴾ اذلو كان مناما لقال بروح عبده ولم يقل بعبده ولايعدل عن الظاهر والحقيقة الى التاويل الاعند الاستحالة وليس فى الاسراء بجسده وحال يقظته استحالة وقال ابن عباس هى رؤيا عين راها لارويا منام. واما قول عائشة مافقد جسده فلم تحدث عن مشاهدة لانها لم تكن حينئذ زوجه ولا فى سن من يضبط ولعلها لم تكن ولدت فاذا كان لک تكون قد حدثت بذلک عن غيرها فلا يرجح خبرها على خبر غيرها. وقال الحافظ عبد الحق فى الجمع بين الصحيحين وما روى شريک عن انس انه كان نائماً فهوزيادة مجهولة وقد روى الحفاظ المتقنون والائمة المشهورون كابن شهاب وثابت البنانى وقتادة عن انس ولم يات احدمنهم بها وشريک ليس بالحافظ عند اهل الحديث۔ انتہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اوراس سے پیشتر بھی بعض لوگوں کو یہ شبہ ہوا ہے کہ ثقل بدن مانع ہے عروج سے، مگر اس کا جواب عینی بخاری نے اس طور سے دیا ہے کہ ارواح چار قسم پر ہیں۔

اول قسم ارواح کی وہ ہے جو کہ مکدر ہیں صفات بشریہ کے ساتھ۔ اور اُن پر حیوانی قوتیں غالب ہیں، وہ ارواح عوام کی ہیں جو بالکل عروج اور ترقی کو قبول نہیں کرتے۔

دوسری قسم ارواح کی وہ ہے کہ جو قوت علمیہ اور نظریہ کے ساتھ کامل ہوں، وہ ارواح علماء کی ہیں۔

تیسری قسم وہ ہے جو کہ اخلاق حمیدہ سے کامل ہوئی اور ان کے ابدان اور اجساد صفائی اور طہارت سے تربیت اور پرورش پا چکے اور نفسانی قوتوں کو عبادت کی تکالیف اور مختون سے توڑا یہ ارواح ریاضت اور مجاہدہ کرنے والوں عابدوں اور زاہدوں کی ہیں۔

چہارم وہ قسم ہے ارواح کی جن کو دونوں قوتوں کا کمال حاصل ہے۔ قوت مدبرۃ للبدن اور قوت علمیہ، یہ ارواح انبیاء علیہم السلام اور صدیقین کی ہیں پس جیسے کہ ان حضرات کی ارواح کو کمال قوت حاصل ہے ایسا ہی ان حضرات کے ابدان کو قوت ارتفاع اور ترقی اور بلندی کی حاصل ہے اسی واسطے انبیاء علیہم السلام کا عروج ہوا آسمان پر اور سب انبیاء علیہم السلام سے قوت میں زیادہ ہمارے محمد ﷺ تھے لہٰذا اس قدر عروج ہوا کہ قاب قوسین اور ادنیٰ تک تشریف لے گئے۔

اور عبارت عینی، جلد ثانی صفحہ ۲۱۰ کی یہ ہے: **ومنها(ای من السوالات فی هذا المقام ای مقام المعراج) ماقیل کیف تصور الصعود الی السموات وما فوقها والجسم الانسانی کثیف قبل هذا اجیب بان الارواح اربعة اقسام:**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(الاول)الارواح الكدرة بالصفات البشرية وهى ارواح العوام غلبت عليها القوى الحيوانية فلاتقبل العروج اصلاً .

(والثانى) الارواح التى لها كمال القوة النظرية للبدن باكتساب العلوم وهذه ارواح العلماء.

(والثالث) الارواح التى لهاكمال القوة المدبرة للبدن باكتساب الاخلاق الحميدة وهذه ارواح المرتاضين اذكسر واقوى ابدانهم بالارتياض والمجاهدة.

(والرابع) الارواح التى حصل لها كمال القوتين فهذه غاية الارواح البشرية وهى ارواح الانبياء والصديقين فكما ازداد قوة ارواحهم ازداد ارتفاع ابدانهم عن الارض ولهذا لماكان الانبياء صلوات الله عليهم قويت فيهم هذه الارواح عرج بهم الى السماء واكملهم قوة نبينا ﷺ فعرج به الى ﴿قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْاَدْنٰى.....الخ﴾

قولہ: ''مرزاازالۂ اوہام'' میں لکھتا ہے کہ جب چالیس ہزار فٹ کی بلندی پر ایسی ہوا ہے کہ اس میں انسان زندہ نہیں رہ سکتا تو حضرت عیسیٰ کیونکر اٹھائے گئے اور اتارے جائیں گے؟ .....الخ

یہی دلیل حضرت ﷺ کی معراج سے منکر ہونے کی بھی ہے جیسے کہ قبل اس سے اس کی کتابوں سے نقل کیا گیا ہے۔

اقول: میں سخت متعجب ہوں اس مرزا کی عقل پر، کہ وہ قادر قوی جس نے نصوص میں اپنی قدرت کاملہ اور طاقت شاملہ سے خبر دی ہے اور کتنے ہی امور کا وقوع جن تک ہماری عقل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ناقص کی رسائی ناممکن ہے بیان فرمایا یہ مرزا اس پروردگار کو دفع ایذاء ہوا پر قادر نہیں جانتا۔ اصحاب کہف کو کس طرح تین سو نو (۳۰۹) سال تک سلایا اور قیامت تک اُسی طرح رہیں گے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی تو ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فٹ کی بلندی سے بھی زیادہ اونچائی پر تھی، جس میں انواع حیوانات موجود تھے، وہ سب کے سب کس طرح زندہ رہے؟ سورۂ مریم میں باری تعالیٰ نے فرمایا۔ ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ یاد کرو (اے محمد) حضرت ادریس علیہ السلام کا حال تحقیق تھا وہ سچا نبی، اٹھالیا ہم نے اس کو مکان عالی پر، یہ تمام کتب تفاسیر اور اہل اسلام میں یہی معنی اور یہی اعتقاد ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے، اسی جسم عنصری کے ساتھ۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ وہی لفظ "رفع" کا ذکر یہاں بھی ہے۔

یہاں صرف حضرت شیخ اکبر محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ایک مسئلہ فصوص الحکم سے نقل کرتا ہوں جن کی سندیں مرزا بھی اپنی ازالہ اوہام میں لکھتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت الیاس، حضرت ادریس علیہما السلام ہی ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام سے پیشتر نبی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو مکان عالی پر اٹھالیا۔ پس وہ قطب الافلاک یعنی فلک الشمس میں رہتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ شہر بعلبک کی طرف مبعوث فرمایا..... الخ۔ کیا اب بھی حضرت رسول خدا ﷺ کا جسمی معراج اور صعود عیسیٰ علیہ السلام کا بجسدہ العنصری محالات سے معلوم ہوگا؟ کیا خداوند کریم مرزا کا فلسفہ توڑنے کی قدرت نہیں رکھتا؟ اسی فلسفے نے مرزا کو بیوقوف اور سفیہ بنایا۔ جو عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں بکتا ہے کہ آسمان پھاڑ کر مسیح کا آنا اور حضرت محمد ﷺ کی شان میں بکتا ہے کہ وہ آسمان پھاڑ کر تشریف لے گئے اور واپس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریف لائے ..... الخ۔ مگر وجہ یہ ہے کہ مرزا میں اس کے خدا حاجی کی روح باتیں کرتی ہے جیسے کہ اس کا الہام ہے۔ اور اس کے مریدوں میں کسی معلم الملکوت کی روح باتیں کرتی ہے۔ شعر

فلسفہ چوں اکثرش باشد سفہ پس کل آن ہم سفہ باشد کہ حکم الکل حکم الاکثرست

اعتقاد: فرشتے کوئی نہیں، جو کچھ عالم میں ہو رہا ہے وہ سیارات کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔ مرزا نے ''توضیح مرام'' صفحات ۳۳، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۶۷، میں بکا ہے ملائکہ وہ روحانیات ہیں کہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ یا دساتیر اور وید کے موافق ارواح کواکب نام زد کریں۔ درحقیقت یہ ملائکہ ارواح کواکب اور سیارات کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں اور عالم میں جو کچھ ہو رہا ہے انہیں سیاروں کے قوالب اور ارواح کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔ (ملخصا بلفظہ الخبیث)

اقول: مرزا جبکہ فرشتوں کا منکر ہوا تو قرآن وحدیث کا منکر ہوا۔ ایمان تفصیلی میں فرشتوں پر ایمان لانا فرض ہے اور منکر اس کا کافر ہے۔ یہ خود قرآن شریف ہی کی آیت سے ثابت ہے۔

اعتقاد: جبرائیل علیہ السلام انبیاء علیہم السلام کے پاس زمین پر کبھی نہیں آئے اور نہ آتے ہیں۔ (صفحہ ۶۸، ۷۰، ۸۵ توضیح مرام)

اقول: حضرت ﷺ نے صدہا حدیثوں میں فرمایا ہے ''کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آتے ہیں۔'' اور یہ ایسا مشہور ہے کہ ادنیٰ درجہ کا طالب العلم بھی جانتا ہے پس مرزا نے رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا جانا۔ **نعوذ باللہ منہ**

اعتقاد: قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن شریف سخت زبانی کے طریق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو استعمال کر رہا ہے۔ (ازالہ اوہام، صفحہ ۲۵، ۲۶)

اقول: یہ قرآن شریف کی عیب گوئی وعیب جوئی ہوئی اور یہ کفر ہے۔ واہ رے مرزا کا ایمان قرآن پر۔

اعتقاد: ''براہین احمدیہ'' (مؤلفہ مرزا) خدا کا کلام ہے۔ (ازالہ اوہام، صفحہ ۵۳۳) مرزا نے لکھا ہے خدا تعالیٰ نے ''براہین احمدیہ'' میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔ الخ

اعتقاد: قرآن شریف کے معجزات مسمریزم اور شعبدے ہیں۔ (ازالہ اوہام، صفحہ ۷۴۸ تا ۷۵۰)

اعتقاد: قرآن شریف میں یہ عبارت **انا انزلناہ قریبا من القادیان** موجود ہے۔

اقول: دیکھو مرزا کیا بکتا ہے۔

قولہ: جس روز الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے، ہوا تھا۔ اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا **انا انزلناہ قریبا من القادیان**. تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے مکہ، مدینہ، قادیان۔ (بلفظہ الخبیث ملتقطا، صفحہ ۷۶ تا ۷۷، ازالہ اوہام)

اقول: لیجئے۔ یہ خاص آیت قرآن شریف میں درج ہے اور اعزاز کے ساتھ بمثل مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں ثبت ہے پھر کہیے قادیان کے معرب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کدعہ بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ اور کیونکر؟ مگر افسوس مرزا کے حافظہ پر پہلے تو قادیان کی نسبت اس طور پر بک چکا ہے۔

قادیان کا نام پہلے پشتوں میں استعارہ کے طور پر دمشق رکھ کر پیشگوئی بیان کی گئی ہوگی۔ کیونکہ کسی کتاب، حدیث یا قرآن شریف میں قادیان کا نام لکھا ہوا پایا نہیں جاتا۔

(بلفظہ صفحہ ۴۷، ازالہ اوہام)

اوراب بکتا ہے کہ قادیان کا نام قرآن شریف میں موجود ہے۔ مرزا نے یہ عیاری کی کہ امام مہدی تو کرعہ سے نکلے گا اور میرے گاؤں کا نام قادیان ہے کس طور پر مناسبت پیدا کی جائے؟ پس کہہ دیا کہ قادیان کی عربی کدعہ بنائی گئی حالانکہ قادیان تو خود عربی ہے پس مرزا کی کس بات یا الہام پر اعتبار کیا جائے۔ ''قادی'' بمعنی جلدی کنندہ یا جنگل سے آنے والا۔ قاموس میں ہے: **قدت قادية جاء قوم قدا قحموا من المادية والفرس. قديانا "اسرع"**۔

قادیان اس کی جمع ہے اور قادیانی اسی کی طرف منسوب ہے یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک۔ اس مناسبت سے میری تفصیل میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا۔

اچھا خیر اصل مطلب پر آتا ہوں مرزا اپنے اعتقاد بے بنیاد کے موافق ٹھیک ٹھیک پتا دے دے کہ یہ آیت **انا انزلناہ قریبا من القادیان** کس پارہ؟ کس سورہ؟ کس رکوع میں ہے؟ مرزا اور تین سو تیرہ (۳۱۳) مرزائی قرآن شریف سے نکال کر دکھلائیں لیکن ہرگز دکھلا نہ سکیں گے۔ اس سے نعوذ باللہ تعالیٰ قرآن شریف کا تنسیخ اور کم وبیش ہونا ثابت ہوتا ہے اور حالانکہ تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ قرآن شریف کا ایک شوشہ بھی کم وبیش نہیں ہوسکتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں مرزا ہی کاالہامی حافظہ اس امر میں تحریر کردوں وہ خود ''ازالہ اوہام میں بصفحہ ۱۳۸'' لکھتا ہے کہ:

ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے ایک شعشہ یا نقطہ اس کے شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب ایسی وحی یا ایسا الہام من جانب اللہ نہیں ہوسکتی، جو احکام قرآنی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغیر کرسکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔ (ملفظ)

اقول: مرزا اپنے ہی اعتقاد اور تحریر الہامی سے جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہوگیا۔ کسی مولوی صاحب کے فتوے کی بھی ضرورت نہ رہی۔ مرزا کی ہر کتاب میں ایسے تعارض اور تناقض موجود ہیں اس کا رد خود اس کی کتابوں میں موجود ہے۔ **نعوذ باللہ من الحور بعد الکور**۔ اب میں اسی لفظ ''کدعہ'' کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ مرزا جو جا بجا اپنی کتابوں میں لکھتا ہے کہ قادیان کی عربی ''کدعہ'' سے مراد قادیان ہے۔ پس میں مہدی ہوں۔ جو کدعہ یعنی قادیان سے پیدا ہوا ہوں۔

سو اس میں میرا یہ دعویٰ ہے کہ وہ لفظ کدعہ کا ک۔ د۔ ع۔ ہ سے اصل حدیث میں ہرگز ثابت نہیں، یہ مرزا کا محض دھوکا ہے اور اگر بفرض محال کہیں پایا بھی جائے، تو کاتب کی غلطی ہے۔ البتہ صحیح لفظ حدیث کا کرعہ ہے۔ ک۔ ر۔ ع۔ ہ سے بجائے دال مہملہ کے راء مہملہ ہے۔ حافظ محمد لکھنوی اپنی کتاب ''احوال الاخرۃ'' میں فرماتے ہیں جس کا اردو زبان میں مطلب یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک دن امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا کہ رسول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ ﷻ نے فرمایا کہ" یہ بیٹا میرا سید ہے اس کی پشت سے ایک مرد ہوگا اس کا نام محمد ہوگا۔ خصلت اس کی رسول ﷺ سے مشابہ ہوگی۔ زمین کو عدل سے پر کردے گا۔ اس کی والدہ کا نام آمنہ، باپ کا نام عبداللہ ہوگا۔ ملک یمن میں ایک بستی ہے، کرعہ اس کا نام ہے وہاں سے ہوگا۔ وقت بات کرنے کے صاف نہ بولے گا بوجہ لکنت کے، زبان میں لکنت ہوتی ہے وقت بات کرنے کے اڑ کر بولتا ہے اور اس پر ہاتھ مارتا ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ یمن میں ایک قریہ ہے، جس کا نام کرعہ ہے۔ جو حضرت ﷺ کے وقت میں موجود اور آباد تھا اور اب بھی موجود ہے۔

موضع قادیان کی تحقیق

دراصل نام اس کا قادیان نہ تھا بلکہ مرزا کے مورث اعلیٰ مسمی قاضی ماجھی نے اس کو آباد کیا۔ بابر بادشاہ کے زمانہ میں اور اس کا نام "اسلام پور قاضی ماجھی" رکھا۔ جب اس موضع کے باشندے یزیدی اور شریر ہو گئے تو اسلام پور جاتا رہا محض قاضیان رہ گیا۔ تلفظ عوام میں ضاد کو دال سے مناسبت صوتی ہے قاضیان کا قادیان ہو گیا اور بابر بادشاہ نے ۱۵۲۶ء سے لے کر ۱۵۳۰ء تک ہندوستان وغیرہ میں بادشاہی کی ہے۔ ملا ماجھی صاحب مورث اعلیٰ مرزا کا سلطان سکندر بادشاہ پسر بہلول شاہ لودھی کے وقت میں تھا اور بابر بادشاہ نے کابل سے آکر ابراہیم بادشاہ کو شکست دیکر اس کا تخت لے لیا۔ یہ واقعہ ۱۵۲۴ء کا ہے۔ خیر تاریخی امور کو ترک کر کے ثابت ہوتا ہے کہ قصبہ قادیان مدت چار سو (۴۰۰) سال سے آباد ہے قبل اس کے آباد نہ تھا۔ یہ تحقیق مرزا ہی کی کتاب "ازالہ اوہام" صفحہ ۱۲۲ و ۱۲۳ میں درج ہے۔ پس ظاہر ہو گیا کہ ظہور و تولد امام مہدی صاحب کی حدیث کو موضع قادیان سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ حدیث کو ۱۳۲۲ برس ہوئے اور قادیان اس وقت معدوم تھا اب چار سو (۴۰۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سال سے آباد ہوا اگر مرزا اور مرزائی تین سو تیرہ (۳۱۳) مع مردوں کے بھی شامل ہو جائیں اور قیامت تک تلاش کریں تب بھی ہرگز نہ کر سکیں گے کہ امام مہدی صاحب کدعہ مغرب قادیان سے پیدا ہوں گے خواہ اپنے عاجی خدا سے گریہ اور الحاح بھی کر لیں بلکہ معاملہ ہی برعکس ہے کیونکہ اکثر احادیث صحیحہ میں ہے کہ دجال مشرق سے نکلے گا۔ خود مرزا اس بات کو مانتا ہے ''ازالۂ اوہام'' صفحہ ۲۹۷ میں لکھتا ہے:

۱.....دجال مشرق کی طرف سے خروج کرے گا یعنی ملک ہند سے۔ کیونکہ یہ ملک ہند زمین حجاز سے مشرق کی طرف ہے۔ (متفق علیہ، ازالۂ اوہام)

۲.....حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دجال ہندوستان سے نکلے گا۔

(ازالۂ اوہام، صفحہ ۸۴۸)

فقیر کہتا ہے کہ یہ بات بھی ظاہر ہے کہ مرزا کا قادیان ملک ہند میں حجاز سے پورب کو ہے اور کسی حدیث میں یہ بات نہیں کہ امام مہدی صاحب ملک مشرق یا ہندوستان سے ہوں گے بلکہ دجال ہی کے بارے میں وارد ہے کہ ملک عرب سے پورب کے ملک سے دجال ہوگا۔ جس کو مرزا خود بھی مانتا ہے تو اب ثابت ہو گیا کہ مرزا خود ہی دجال ہے اگرچہ بڑا دجال نہ ہو مگر خلیفۂ دجال تو ہے۔ جب مرزا نے رسالہ ''انجام آتھم'' بنایا تو اس وقت ۱۸۹۶ء تھا اور **ھذا خلیفۃ الدجال** کے اعداد ابجدی سے بھی ۱۸۹۶ء پورے نکلتے ہیں۔ پس ''انجام آتھم'' کے بنانے کے وقت ہی سے خلیفہ دجال ہوا کیونکہ رسالہ ''انجام آتھم'' اسی سنہ میں بنایا گیا نعر

آنکہ اصلا ہر و بر نشناختہ　　در چنین جاہا سپر انداختہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیال کرنا چاہیے مرزا جو صفحہ ۴۱، ضمیمہ میں بکتا ہے۔ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا۔

اقول: کیا مرزا کے ہاتھ پر مکہ معظمہ کے لوگوں نے رکن یمانی پر بیعت کر لی ہے؟ جیسا کہ امام مہدی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا آچکا ہے۔ بلکہ مکہ معظمہ تو خواب یا الہام میں بھی دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ کیا ابدال شامی مرزا کے پاس حاضر ہو گئے ہیں؟ جیسے کہ امام مہدی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوں گے بلکہ ابدال سے مرزا ہزاروں کوس بھاگتا تھا۔ کیا غیب سے آواز آئی ہے؟ کہ **ھذا خلیفة الله المهدی فاسمعوا له واطیعوا**. "یہ خلیفہ اللہ تعالیٰ کا مہدی ہے اس کی بات سنو اور تابعداری کرو" بلکہ غیب سے تو یہی ارشاد ہو رہا ہے کہ **ھذا خلیفة الشیطان فلا تسمعوا له ولاتطیعوا**. (یہ خلیفہ ہے شیطان کا نہ اس کی بات سنو اور نہ اس کی تابعداری کرو) یہی آواز ہر طرف سے آرہی ہے ہر طرف سے مرزا کی تکذیب اور تکفیر کے فتاوے اور رسالے آرہے ہیں۔ جب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہی کے لوگوں نے صاف حکم کفر کا مرزا پر کر دیا تو اب اور کس جگہ کا اعتبار ہوگا؟

دیکھو! مرزا خود لکھتا ہے۔ مکہ اسلام کا مرکز اور لاکھوں صلحاء اور علماء اور اولیاء اس میں جمع ہوتے ہیں اور ایک ادنیٰ امر بھی جو مکہ میں واقع ہو فی الفور اسلامی دنیا میں مشہور ہو جاتا ہے۔ (ملخص صفحہ ۲۳، مرزا کی کتاب ست بچن)

جب مرزا بڑے گھر سے نکالے جا چکے اور مکے سے دھکے لگے تو اب دنیا بھر میں کیوں نہ مشہور ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب اور دجال ہے۔ افسوس مہدی بننا چاہتا ہے اور ایک بات بھی مہدی کی اس میں نہیں پائی جاتی۔ (از کتاب کلمہ فضل رحمانی)

مرزا کا الہام دروغ ہوا صفحہ ۴۱ "ضمیمہ انجام آتھم" میں بکا ہے۔ دور دور سے اس کے (مہدی کے) دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار کے برابر ہوگا یعنی تین سو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیرہ (۳۱۳) ہوں گے اوران کے نام بقید مسکن وخصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے یہ پیشگوئی میرے حق میں پوری ہوئی۔ بلفظہ

اقول: مرزا کے وہی تین سو تیرہ (۳۱۳) دوست ہیں جن میں انہوں نے سترہ (۱۷) آدمی مدتوں کے فوت شدہ کو لکھ کر تعداد پوری کی ہے۔ کیا عمدہ فخر کی بات ہے کہ چورانوے کروڑ مسلمانوں مقبولہ سے مرزا کے صرف تین سو تیرہ ہی دوست ہیں وہ بھی بعض تنخواہ لینے والے۔ آپ صاحبوں کو معلوم ہوگا کہ مسیلمہ کذاب جس نے حضرت ﷺ کے زمانے میں پیغمبری کا کاذب دعویٰ کیا تھا اس کے ساتھ لاکھ آدمی سے زیادہ معتقد تھے اور مہدی سوڈانی کے پاس بھی جو مرزا کے یوم ولادت میں برابر تھا، تین لاکھ فوج جان نثار محض مفت سر دینے والی موجود تھی۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ ملک ایران میں ایک شخص جس کا نام ''باب'' تھا بیشمار معتقد اس کے پاس موجود تھے پھر ذرا رام سنگھ[1] کو کہ کو دیکھو کہ ایک لاکھ کوکہ تو اس کے ساتھ بھی مفت بلا تنخواہ ہی ہو گیا تھا اب بھی ہزاروں کوکے اس کی عدم موجودگی میں موجود ہیں پھر مرزا کو تین سو تیرہ معتقد پر کیا فخر ہونا چاہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی محمد احمد سوڈانی سے مطابقت

چونکہ مہدی سوڈانی محمد احمد نامی کا تذکرہ درمیان میں آچکا ہے جس کی مطابقت مرزا کی تاریخ پیدائش وظہور ودعوی وغیرہ امورات میں ٹھیک ٹھیک ہوتی ہے۔ اس لیے جناب مولوی محمد فضل الدین صاحب مالک مطبع ''اخبار وفادار'' کی مرتبہ کتاب سے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ **وھو ھذا۔**

---

[1] رام سنگھ نام ہے ایک کافر کا اور کوکہ اس کی ذات اور قوم تھی۔ ۱۲ منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کے یعنی مہدی سوڈانی کے عالم وجود میں آنے کا زمانہ سن ہجری ۱۲۵۹ اور سن عیسوی ۱۸۴۴ اور ان کے ظہور مہدویت کی تاریخ اگست مطابق رمضان ۱۲۸۱ھ سے محسوب ہوتی ہے اور ان کے اعلان مہدویت کا خلاصہ یہ تھا کہ ''میں ہی وہ مہدی موعود ہوں جس کا تمہیں دس (۱۰) گزشتہ صدیوں سے انتظار تھا اور میں ہی وہ آخر الزمان ہوں جو اس مشکل مسئلہ کو حل کروں گا کہ مسلمانوں کے پولیٹیکل نفاق کو دور کروں اور ان کو ایک ہی سچی راہ شریعت پر چلاؤں اور حشر ونشر کی سہولتوں کے لیے تیار کروں اور مخالفان اسلام کا دشمن اور محبان اسلام کا دوست اور حامی بنا رہوں''۔ (صفحہ ۵) اور اس نے اپنا نام محمد احمد لکھا جو غالباً زیادہ اعتبار کے لائق ہے۔ بہر حال وہ بھی تمام قرائن کی رو سے کاذب تھا مگر پھر بھی ایک نہایت درجہ کا محتاط، پرہیز گار، عالم، فاضل، اسلام پرست تھا جس کی علمی اور تمدنی لیاقتوں کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ آج ان کے پاس کم وبیش تین لاکھ جان نثار خدا واسطے لڑنے کو موجود ہیں۔ (بلفظہ صفحہ ۹) ان کے تین ہم عصر اور بھی مہدی کہلاتے ہیں۔ ملخصاً صفحہ ۹ کتاب ''کلمہ فضل رحمانی'' میں ہے کہ راقم آثم کے دل میں پروردگار نے فتنۂ پیدائش قادیانی کا یوں القاء کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تبارک اسمہ پیارہ ﴿وَاعْلَمُوْا﴾ میں فرماتا ہے ﴿اَلَا فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا﴾ یعنی (آگاہ ہو جاؤ وہ فتنے میں گرے) گویا عوام کو ان کے فتنہ سے آگاہی دی گئی ہے۔ اس آیت شریفہ سے بحساب ابجد ۱۲۵۹ سن پیدائش مرزا کا نکلا اور یہی ۱۲۵۹ مہدی سوڈانی کی پیدائش کا سن بھی ہے مرزا خود اپنی کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' میں لکھتا ہے کہ سو یہی سن ۱۲۷۵ ہجری جو آیت ''واخرین منهم لما یلحقوا بهم'' کے حروف کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس عاجز کی بلوغ اور پیدائش ثانی اور تولد روحانی کی تاریخ ہے بلفظہ۔ یعنی ۱۲۷۵ کو مرزا جوان اور بالغ ہوا اور یہی ۱۲۷۵ شباب ظلم کا بھی ہے اس کے اعداد بھی ۱۲۷۵ ہیں۔ جب پندرہ سال بلوغت کے اس سے نکال دیئے جائیں تو ۱۲۵۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارہ سو اُنسٹھ پیدائشی سال مرزا کا رہتا ہے جس کی خبر باری تعالیٰ نے ''**الا فی الفتنة سقطوا**'' میں دی ہے اور یہی تاریخ مہدی کاذب سوڈانی کی بھی ہے۔ مہدی سوڈانی کی تاریخ ظہور ۱۸۸۲ ہے وہی تاریخ مرزا کی مجددیت اور مثیل مسیح وغیرہ کی ہے جیسا اس نے خود ''براہین احمدیہ'' کے حصہ سوم میں لکھا ہے۔ مرزا لکھتا ہے کہ ''میں تیرھویں صدی پر ہو ا۔ میرے نام کے اعداد بھی پورے تیرہ سو (۱۳۰۰) ہیں۔ غلام احمد قادیانی۔ اسی واسطے میں مجدد اور مسیح موعود ہوں''۔ مرزا اس کو اپنے دعویٰ پر بڑی قوی دلیل جانتا ہے۔

اے حضرات ذرا خیال کرنا چاہیے کیا اگر اور کسی کے نام کے بھی اعداد پورے تیرہ سو (۱۳۰۰) نکل آئیں تو کیا وہ بھی تیرھویں صدی کا مجدد ہوگا؟ ہم نہ مانیں گے مگر مرزا اور مرزائیوں کو ضرور ماننا چاہیے۔ لیجئے سنیے چند آدمیوں کے پورے تیرہ سو اعداد میں نکال دیتا ہوں ان کو بھی مجدد کہنا ہوگا حالانکہ مرزا ان میں سے بعض کو سخت گالیاں دے چکا ہے۔

۱.....مہدی کاذب محمد احمد برم (عاجز) سوڈانی۔ ۱۳۰۰

مرزا کا بھائی جو خاکروبوں کا پیغمبر موجود ہے یعنی

۲.....مرزا امام الدین ابواوتار لال بیگیان قادیانی۔ اس کے نام کے اعداد بھی تقریباً تیرہ سو ہیں۔

مرزا کا فاضل حواری نورالدین موجود ہے یعنی

۳.....مولوی حکیم نورالدین مستہام[1] (حیران) بھیروی۔ ۱۳۰۰

مرزا کے ایک دوست بھی آپ کے ساتھ ہیں یعنی

۴..... مولوی کامل سید نذیر حسین دہلوی۔ ۱۳۰۰ علیٰ ہذا القیاس۔

---

[1] مرزا کا مصدق بن کر اب سخت حیرانی میں ہے۔ حیادامنگیر ہے ۱۲۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور جس قدر نام چاہوں نکالوں ان کے عدد تیرہ سو پورے کرتا چلا جاؤں لیکن کیا اس سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ فلاں مجدد یا مسیح موعود اور مہدی مسعود ہے؟ ہرگز نہیں مرزا کا اپنے نام کے اعداد نکال کر دعوی پیغمبری کرنا محض بیہودہ اور ہیچ و پوچ بازیچۂ طفلان ہے۔ (کلمۂ فضل رحمانی)

اقول: سب سے لطیف تر بلکہ قرآنی معجزہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ ﴿تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ﴾ (شیطان اترتے ہیں ہر بڑے بہتانی گنہگار پر) یہ پوری آیت کریمہ ہے اور اس کے عدد پورے تیرہ سو (۱۳۰۰)۔ بلاشبہ مرزا پر شیطان اترا کرتے تھے اور انہیں کے وسوسوں کو مرزا وحی جانتا تھا۔

مرزا کی نحوست کا بیان

جب سے مرزا پیدا ہوا اس کی موت تک ملک پر تنگی اور قحط اور بلایا اور فتن ہی جوش زن رہے۔ کیا مہدی موعود ایسا ہی ہوگا جو تمام عالم کے لیے زحمت اور محنت ہوگا؟ سنیے مرزا کی تاریخ بلوغ ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء زمانہ غدر گزرا ہے اور لوگوں کو یاد ہے کہ کیا کیا حالتیں مخلوقات کی ہوئیں جو ناگفتہ بہ ہیں حتی کہ سلطنت اسلامی کی رہی سہی رونق کا بھی ستیا ناس ہوگیا۔ بہادر شاہ کو جلاوطن کر کے دہلی سے رنگون میں پہنچایا اور ان کے دو بیٹے اور ایک پوتا دہلی کے فتح ہوتے ہی گولی سے مار ڈالے گئے۔ (دیکھو "واقعات ہند" کا صفحہ ۳۱)۔ پھر جب ۱۸۹۶ء و ۱۸۹۷ء میں دعوی مہدی مسعود ہونے کا کیا تو تمام جہان کو قحط سخت و امساک باران و وبائے طاعون اور زلزلوں نے برباد کر دیا یہ اثر مرزا کی نحوست کا اب تک باقی ہے۔ (نعوذ باللہ) ایسے مہدی مردود سے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا نے اپنے اعتقاد میں جو جو غلط اور جھوٹ بکا ہے وہ تحریر کرتا ہوں:

الف..... سنت جماعت کا مذہب ہے کہ امام مہدی فوت ہو گئے آخر زمانے میں انہیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی امر یقینی نہیں ہے۔

(بلفظہ الخبیث، صفحہ ۴۵۷، ازالۂ اوہام)

ب..... امام مہدی کا آنا بالکل صحیح نہیں ہے جب مسیح بن مریم آئے گا تو امام مہدی کی کیا ضرورت ہے؟ (بلفظہ الخبیث، صفحہ ۵۱۸، ازالۂ اوہام اور انجام آتھم)

میں تو عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے بھی منکر ہو گیا تھا۔

ع مگر در خلوت را حافظ نباشد

دیکھو! رسالہ ''انجام آتھم'' مرزا کی تصنیف صفحہ ۶۹ میں بکتا ہے کہ **من بآمدن هیچ مسیح خونی و مهدی خونی قائل نمی باشم۔**

فقیر کہتا ہے کہ مرزا کا دعویٰ کہ میں مہدی موعود ہوں علاوہ اس بحث اور دلائل کے جو پیچھے گزر چکے ہیں ان کی اپنی ہی تحریرات الہامی سے باطل ہو گیا۔ اور باطل بھی ایسا کہ تاویل کی بھی گنجائش نہیں رہتی۔ مرزائیوں کے لیے شرم کرنے اور ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ مرزا خود ہی لکھتا ہے کہ مہدی کا آنا بالکل صحیح نہیں ہے ابن مریم کے آنے سے مہدی کی کوئی ضرورت نہیں پھر اسی مہدی کا ادعائی بنتا ہے کہ حدیث کے مطابق میں ہی مہدی ہوں اور کیسی جمہور کی مخالفت کر کے سیدھے مسلمانوں کو دھوکا دیا کہ اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے کہ مہدی فوت ہو گئے۔ ناظرین کتب حدیث اور سیر کو ملاحظہ کریں کہ یہ کسی کا مذہب نہیں۔ مگر سچ ہے کہ جب کسی کے دماغ میں فتور آجاتا ہے تو اس کو اگلی پچھلی باتیں یاد نہیں رہا کرتیں۔ اشرف الانبیاء اور دو جہاں کے سردار رسول اللہ ﷺ کی باتوں میں چون و چرا کرنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سخت گستاخی اور بے ادبی ہے جس کا نتیجہ خراب ہے۔ حضرت ﷺ حضرت عیسیٰ اور امام مہدی علیہما السلام دونوں کا آنا قیامت کی علامات سے بیان فرماتے ہیں اور صدہا احادیث میں مذکور ہوا اور مرزا کہتا ہے کہ کیا ضرورت ہے؟ مسلمانوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ عزوجل کے کاموں کے لیے ضرورت وعلّت تلاش کرنی عجب گمراہی ہے جبکہ رسول کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ ''امام مہدی آئیں گے''۔ تو اب مسلمان کو ضرورت اور علّت تلاش کرنے کی کیا حاجت ہے؟ دل اور جان سے ماننا چاہیے۔ بمقابلہ روشن نص جلی وافی کافی کے اپنے قیاس اور عقل کو دخل دینا شیطانی کام ہے۔ عینی جلد ۴ صفحہ ۶۰۸ میں ہے **وفیه قول عمر** رضی اللہ عنہ **التسلیم للشارع فی امور الدین وحسن الاتباع فیما لم یکشف عن معانیها وقال الخطابی فیه تسلیم الحکمة وترک طلب العلل وحسن الاتباع فیما لم یکشف لنا عنه من المعنی وامور الشریعة علی ضربین ماکشف عن علته ومالم یکشف وهذا لیس فیه الا التسلیم۔** اھ

قولہ: میں ایک مسلمان ہوں **امنت باللہ وملائکته وکتبه ورسله والبعث بعد الموت۔** (بلفظہ صفحہ ۲، تائید، ازالہ اوہام)

اقول: قبل اس سے ''توضیح المرام'' کی عبارت میں مرزا نے کہا تھا کہ فرشتے کوئی چیز نہیں ارواح کواکب اور تاثیرات کواکب سے عبارت ہے۔ اور اب ملائکہ پر ایمان لایا اس کا باعث بھی وہی حافظہ کا فتور ہے۔ ورنہ اگر یاد ہوتا کہ میں پہلے فرشتوں کا انکار کر چکا ہوں تو اب کبھی اقرار نہ کرتا۔ مگر اس میں دو باتیں اور مرزا کی قباحت اعتقاد پر پائی گئیں کہ وہ قیامت اور قدر پر ایمان نہیں رکھتا **والیوم الآخر والقدر خیره وشره من اللہ تعالیٰ.** پر ایمان ضروری ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتقاد: پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظاری تھی یہی پادریوں کا گروہ جو ٹڈی کی طرح دنیا میں پھیل گیا ہے۔

(بلفظہ الخیث، صفحہ ۴۹۵و۴۹۶، ازالۂ اوہام وانجام آتھم وضمیمہ)

اقول: مرزا کے اعتقاد میں دجال پادری ہیں اور کوئی دجال نہیں آئے گا۔ اور اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ نکلنا دجال اور یاجوج ماجوج کا اور نکلنا سورج کا مغرب سے، اترنا حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اور باقی تمام نشانیوں قیامت کا حق ہے۔ (فقہ اکبر)

اعتقاد: وہ گدھا دجال کا اپنا ہی بنایا ہوا ہوگا۔ پھر اگر وہ ریل نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

(صفحہ ۶۸۵، ازالہ اوہام)

اقول: مرزا مہدی ہو کر دجال کے گدھے پر سوار ہوتا ہے۔ کیا یہ بھی اس کو الہام ہوا ہوگا کہ مہدی دجال کے گدھے پر سوار ہوگا۔

اعتقاد: یاجوج ماجوج سے دو قومیں انگریز اور روس مراد ہیں اور کچھ نہیں۔

(بلفظہ صفحہ ۵۰۲و۵۰۸، ازالہ اوہام)

اقول: مطلب یہ ہوا کہ یاجوج ماجوج کوئی نہیں ہوں گے اس اعتقاد کے سبب سے آیت اور حدیث صحیح پر اعتقاد نہ رہا اور انکار پایا گیا جو کفر ہے۔ معلوم نہیں کہ اور قوموں کو کیوں ترک کیا فقط دو ہی قوم کفار انگریز اور روس کو یاجوج ماجوج بنایا۔

اعتقاد: دابۃ الارض وہ علماء اور واعظین ہیں جو آسمانی قوت اپنے میں نہیں رکھتے آخری زمانہ میں ان کی کثرت ہوگی۔ (بلفظہ صفحہ ۵۱۰، ازالۂ اوہام)

اقول: مطلب یہ ہوا کہ دابۃ الارض علماء ہیں اور کچھ نہیں ہے پس دابۃ الارض سے بھی انکار ہوا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتقاد: دخان سے مراد قحط عظیم وشدید ہے۔ (ملفظ صفحہ ۵۱۳، ازالہ اوہام)

اقول: مطلب مرزا کا یہ ہے کہ دخان جو صحیح حدیث میں وارد ہے وہ کچھ نہ ہوگا۔ یہ صحیح حدیث سے انکار ہوا۔

اعتقاد: مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی آفتاب سے منور کیے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔ (ملفظ صفحہ ۵۱۵، ازالہ اوہام)

اقول: یہ بھی صحیح حدیثوں سے انکار ہے اور جب آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا تو بہ کا دروازہ بند ہوگا کافر اسلام لائے تو قبول نہیں، فاسق توبہ کرے تو قبول نہیں، **قال اللہ تعالیٰ** ﴿یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَایَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾ اسلام پھیلنے کی اچھی برکت ہوئی کہ اسلام ہی قبول نہیں۔ پھر مرزا ہدایت عبث کرتا اور اپنی دعوت میں قرآن عظیم کا مخالف تھا جب ایمان قبول ہی نہیں تو دعوت کس لیے؟ مرزا کا نبی بنانے والا بھی عجب احمق تھا کہ مردود چیز مانگنے کے لیے مرزا کو مقرر کیا۔

اعتقاد: کسی قبر میں سانپ اور بچھو دکھاؤ۔ (ملخصا صفحہ ۱۵۴، ازالہ اوہام)

اقول: اب عذاب قبر سے بھی انکار کر دیا۔ جب نہ دیکھے تھے اب تو ہر وقت انہیں سے پالا پڑتا ہوگا۔ جو چیز نظر نہ آئے اس پر ایمان نہ لانا ہی ملحد دہریہ کا شیوہ ہے کہ ''خدا ہے تو دکھاؤ''۔

اعتقاد: هفصد و هفتاد قالت دیده ام، بارها چون سبزه ها روئیده ام۔ (ملفظ صفحہ ۸۴، کتاب ست بچن مرزا کی تصنیف)

اقول: اب تناسخ بھی اعتقاد کر لیا جو ہنود اور کفار کا اعتقاد ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ مرزا جی مہاراج کرشنی اوتار بھی تو ہیں۔

اعتقاد: (الہام) ہم نے تم کو بخش چھوڑا ہے جو جی چاہے سو کر۔ (ملفظ ملخصا صفحہ ۵۶۰، براہین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احمدیہ) اصل عبارت عربی یہ ہے **اعمل ماشئت فانی قد غفرت لک۔**

اعتقاد: (الہام) ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح دی ہے یعنی کھلی کھلی فتح دیں گے تا کہ تیرا خدا (عاجی) تیرے اگلے پچھلے گناہ بخش دے۔ (بلفظہ صفحہ ۵۷، ضمیمہ انجام آتھم)

فقیر کہتا ہے کہ چونکہ مرزا کو حسب دلخواہ عمل کرنے کا حکم خدا سے ہو چکا ہے اسی واسطے پیغمبروں کو گالیاں دیتا ہے اور آیات اور احادیث اور ضروریات دین سے انکار کرتا ہے جب کہ پہلے ہی سے معافی کی دستاویز مل چکی ہے تو اب کس بات کا خوف رہا البتہ یہ دستاویز دینے والا عاجی خدا ہوگا۔ ہاتھی دانت کا یا گوبر کا۔

اعتقاد: قولہ "**ومن دخلہ کان اٰمنا**" ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا؟ ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لیے آسانی نہیں کی؟ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا۔ "بیت الفکر" سے اس جگہ وہ چوبارہ مراد ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لیے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور "بیت الذکر" سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور **ومن دخلہ کان اٰمنا** اس مسجد کی صفت میں بیان فرمایا ہے۔ (بلفظہ الخیث ملتقط، صفحہ ۵۵۸، براہین احمدیہ)

اقول: وعلی اعتقاد ذلک المھدی الضال المضل. یہ آیت شریفہ مسجد حرام بیت اللہ شریف کے حق میں وارد ہوئی ہے یہاں تک کہ مسجد نبوی ﷺ اور مسجد بیت المقدس کے بارے میں ایسا فرمان نہ آیا مگر مرزا کی مسجد قادیان میں اس کے حق میں یہ فرمان وارد ہوا۔ مرزا کے خدا عاجی نے اس کے سارے گناہ بھی بخش دیئے۔ جو اس کا جی چاہے وہی کرے اور پھر اس کی مسجد میں جو کوئی داخل ہوا وہ پروردگار کے عذاب سے امن میں ہوا۔ قادیان کو مکہ بنایا اور اپنی مسجد کو مسجد حرام اور بیت اللہ بنایا۔ پس اسی واسطے حج کو نہیں گیا۔ اب عرب کے ملک کو مشقت کر کے حج کی کیا ضرورت رہی۔ مرزا کے بھائی مرزا امام الدین اوتار لال بیگیاں نے بھی قادیان میں چوہڑوں کا حج مقرر کیا تھا۔ (دیکھو کتاب "وید حق" مؤلفہ مرزا امام الدین)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتقاد: مرزا مسلمانوں کے دشمن جانی ہیں۔

قولہ: جو شریر بد باطن نالائق نام کے مسلمان جمعہ کی نماز نہ پڑھیں گے وہ گورنمنٹ برٹش انڈیا کے باغی ہیں ان کو سزا ملنی چاہیے۔ ابھی دیکھو اشتہار جمعہ کی تعطیل کا مورخہ یکم جنوری ۱۸۹۶ء۔

اقول: پس دیہاتی مسلمان جہاں نماز جمعہ نہیں پڑھی جاتی سب باغی ہوئے۔ (نعوذ باللہ)

اعتقاد: مرزا اپنی کتابوں میں تصویریں بھی بناتا تھا، تصویر یسوع کی شکل پر مجسم بیٹا، تصویر کبوتر کی شکل پر مجسم روح القدس، تصویر آدم کی شکل پر مجسم باپ۔ (بلفظہ صفحہ ۳۵، انجام آتھم)

(تین تصویریں کبوتر، آدم، یسوع کی بنائی ہیں)

اقول: پس مرزا کا عمل احادیث صحیحہ کے خلاف پر پایا گیا۔ کیا یہی مہدی ہے؟ نہیں نہیں بلکہ صاف ضال مضل کاذب ہے۔ اور یہ تین کیلیے تو نصاریٰ کے باپ کیوں بدل لیا وہی اپنے گوبر والے کی تصویر دی ہوتی۔

اعتقاد: مرزا کا کوئی پیر و مرشد نہیں ہے۔

قولہ: میرا کوئی والد روحانی نہیں ہے کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی میں سے کسی سلسلہ میں داخل ہے؟

(بلفظہ ملخصا صفحات ۵۶۸، ۶۵۹، ۶۶۰ ازالہ اوہام)

اقول: سچ ہے۔ **من لم یکن لہ شیخ فشیخہ الشیطان.** (بے پیر کا پیر شیطان)

اعتقاد: مرزا اپنے مریدوں سے چندہ یک مشت اور ماہوار وصول کر کے اپنے آرام کا مکان اور سامان تیار کرتا ہے۔

قولہ: ہم کو مکان فراخ کرنے کا دوبارہ الہام ہوا ہے جماعت مخلصین دو ہزار روپیہ جلد بہم پہنچائیں اور پہلے سے ثابت قدم ہو جائیں۔ دیکھو اشتہار مورخہ ۱۷ فروری ۱۸۹۷ء مرزا کا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقول: اللہ کے سچے رسولوں کو تو ہمیشہ یہ الہام ہوا کہ ﴿مَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ﴾ مگر شیطانی رسول کا یہی الہام چاہیے کہ لاتے جاؤ دھرتے جاؤ۔

مرزا پکا طالب دنیا اور عبدالدینار والدراہم تھا

قولہ: مالی فتوحات آج تک پندرہ ہزار کے قریب فتوح غیب کا روپیہ آیا جس کو شک ہو ڈاک خانہ کی کتابیں دیکھ لے۔ (ملخصا صفحہ ۲۸، ضمیمہ انجام آتھم) حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن اللہ رکھا تاجر مدراس نے کئی ہزار روپیہ دیا۔ (صفحہ ۲۸، ضمیمہ انجام آتھم) شیخ رحمت اللہ صاحب دو ہزار سے زیادہ دے چکے ہیں۔ منشی رستم علی کوٹ انسپکٹر گورداسپور بیس روپیہ ماہوار دیتے ہیں۔ حیدرآباد کا مولوی سید مردان علی، مولوی سید ظہور علی، مولوی عبدالمجید دس دس روپیہ اپنی تنخواہ سے دیتے ہیں۔ خلیفہ نورالدین صاحب پانچ سو روپیہ دے چکے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم، ۲۸، ۲۹)

مرزا نے برائی اور حرام کی کمائی کے مال کے لیے درخواست کی تھی

مرزا کو معلوم ہوا کہ اللہ دیا نام ایک فقار چی گانے بجانے والا بُرے کاموں اور ناجائز پیشے سے تائب ہو کر موحد مسلمان ہو گیا اور اس کے پاس چند ہزار روپیہ حرام کی کمائی کا موجود تھا جس کو وہ بوجہ پرہیز گاری کے صرف نہ کرتا تھا۔ مرزا نے یہ خبر فرحت اثر سن کر فوراً کہلا بھیجا کہ وہ روپیہ میرے پاس بھیج دو ہم اشتہارات وغیرہ میں صرف کر دیں گے۔ جب اس نے علماء سے فتویٰ پوچھا تو علماء نے منع کر دیا۔ اس سبب سے مرزا کا یہ شکار بھی خالی گیا۔

رسالہ ''تائید آسمانی'' تصنیف منشی محمد جعفر تھانیسری مطبوعہ اختر ہند پریس امرتسر ۲۳ ماہ جولائی ۱۸۹۳ء، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر تشریف لیجانا اور اس کا ثبوت، اور پھر اترنا قبل روز قیامت کے ''تفسیر ابن کثیر'' کی عبارت عربی کا مطلب بیان کرتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب خداوند تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آسمان پر اٹھانے کا ارادہ کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکان میں جو چشمہ تھا۔ اُس سے باہر نکل کر اس حال میں کہ آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ اپنے بارہ (۱۲) حواریوں[1] کے پاس تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ بے شک تم میں سے ایک شخص مجھ پر ایمان لانے کے بعد بارہ (۱۲) مرتبہ کافر ہوگا۔ بعد ازاں فرمایا کہ کون شخص ہے تم میں سے جس پر میری شباہت ڈالی جائے اور وہ میری جگہ مقتول ہو اور میرے درجے میں میرے ساتھ رہے؟ پس ایک نوجوان شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ میں ہوں یا رسول اللہ! تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو فرمایا کہ تو بیٹھ جا۔ اور آپ نے دوبارہ پھر اسی لفظ کا اعادہ فرمایا۔ پھر وہی شخص کھڑا ہوا عرض چوتھی مرتبہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تو ہی وہ شخص ہے پھر عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت اس پر ڈالی گئی یعنی بعینہٖ مثل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہر ایک چیز میں ہو گیا باذن پروردگار۔ اور عیسیٰ علیہ السلام مکان کے روشندان سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ بعد ازاں یہود کے جاسوس آئے اور اس شبیہ کو پکڑا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر مقتول اور مصلوب کیا۔ پھر بعض لوگ بارہ مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پھر گئے بعد ایمان کے۔

اور اس کے بعد تین فرقے ہو گئے۔ ایک فرقہ اس امر کا قائل ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے درمیان میں خدا ہو کر رہا، جب تک اس نے چاہا، پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ اس فرقے کو ''یعقوبیہ'' کہتے ہیں۔ دوسرے فرقے نے کہا! کہ خدا کا بیٹا تھا جب تک اس نے

---

[1] حواریوں میں اختلاف ہے کہ یہ کون لوگ تھے؟ بعض نے کہا مچھلی پکڑنے والے تھے۔ بعض نے کہا رنگریز۔ بعض نے کہا اول میں اور قوم تھی بعد کو وہ لوگ کپڑے دھونے والے ہو گئے۔ بعض نے کہا بادشاہ تھے اور یہ بھی جائز ہے کہ بعض رنگریز ہوں، بعض کپڑے دھونے والے بعض ماہی گیر بعض بادشاہ۔ بارہ (۱۲) تھے یا تیرہ (۱۳) یا زائد۔ کبیر ۱۲ منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاہا ہم میں رہا، خداوند کریم نے اپنی طرف اس کو اٹھا لیا۔ اس گروہ کا نام نسطوریہ ہے۔ تیسرے فرقے کا یہ مذہب تھا کہ خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہمارے گروہ میں رہا۔ جب تک خداوند کریم نے چاہا، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ اس گروہ کو "مسلمان" کہتے ہیں۔ پھر دونوں فرقے کافروں کے مسلمانوں کے فرقے پر غالب آئے اور قتل کر ڈالا پھر اسلام معدوم رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ اور یہ اسناد صحیح ہے، ابن عباس کی طرف۔ اور روایت کیا اس اثر کو نسائی نے ابی کریب سے انہوں نے ابی معاویہ سے مثل طریق مذکور کے اور اسی طرح ذکر کیا بہت علمائے متقدمین نے اور روایت کیا عبد بن حمید اور ابن مردویہ اور ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت مجاہد سے کہ یہود نے دار پر چڑھایا عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ کو اس حال میں کہ گمان کرتے تھے اس شبیہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حالانکہ مسیح علیہ السلام کو پروردگار نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اور قتادہ تابعی شاگرد انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمن یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کرنے پر فخر کرتے تھے، مگر ان کا گمان غلط ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور ان کی شبیہ ایک شخص پر ڈالی گئی اور وہی قتل کیا گیا۔ اور روایت کیا ابن جریر نے سدی تابعی شاگرد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا سدی نے کہ محاصرہ کیا یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کا مع ان کے مددگاروں کے ایک مکان میں۔ پس فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو، کہ تم میں سے کون قبول کرتا ہے صورت میری تا کہ قتل کیا جائے میری جگہ اور واسطے اس کے جنت ہو؟ پس قبول کیا ایک نے ان میں سے اور اٹھائے گئے عیسیٰ علیہ السلام

---

1 بلکہ چار فرقے ہوئے تھے۔ یعقوبیہ نسطوریہ، ملکانیہ اہل حق۔ ملکانیہ کا یہ مذہب تھا کہ خدا تین ہیں، اللہ تعالیٰ اور بی بی مریم اور عیسیٰ۔ انتہی "کتاب السبعیات" للامام ابی نصر محمد بن عبدالرحمن الہمدانی۔ صفحہ ۳۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرف آسمان کے۔ یہی ہے مضمون پروردگار کے قول کا ﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ﴾

واخرج ابن جرير عن ابی مالک ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ قال ذلک عند نزول عیسیٰ ابن مریم لایبقی احد من اهل الکتاب الا امن به. اوراخراج کیا ابن جریر نے ابی مالک سے بیچ تفسیر قول باری تعالیٰ ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ..... الخ﴾ کے فرمایا انہوں نے یہ بات نزدیک نزول عیسیٰ ابن مریم کے ہوگی یعنی اس زمانے میں جو اہل کتاب ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے گا، قبل موت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔ اوراخراج کیا عبد بن حمید اور ابن منذر نے شہر بن حوشب سے کہ روایت ہے محمد بن علی بن ابی طالب سے آیت مذکورہ کی تفسیر میں کہ ہر ایک اہل کتاب کو ملائکہ مونھ اور چوتڑ پر ماریں گے اور کہیں گے کہ تم جھوٹ بولے تھے کہ مسیح خدا ہے بلکہ عیسیٰ علیہ السلام تو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہے۔ وہ فوت نہیں ہوئے اور اٹھائے گئے ہیں آسمان پر پھر نازل ہوں گے قیامت سے آگے۔ پس کل اہل کتاب ایمان لائیں گے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے، قبل موت عیسیٰ علیہ السلام کے۔ اور انہیں محمد بن حنفیہ یعنی محمد بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ قوم یہود ملعون باوجودیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑے بڑے معجزے دیکھ چکے تھے اور پھر ان کی تکذیب اور مخالفت اور ایذاء رسانی میں اس قدر کوشش کرتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام کسی بستی میں یہود کے ہمراہ رہ نہیں سکتے تھے اور اپنی والدہ ماجدہ کو ہمراہ لے کر سیر کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بیت المقدس میں تشریف لے گئے پس یہود ملعون نے وہاں کے کافر ستارہ پرست بادشاہ سے جا کر کہا کہ بیت المقدس میں ایک شخص فتنہ گر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ پس بادشاہ نے غصہ ہو کر اپنے نائب کو قدس میں لکھا کہ کوشش کر کے اس شخص کو پکڑ کر دار پر چڑھا دے اور اس کے سر پر کانٹا رکھ دے اور لوگوں کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے ضرر سے بچالے۔

پس بیت المقدس یہود کی جماعت ہمراہ لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس مکان میں تھے، گیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو مع ان کے اصحاب کے جو تعداد میں بارہ (۱۲) تھے یا تیرہ (۱۳) یا سترہ (۱۷) بند کر دیا۔ بعد عصر کے جمعہ کے روز ہفتہ کی رات میں، پس عیسیٰ علیہ السلام جان چکے کہ یہود آ کر مجھ کو پکڑیں گے اور باہر نکالیں گے۔ پس اپنے حواریوں سے فرمایا کہ کون شخص تم میں سے قبول کرتا ہے کہ وہ میری صورت بن جائے اور میرے شبے میں قتل کیا جائے اور جنت میں میرا رفیق ہو۔ پس قبول کیا اس بات کو ایک جوان نے، مگر عیسیٰ علیہ السلام نے اس پر اعتبار نہ کیا یہاں تک کہ تین بار عیسیٰ علیہ السلام نے وہی بات لوٹائی، پس وہی جوان قبول کرتا گیا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ بے شک تم ہی ہو۔ پس پروردگار نے عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت اس پر ڈال دی۔ جیسا کہ بعینہ عیسیٰ علیہ السلام ہی ہو گیا اور ایک روشندان چھت سے کھل گیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو اونگھ آئی، یعنی مقدمہ نوم جو پوری نیند آنے سے پہلے آنکھیں نیم بندی ہو کر بدن میں سستی آجایا کرتی ہے۔ پس اٹھائے گئے طرف آسمان کی۔ اور یہی معنی ہیں باری تعالیٰ کے قول کے ﴿یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ.....الخ﴾ اے عیسیٰ علیہ السلام میں تجھ کو نیند لا کر اپنی طرف اٹھانے والا ہوں، پھر بعد کو وہ بند شدہ اصحاب عیسیٰ علیہ السلام کے نکلے۔ پس جب کہ یہود نے اس جوان کو دیکھا، عیسیٰ گمان کر کے پکڑ کر رات کو سولی دیدی، یعنی دار پر چڑھا دیا۔ اور یہود نے مشہور کر دیا کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو کوشش کر کے قتل کرا دیا اور نصاریٰ کے چند گروہ نے بسبب بے وقوفی اور کم عقلی کے اس کو سند پکڑ لیا۔

سوا ان چند آدمیوں کے جو مکان بند تھے اور انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کا چڑھ جانا مشاہدہ کیا تھا۔ لیکن باقی کے لوگ سب یہود کی طرف ظن اور گمان میں رہے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا۔ یہاں تک مشہور کر دیا کہ اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ بی بی مریم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب دار کے نیچے بیٹھی رو رہی تھیں اور مصلوب نے بی بی مریم صاحبہ کو پکارا بھی تھا۔ اور یہ کل باری تعالیٰ کا امتحان تھا۔ ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾ ای رأو شبهه فظنوا انه اياه ولهذا قال ﴿وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ﴾ یعنی بذلک من ادعی انه قتله من الیهود ومن سلمه الیهم من جهال النصاریٰ کلهم فی شک من ذلک وحیرة وضلال وسعر ولهذا قال ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا﴾ ای وما قتلوه متیقنین انه هو بل شاکین متوهمین ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا﴾ ای منیع الجناب لایلام جنابه ولا یضام من لاذببابه ﴿حَكِيْمًا﴾ ای فی جمیع مایقدره ویقضیه۔ ابن جریر نے کہا کہ حدیث پہنچی مجھ کو ابن بشارہ سے، وہ لیتے ہیں عبدالرحمٰن سے، وہ سفیان سے، وہ ابی حصین سے، وہ سعید بن جبیر سے، وہ ابن عباس سے اس بات کی کہ کوئی اہل کتاب باقی نہ رہے گا مگر عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے گا قبل موت عیسیٰ علیہ السلام کے۔ اور عوفی نے بھی ایسا ہی ابن عباس سے بیان کیا اور ایسا ہی بیان کیا ابو مالک نے۔

ابن جریر نے جو حدیث حسن سے روایت کی بواسطہ ابو رجاء اور ابن علیہ اور یعقوب کے اس میں اتنا زیادہ ہے۔ **والله انه لحی الآن عند الله ولکن اذا نزل امنوا به اجمعون.** یعنی قسم ہے پروردگار کی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام اب اس وقت زندہ ہیں، باری تعالیٰ کے پاس اور جب اتریں گے ان پر سب لوگ ایمان لائیں گے، بدکار اور نیک اور ایسا ہی ابن ابی حاتم اپنے باپ سے وہ علی بن عثمان لاحقی سے وہ جویبر یہ بن بشیر سے روایت کرتے ہیں یہ جملہ حضرات اور سوا ان کے جس قدر ثقات مفسرین اور محققین ہیں، سب کے سب متفق ہیں کہ مرجع ضمیر مضاف الیہ کا جو ﴿قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ میں ہے عیسیٰ علیہ السلام ہیں الامن شذ، شمس الہدایہ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے آخر زمانے میں قیامت سے آگے۔ اور لوگوں کو پروردگار وحده

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لاشریک له کی عبادت کی طرف بلائیں گے۔

امام بخاری نے کتاب ذکر الانبیاء میں اپنی صحیح میں حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔ ''قسم ہے اس پروردگار کی مجھ کو جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ قریب ہے کہ نازل ہوگا تمہارے اندر عیسیٰ ابن مریم حاکم اور عادل **یکسر الصلیب** (صلیب کو توڑے گا) **ویقتل الخنزیر** (خنازیر کو قتل کرے گا) **ویضع الجزیة** (جزیہ موقوف کردے گا کسی سے سوائے اسلام کے جزیہ وغیرہ کچھ قبول نہ کرے گا) **ویفیض المال حتی لایقبله احد** (اتنا مال لوگوں کو دیں گے یعنی ان کے زمانے میں اس قدر ترقی برکت اور دولت کی ہوگی کہ بہ سبب استغناء کے کوئی قبول نہ کرے گا) یہاں تک عبادت کا شوق ہوگا کہ ایک سجدہ کرنا اس وقت دنیا اور دنیا کے اسباب سے بہتر جانیں گے اور ہر ایک اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پر قبل ان کی موت کے ان پر ایمان لائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام ان پر روز قیامت کے گواہی دیں گے''۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے امام مسلم نے بھی اور امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''البتہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام حج اور عمرہ کا احرام باندھیں گے روحاء کی وادی میں''۔

(وکذا رواہ مسلم)

اور امام احمد نے چند طریقوں سے بھی اس حدیث کو بیان کیا اور ایسا ہی امام مسلم اور ابو داؤد وغیرہ نے متعدد طریق سے اخراج کیا ہے اور امام مسلم نے ایک اور طریق سے ابی ہریرہ سے روایت کی۔ حدیث لمبی ہے اس کی آخر میں یہ ہے کہ لوگ نماز کی تیاری کرتے ہوں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور ان کو امام کریں گے جب ان کو اللہ تعالیٰ کا دشمن

---

[1] فان قلت وضع الجزیة مشروع فی هذه الامة فلم لایکون المعنی تقرر الجزیة علی الکفار من غیر محاباة فلذلک یکثر المال قلنا مشروعیة الجزیة مقیدة بنزول عیسیٰ وقد قلنا ان عیسیٰ لا یقبل الا الاسلام. وقال ابن بطال وانما قبلناها قبل نزول عیسیٰ للحاجة الی المال وفی زمانه یکثر المال حتی لایقبله احد. (عینی بخاری، جلد سابع، صفحہ ۴۵۲) ۱۲ منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھے گا نمک کی طرح پگھل جائے گا یعنی اگر اس کو چھوڑیں گے تو نمک کی طرح پگھل جائے گا مگر اس کو اپنے ہاتھ سے قتل کر کے اپنے نیزہ میں اس کا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔ تفسیر کبیر میں ہے ﴿وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ کے متعلق امام حسین بن فضل بجلی نے کہا کہ کہل ہوگا بعد اترنے کے آسمان سے اور اس وقت لوگوں سے کلام کرے گا اور دجال کو مارے گا اور اس آیت میں نص ہے اس بات پر کہ عیسیٰ علیہ السلام قریب ہے کہ نازل ہوں گے طرف زمین کی۔ انتہی (صفحہ ۴۵۰)

اب صرف دو تین حدیثیں عربی زبان میں بھی واسطے تسکین ناظرین کے نقل کیے دیتا ہوں۔ قال الامام احمد اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهری عن عبدالله بن ثعلبة الانصاری عن عبدالله بن زید الانصاری عن مجمع بن جاریة قال سمعت رسول الله ﷺ یقول یقتل ابن مریم المسیح الدجال بباب لد او الی جانب لد۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ''جب دجال احد پہاڑ کے پیچھے آئے گا تو فرشتے اس کا مونھ ملک شام کی طرف لوٹا دیں گے اور وہاں جا کر ہلاک ہوگا''۔ چوں کہ باب لد بھی ملک شام ہی میں ہے۔ لہٰذا دونوں روایتوں میں مطابقت ہوگئی۔ رواہ احمد ایضا عن سفیان بن عیینة من حدیث اللیث والاوزاعی ثلاثتهم عن الزهری عن عبدالله بن عبیدالله بن ثعلبة عن عبدالرحمن بن یزید عن عمه مجمع بن جاریة عن رسول الله ﷺ قال یقتل ابن مریم الدجال بباب لد۔ وکذا رواه الترمذی عن قتیبة عن لیث به وقال هذا حدیث صحیح قال وفی الباب عن عمران بن حصین ونافع بن عیینة وابی برزة وحذیفة بن اسید وابی هریرة وکیسان وعثمان بن ابی العاص وجابر وابی امامة وابن مسعود وعبدالله بن عمرو وسمرة بن جندب والنواس بن سمعان وعمرو بن عوف وحذیفة بن الیمان رضی اللہ عنہم ومراده بروایة هولاء مافیه ذکر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الدجال وقتل عیسٰی ابن مریم علیہ السلام له. فاما احادیث ذکر الدجال فقط فکثیرة وهی اکثر من ان تحصی لانتشارها وکثرة روایتها فی الصحاح والحسان والمسانید وغیرذلک.

حدیث اخر قال الامام احمد حدثنا سفیان عن فرات عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید الغفاری قال اشراف علینا رسول الله ﷺ من غرفة ونحن نتذاکر الساعة فقال لاتقوم الساعة حتی تروا عشر ایات طلوع الشمس من مغربها والدخان والدابة وخروج یاجوج وماجوج ونزول عیسٰی بن مریم والدجال وثلثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب و خسف بجزیرة العرب ونار تخرج من قعرعدن تسوق اوتحشرالناس تبیت معهم حیث باتوا وتقیل معهم حیث قالوا. وهکذا رواه مسلم واهل السنن من حدیث القزازبه. ورواه مسلم ایضا من روایة عبد العزیزبن رفیع عن ابی الطفیل عن ابی شریحة عن حذیفة بن اسید الغفاری موقوفا.واللہ اعلم. فهذه احادیث متواترة عن رسول الله ﷺ من روایة ابی هریرة وابن مسعود وعثمان بن ابی العاص وابی امامة والنواس بن سمعان وعبداللہ بن عمروبن العاص ومجمع بن جاریة وابی شریحة وحذیفة بن اسید رضی اللہ عنہم وفیها بیان صفة نزوله ومکانه انه بالشام بل بدمشق عند المنارة الشرقیة وان ذلک یکون عند اقامة صلاة الصبح وقد بنیت

لے ترجمہ یہ احادیث متواترہ ہیں رسول اللہ ﷺ سے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کی جگہ ملک شام ہے بلکہ دمشق شہر میں مشرقی منارہ سے بوقت قائم ہونے نماز صبح کے اور اب جو منارہ ہے یہ اس وقت کا نہیں ہے بلکہ اس وقت کے موجود منارہ کو نصاریٰ نے جلا دیا تھا بسبب آگ لگا دینے کے کہ اس منارہ سے عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور کفار، نصاریٰ اور یہود وغیرہم سے جزیہ نہ قبول کریں گے سوائے اسلام کے۔ پس اس منارے کے عوض میں جامع اموی میں ۱۳۱ھ میں سفید پتھر چھیل کر ایک اور منارہ قائم کیا گیا..... الخ ۱۲ منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فی هذه الاعصار فی سنة احدی واربعین وسبع مائة منارة للجامع الاموی بیضاء من حجارة منحوتة عوضا عن المنارة التی هدمت بسبب الحریق المنسوب الی صنیع النصاری وکان اکثرعما راتها من اموالهم وقویت الظنون انها هی التی ینزل علیها المسیح ابن مریم علیهما السلام فیقتل الخنزیر ویکسر الصلیب ویضع الجزیة فلایقبل الا الاسلام کما تقدم فی الصحیحین وغیرهما وهذا من اخبار النبی ﷺ بذلک وتشریع وتسویغ له علی ذلک فی هذا الزمان حیث تنزاح عللهم وترتفع شبهتهم من انفسهم ولهذا کلهم یدخلون فی دین الاسلام ومتابعین لعیسٰی علیہ السلام وعلی یدیه ولهذا قال تعالٰی ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ وهذه الایة کقوله تعالٰی ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ وقری لعلم بالتحریک ای امارة ودلیل علی اقتراب الساعة وذلک لانه ینزل بعد خروج المسیح الدجال فیقتله الله علی یدیه کما ثبت فی الصحیح ان الله لم یخلق داء الا انزل له شفاء ویبعث الله فی ایامه یاجوج وماجوج فیهلکهم الله تعالٰی ببرکة دعائه وقد قال تعالٰی ﴿حَتّٰٓی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ.....الایة﴾

حاصل اس عبارت عربی کا بطریق اختصار اور نیز پہلے مضمون احادیث کا جو اردو میں بیان ہوا یہ ہے کہ قتل کرنا اور سولی دینا عیسیٰ علیہ السلام کا ہرگز نہیں ہوا جیسا کہ زعم یہود اور اکثر نصاریٰ کا تھا بلکہ اس حواری نو جوان کا جس پر شباہت مسیح علیہ السلام کی ڈالی گئی تھی اور عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور دونوں ضمیریں ''بہ'' اور ''موتہ'' کی عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہیں ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ﴾ میں۔ کیونکہ ماقبل میں ذکر عیسیٰ علیہ السلام ہی کا ہے اور آثار صحابہ وتابعین مثل ابن عباس وابی ہریرہ وعبداللہ بن مسعود ومجاہد وقتادہ وغیرہم کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی پر دال باکمال ہیں اور ضمیر 'بہ' کی محمد ﷺ یا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھیرنی اور 'موتہ' کی اہل کتاب کی طرف۔ اگرچہ یہ احتمال واقع میں درست ہے کیونکہ اس وقت یعنی نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت جو کافر موجود ہوگا اہل کتاب وغیرہ قبل اپنی موت کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے گا اور ان پر ایمان لانا بعینہ ایمان لانا ہے محمد ﷺ پر۔ لیکن آیت مذکورہ سے اس مقام میں یہ مراد نہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے آسمان سے قبل قیامت کے حاکم، عادل۔ توڑیں گے صلیب کو یعنی دین اسلام کے سوا اور دینوں کو باطل کریں گے، قتل کریں گے خنازیر کو یعنی حکم قتل کا دیں گے تاکہ کوئی اہل کتاب بوجہ ایمان کے بعد میلان اور عادت قدیمہ کے ان خنازیر کی طرف دل میں رغبت تک بھی نہ کر سکے **لقمع مادة الفتنة**. صبح کی نماز کی اقامت ہوتی ہوگی کہ دمشق کے منارہ شرقی سے اتریں گے اور نصاریٰ نے اس منارہ کو گرادیا تھا۔ پھر ۱۴۱ھ میں دوسرا سفید منارہ اس جگہ بنایا گیا ہے۔ اہل کتاب سے سوائے دین اسلام کے اور کچھ قبول نہ کریں گے۔ مال اس قدر ہوگا کہ کوئی قبول نہ کرے گا۔ لذت عبادت کی ایسی ہوگی کہ ایک سجدہ کل دنیا سے زیادہ لذیذ ہوگا۔ حسد، بغض، عداوت اور بواقی صفات ذمیمہ نہ رہیں گے۔ شیر، اونٹ، چیتا، گائے، بھیڑیا، بکری، سانپ، لڑکے ایک دوسرے کے ساتھ چریں گے اور کھیلیں گے اور ایک دوسرے کو ضرر نہ دیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام حج وعمرہ ادا کریں گے۔ حضرت مسیح سے قبل دجال کے زمانے میں سخت قحط سالی ہوگی۔ اس زمانے میں طعام کی جگہ تہلیل، تکبیر، تسبیح سے حیات بسر کریں گے۔ جب آسمان سے نازل ہوں گے تو امام مہدی علیہ السلام کو نماز میں آگے کھڑا کریں گے اور خود بھی بعد کو امام ہوں گے۔ قتل کریں گے دجال کو جو ایک شخص معین ہے اور ہلاک ہوگی قوم یاجوج ماجوج ان کی برکت سے۔

لہ اس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''حیوۃ الحیوان'' میں بھی ابوداؤد سے اس مضمون کی حدیث کو نقل کیا ہے اور اس میں تصریح ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بطرف زمین کے نازل ہوں گے۔ پس اس سے لزوماً معلوم ہوگیا کہ آسمان سے بطرف زمین کے نازل ہوں گے ورنہ الی الارض کا لفظ بے معنی ہوجاتا ہے۔ **ونصه هذا وفی سنن ابی داؤد من حدیث عبدالرحمن بن آدم ولیس له عنده سواه عن ابی هریرة ان النبی ﷺ قال ینزل عیسٰی بن مریم علیه السلام الی الارض وکان رأسه یقطر ولم یصبه بلل (الی ان قال) ثم یبقی فی الارض اربعین سنة ثم یموت ویصلی علیه المسلمون ویدفنونه (ج ۱، ص ۲) واخرج البخاری فی تاریخه والطبرانی عن عبدالله بن سلام قال یدفن عیسٰی بن مریم علیه السلام مع رسول الله ﷺ وصاحبیه فیکون قبره رابعا۔** اخراج کیا امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور طبرانی نے عبداللہ بن سلام سے۔ فرمایا عبداللہ بن سلام نے ''دفن کیے جائیں گے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ساتھ محمد ﷺ اور صاحبین کے پس ہوگی قبر ان کی چوتھی''۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے ترمذی نے بھی **عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها قالت قلت یارسول الله ﷺ انی اری انی اعیش بعدک فتاذن لی ان ادفن الی جنبک قال وانی لی بذالک الموضع مافیه الا موضع قبری وقبر ابی بکر وعمر وعیسٰی بن مریم۔** فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ''میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت مبارک میں عرض کی کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد زندہ رہوں گی اگر اجازت ہو تو میں آپ کے پاس مدفون ہوں فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ کیسے دے سکتا ہوں میں یہ جگہ میرے پاس تو ابوبکر اور عمر اور عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے سوا اور جگہ نہیں ہے۔''

اور روایت کیا ابن جوزی نے اپنی کتاب ''وفاء'' کے اندر، عبداللہ بن عمر رضی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول کریم ﷺ نے ''اتریں گے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے پس نکاح کریں گے اور صاحب ولد ہوں گے۔ جب فوت ہوں گے مدفون ہوں گے ساتھ میرے پاس، کھڑے ہوں گے ہم دونوں ایک قبر سے (یعنی ایک مقبرے سے) درمیان ابوبکر اور عمر کے''۔

سوال: کیا حکمت ہے عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے میں زمین پر؟

جواب: ۱..... یہود کا رد کرنا منظور ہے کہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا اور سولی دیا ہے۔ پس جب خود آ کر یہود کو قتل کریں گے تو ان کی تکذیب ہوگی۔

۲..... ان کی موت کا زمانہ قریب ہوگا تا کہ زمین پر فوت ہو کر زمین میں دفن ہوں کیونکہ مٹی کی پیدائش کو مٹی میں دفن ہونا چاہیے۔

۳..... جب رسول اللہ ﷺ کی صفت عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھی تو دعا کی تھی کہ پروردگار ان کو حضرت ﷺ کی امت سے کرے۔ پس دعا ان کی اللہ تعالیٰ نے قبول کی اور ان کو باقی رکھا یہاں تک کہ آخر زمانے میں نازل ہوں گے اور اسلام کو تازہ کریں گے جو کہ سست ہو چکا ہوگا اور وہ وقت خروج دجال کا بھی ہوگا پس اس کو قتل کریں گے۔

۴..... عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت ہے ان چند باتوں سے۔ کیونکہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ **انا اولی الناس بابن مریم لیس بینی وبینه نبی وهوا قرب الیه من غیره**۔ (یعنی بخاری، ج ۷) اور روایت کیا امام ترمذی نے بعض اس حدیث کا **وقد بقی فی البیت موضع قبر** یعنی قبر مبارک کے پاس جگہ خالی ہے واسطے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ محقق ابن جزری فرماتے ہیں کہ پاس عمر کے دفن ہوں گے کیونکہ خبر دی ہم کو بہتیروں نے حجرہ شریف کے اندر جانے والوں میں سے کہ خالی جگہ عمر کے جب میں ہے۔ روایات دربارۂ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرفوع ہونے جسم مسیح کے۔ اور احادیث نزول عیسیٰ علیہ السلام سوا ان کے جو بیان کر چکا ہوں اور بھی بکثرت موجود ہیں جس کا جی چاہے تفسیر ابن کثیر اور تفسیر در منثور اور تفسیر ابن جریر کو ملاحظہ فرمائے۔ اگر ان سے بھی اطمینان نہ ہو تو کنز العمال و مسند امام احمد وغیرہ کتب احادیث کا مطالعہ کرے۔ مگر مومن منصف کے لیے تو اس قدر بس ہیں ان روایات متکاثرہ اور احادیث متواترہ سے نزول مسیح کا جو مستلزم ہے رفع کو سب میں اتفاق ہے۔

زیادہ بیان ہونا افعال اور صفات کا بعض حدیثوں میں اور بعضوں میں کم۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ جس قدر اوصاف بذریعۂ وحی نبی ﷺ کو معلوم ہوئے ان کو بیان فرمایا سامع نے ان کو یاد رکھا پھر جب اور معلوم ہوئے ان کو پھر بیان فرمایا **علی ھذا القیاس** ﴿**وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى**﴾ یہی وجہ ہے کہ بعض روایات بعض سے صفات اور افعال کے بیان میں کم و بیش ہوا کرتی ہیں۔ اب میں ایک حدیث شیخ اکبر کی بیان کرتا ہوں جن کی جلالت شان اور تبحر فی الکشف اور غوثیت اور صدق کو خود مرزا بھی مانتا ہے اور ان سے بعض مواضع میں نقل بھی کیا ہے۔ مرزا انہیں کی عبارت پر ایمان لائے اس حدیث میں بھی تاویل بہ مثیل عیسیٰ ممکن نہیں۔ جیسا کہ گزشتہ احادیث و روایات میں خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مراد تھے، نہ مثیل ان کا۔

قال الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر فی الباب السادس والثلثین من الفتوحات بعد سوق الاسناد مرفوعا عن ابن عمر قال کتب عمر بن الخطاب الی سعد بن ابی وقاص وھو بالقادسیۃ ان وجہ نضلۃ من معاویۃ الانصاری الی حلوان العراق فلیغر علی نواحیھا فوجھہ مع جماعۃ فاصابوا غنیمۃ وسبیا وانقلبوا یسوقون الغنیمۃ والسبی حتی زھقت بھم العصر وکادت الشمس تغرب فاجأ نضلۃ السبی والغنیمۃ الی صفح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الجبل ثم قام فاذن فقال الله اکبرالله اکبر فقال مجیب من الجبل کبرت کبیرا یانضلة ثم قال اشهد ان لااله الاالله فقال هی کلمة الاخلاص یا نضله ثم قال اشهد ان محمدا رسول الله فقال هذا هو الذی یشر نابه عیسٰی بن مریم وانه علی راس امته تقوم الساعة ثم قال حی علی الصلاة فقال طوبی لمن مشی الیها وواظب علیها ثم قال حی علی الفلاح قال قد افلح من اجاب محمدا ﷺ وهو البقاء لامته ثم قال اللهاکبر اللهاکبر قال کبرت کبیرا ثم قال لااله الاالله قال اخلصت الاخلاص یا نضلة حرم الله جسدک علی النار قال فلما فرغ من اذانه قمنا فقلنا من انت یرحمک الله ملک انت ام ساکن من الجن ام من عیادالله اسمعتنا صوتک فارنا شخصک فانا وفدالله ووفد رسول الله ﷺ ووفد عمر بن الخطاب قال فانفلق الجبل عن شخص هامته کالرحی ابیض الراس واللحیة علیه طمران من صوف فقال السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته فقلنا وعلیک السلام ورحمةالله وبرکاته من انت یرحمک الله فقال انا زریب بن برتملا وصی العبد الصالح عیسٰی بن مریم اسکتنی بهذا الجبل ودعا لی بطول البقاء الی نزوله من السماء فیقتل الخنزیر ویکسر الصلیب و یتبرأ مما تحلته النصاری ثم قال ما فعل یانبیالله ﷺ قلنا قبض فبکی بکاءً طویلا حتی خضبت لحیته بالدموع ثم قال فمن قام فیکم بعده قلنا ابوبکر قال مافعل به قلنا قبض قال فمن قام فیکم بعده قال عمر قال اذن فاتنی لقاء محمد ﷺ فاقرء واعمر منی السلام وقولوا له یا عمر سدد وقارب فقد هذا الامر واخبروه بهذه الخصال التی اخبرکم بها وقولوا یاعمر اذا ظهرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هذه الخصال فی امة محمد ﷺ فالهرب الهرب اذا استغنی الرجال بالرجال والنساء بالنساء وانتسبوا فی غیر مناسبهم وانتموا الی غیر مواليهم ولم یرحم کبیرهم صغیرهم ولم یوقر صغیرهم کبیرهم وترک الامربالمعروف فلم یومربه وترک النهی عن المنکر فلم ینه عنه وتعلم عالمهم العلم لیجلب به الدنانیروالدراهم وکان المطر قیظا وطولوا المنابروفضضوا المصاحف وزخرفوا المساجد واظهروا الرشی وشیدوا البناء واتبعوا الهوی وباعوا الدین بالدنیا واستسفحوا الدماء وانقطعت الارحام وبیع الحکم واکل الربا وصارالتسلط فخرا ولغنی عزاوخرج الرجل من بیته وقام الیه من هو خیرمنه ورکبت النساء السروج قال ثم غاب عنا فکتب بذلک نضلة الی سعد وکتب سعد الی عمر فکتب عمر الیه اذهب انت ومن معک من المهاجرین والانصار حتی تنزل بهذا الجبل فاذا لقیتة فاقرأه منی السلام فان رسول اللہ ﷺ قال ان بعض اوصیاء عیسٰی بن مریم نزل بهذاالجبل بناحیة العراق فنزل سعد فی اربعة الاف من المهاجرین والانصار حتی نزل بالجبل وبقی اربعین یوما ینادی بالاذان فی وقت کل صلاة فلم یجده۔ترجمہ: فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ ”میرے والد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ نضلہ انصاری کو حلوان عراق کی جانب روانہ کرو تا کہ اس کے گردونواح میں لوٹ مار کریں۔پس روانہ کیا سعد نے نضلہ انصاری کو جماعت مجاہدین کے ساتھ پس ان لوگوں نے وہاں پہنچ کر بہت سا مال غنیمت کا حاصل کیا اور آدمیوں کو قید کیا اور ان سب کو لے کر واپس ہوئے تو آفتاب غروب ہونے کے قریب تھا پس نضلہ انصاری نے گھبرا کر ان سب کو پہاڑ کے کنارے ٹھہرایا اور خود کھڑے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوکر اذان دینی شروع کی۔ جب **اللہ اکبر اللہ اکبر** کہا۔ تو پہاڑ کے اندر سے ایک مجیب نے جواب دیا کہ اے نصلہ تو نے عظمت والے کی بڑائی کی، پھر نصلہ نے **اشھد ان لاالہ الا اللہ**۔ کہا تو اسی مجیب نے جواب میں کہا! کہ اے نصلہ یہ اخلاص کا کلمہ ہے۔ اور جس وقت نصلہ نے **اشھد ان محمدا رسول اللہ**۔ کہا، تو اسی شخص نے جواب دیا کہ یہ نام پاک اس ذات کا ہے جس کی بشارت عیسیٰ بن مریم نے ہم کو دی تھی۔ اور یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ اس نبی کی امت کے اخیر میں قیامت قائم ہوگی۔ پھر نصلہ نے **حی علی الصلوۃ**. کہا تو اس نے جواب دیا کہ خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے ہمیشہ نماز ادا کی۔ پھر جس وقت نصلہ نے **حی علی الفلاح** کہا۔ تو مجیب نے جواب دیا۔ کہ جس شخص نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس شخص نے نجات پائی۔ پھر جب نصلہ نے **اللہ اکبر اللہ اکبر** کہا۔ تو وہی پہلا جواب مجیب نے دیا۔ جب نصلہ نے **لاالہ الا اللہ** پر اذان ختم کی۔ تو مجیب نے فرمایا تم نے اخلاص کو پورا کیا۔ تمہارے بدن کو خداوند کریم نے آگ پر حرام کیا۔ جب اذان سے نصلہ فارغ ہوئے تو صحابہ کرام نے کھڑے ہوکر دریافت کرنا شروع کیا کہ اے صاحب! آپ کون ہیں؟ فرشتہ یا جن یا انسان جیسے آواز اپنی ہم کو آپ نے سنائی ہے۔ اسی طرح اپنے آپ کو دکھایئے اس واسطے کہ ہم خدا پاک اور رسول اللہ اور عمر بن الخطاب کی جماعت ہیں۔ پس پہاڑ پھٹا اور ایک شخص باہر نکلا جس کا سر مبارک بہت بڑا چکی کے برابر تھا۔ اور سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اور ان پر دو پرانے کپڑے صوف کے تھے اور **السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** کہا صحابہ نے **وعلیک السلام ورحمۃ اللہ** کہہ کر دریافت کیا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ میں زریب بن برتملا وصی عیسیٰ بن مریم ہوں۔ مجھ کو عیسیٰ علیہ السلام نے اس پہاڑ میں ٹھہرایا ہے اور اپنے ''نزول من السماء'' تک میری درازی عمر کے لیے دعا فرمائی۔ جب وہ اتریں گے تو خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور بیزار ہوں گے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نصاریٰ کے اختراع سے۔ پھر دریافت کیا کہ وہ نبی صادق محمد ﷺ بالفعل کس حال میں ہیں؟ ہم نے عرض کی کہ آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔ اس وقت بہت روئے یہاں تک کہ آنسوؤں سے تمام داڑھی بھیگ گئی۔ پھر پوچھا کہ ان کے بعد تم میں کون خلیفہ ہوا؟ ہم نے جواب دیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ پھر فرمایا کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ اور کس حال میں ہیں؟ ہم نے کہا کہ ان کا انتقال ہوگیا۔ فرمایا کہ ان کے بعد تم میں کون خلیفہ ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر فرمایا کہ محمد ﷺ کی زیارت تو مجھے نصیب نہ ہوئی پس تم لوگ میرا اسلام عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچائیو اور کہو کہ اے عمر انصاف کیجئے اور عدل کیجئے، کہ قیامت قریب آ گئی ہے اور یہ واقعات جو میں تم سے بیان کروں گا، ان سے عمر کو خبردار کیجئے۔ اور کہو کہ اے عمر جس وقت یہ خصلتیں محمد ﷺ کی امت میں ظاہر ہو جائیں، تو کنارہ کشی کے سوا مفر نہیں۔ جس وقت مرد شہوت رانی میں مردوں پر قانع ہوں اور عورتیں عورتوں پر اور لوگ اپنا نسب بدل کر اور نسب بنائیں۔ مثلاً کوئی سید بن جائے اور سید نہ ہو، قریشی بن جائے اور قریشی نہ ہو، اور آزاد شدہ غلام اپنے آزاد کنندہ کے سوا اور قوم کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے اور بڑے چھوٹوں پر رحم نہ کریں اور چھوٹے بڑوں کی توقیر و عزت نہ کریں اور امر بالمعروف متروک ہو جائے کہ کوئی بھلائی کا حکم نہ کرے اور نہی عن المنکر چھوڑ دیں کہ کوئی برائی سے نہ روکے اور عالم بغرض حصول دنیا کے علم سیکھے، اور مینھ کا موسم گرم و خشک ہو یعنی بارش کا قحط ہو، اور بڑے بڑے منبر بنائیں اور قرآن مجید کو نقرئی و طلائی کریں اور مسجدوں کی از حد زینت کریں۔ یعنی قرآن عظیم و مساجد کی عظمت دلوں سے گھٹ جائے یہاں تک کہ ظاہر زینت سے ان کی نگاہوں میں وقعت پیدا کرنے کی حاجت ہو۔ اور رشوت علانیہ لیں اور پختہ پختہ مکانات بنائیں اور خواہشات کا اتباع کریں اور دین کو دنیا کے بدلے بیچیں اور خونریزیاں کریں اور صلۂ رحم منقطع ہو جائے اور حکم دام لے کر ہو اور بیاج کھایا جائے اور حکومت فخر ہو جائے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مالداری عزت بن جائے اور ادنی شخص کی تعظیم اعلیٰ کرے اور عورتیں گھوڑوں پر سوار ہوں۔ پھر ہم سے غائب ہو گئے۔ پس اس قصہ کو نھلہ نے سعد کی طرف لکھا اور سعد نے حضرت عمر کی طرف، پھر حضرت عمر نے سعد کو لکھا کہ تم اپنے ہمراہیوں کو ساتھ لے کر اُس پہاڑ کے پاس اترو، جس وقت ان سے ملو تو میرا اسلام ان کو پہنچاؤ۔ اس واسطے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعض وصی عراق کی طرف اس پہاڑ میں اُترے ہوئے ہیں۔ پس چار ہزار مہاجرین اور انصار کے ہمراہ اس پہاڑ کے قریب جا اُترے اور چالیس (۴۰) روز تک ہر نماز کے وقت اذان کہتے ہیں، مگر ملاقات نہ ہوئی۔ اس کے بعد حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا کہ اگرچہ ابن ازہر کی وجہ سے اسناد حدیث میں محدثین کے نزدیک کچھ کلام ہو۔ مگر ہم اصحاب کشف کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے۔

پھر شیخ نے ۳۶۰ باب میں حدیث ''نواس بن سمعان'' کی ذکر فرمائی ہے جس میں **ینزل عیسٰی بن مریم بالمنارۃ البیضاء شرقی دمشق**.....الخ ہے اور جابجا شیخ قدس سرہ فتوحات مکیہ میں نزول عیسیٰ بن مریم کا ذکر فرماتے ہیں اور پھر اسی فتوحات میں فرماتے ہیں۔ کہ میں ان مضامین کی تحریر میں بالکل خالی اور معراہوں پروردگار عالم ان مضامین کا عطا فرمانے والا ہے اور نیز فرمایا **ھذا ماحد لی رسول اللہ** ﷺ یعنی یہ وہ بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو عطا فرمائی۔

سوال مرزا: افقہ الناس ابن عباس نے ﴿مُتَوَفِّیْکَ﴾ کے معنی ''**ممیتک**'' کے لیے ہیں بناء علیہ ﴿یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ﴾ کے معنی یہ ہوئے کہ اے عیسیٰ میں تجھے مارنے والا ہوں۔ اسی طرح ﴿فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ﴾ میں بھی۔

ا ابن عباس ؓ کو افقہ الناس کہنا مرزا کا اختراع ہے۔ افقہ الناس خلفائے اربعہ ہیں پھر عبداللہ بن مسعود ؓ۔ کمافی مرقاۃ علی القاری۔ ۱۲ منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس سے جب وفات مسیح بن مریم ثابت ہو چکی تو بالضرور ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ میں ''رفع'' سے رفع روحانی مراد لینا پڑے گا اور احادیث نزول مسیح واجب التاویل ہوں گی کیونکہ مرنے کے بعد ارواح مقربین بشہادت ﴿قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ﴾ اور ﴿فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ﴾ اور بشہادت احادیث صحیحہ کے جنت میں داخل ہوتی ہیں بعد ازاں بموجب آیت ﴿وَمَاهُمْ مِنْهَا بِخَارِجِيْنَ﴾ جنت سے نکالی نہیں جاتی۔ بناء علیہ مسیح بن مریم بعد مر جانے کے دوبارہ دنیا میں ہرگز نہیں آسکتے۔

جواب: افقہ الناس ابن عباس کا فیصلہ ہم کو بسر وچشم منظور ہے مگر پہلے مرزا اور مرزائی علی رؤس الاشہاد اقرار کر لیں کہ ہم بھی افقہ الناس کے قول سے منحرف نہ ہوں گے۔ انسان معاملہ سے پہچانا جاتا ہے۔ ناظرین باانصاف مرزا کی کتاب ''ازالہ اوہام'' اور ''ایام الصلح'' سے معلوم کر سکتے ہیں۔ کیا مرزا نے قصہ عود ایلیا سے جو کتاب سلاطین میں مذکور ہے اپنے دعوی پر تمسک نہیں پکڑا؟ اور اسی کتاب میں صعود ایلیا بجسدہ العنصری جو مذکور ہے۔ پھر اس سے منحرف نہیں ہوا؟ یا مسیح کے مصلوب ہونے میں پہلے اناجیل اربعہ سے کام لے کر بعد ازاں رفع جسمی سے جو کتاب ''اعمال'' میں صراحۃً مذکور ہے منحرف نہیں ہوا؟ یا ﴿تَوَفّٰى﴾ کے معنی موت لینے میں ابن عباس کو اعلم بالقرآن سمجھ کر مقتدا بنا کر اور ان کے اتباع کا دم بھر کر بعد ازاں آیت ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ اور ایسا ہی ﴿وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾ اور ایسا ہی ﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ﴾ اور ایسا ہی ﴿قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ کے معنی میں جو ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ﴾ میں مذکور ہے اور ایسا ہی ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ ان سب میں قول افقہ الناس ابن عباس کو سلام نہیں کیا؟ اور احادیث نزول اور ظہور دجال کو پہلے بعض کو ضعیف اور بعض کو مضطرب اور بعض کو مخالف توحید ٹھہرا کر بعد ازاں کیا انہیں کا مصداق خود ہی نہیں بن گیا؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعد اس کے مرزا کو اگر عقل سے مس ہوتا، کوچہ علم کی کبھی ہوا لگی ہوتی تو کبھی ایسے پادر ہوا استدلال نہ لاتا۔ تمام علماء اہل زبان کا اتفاق ہے کہ ''واؤ عاطفہ'' مقتضی قریب نہیں۔ **جاء نی زید وعمرو** سے صرف اتنا مفہوم ہوگا کہ آنا زید وعمر دونوں کے لیے ثابت ہے۔ خود اس پر ہرگز دلالت نہ ہوگی کہ دونوں ایک ساتھ نہ آئے، آگے پیچھے آئے، ان میں ایک کا بالتعیین آگے آنا تو دوسری بات ہے اور آیۃ ﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ﴾ تو روز قیامت کا بیان ہے اس سے پہلے تو موت واقع ہونا ضرور ہے اس کا کسے انکار ہے؟ کلام تو اس میں ہے کہ ''رفع'' سے پہلے موت واقع ہوئی آیت میں اس کا کیا ذکر ہے؟ تو مرزائی استناد نرے جنون وخرط القتاد۔ پھر بھی زیادت ایلام کے لیے معروض:

اولاً ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خود مروی کہ عیسیٰ علیہ السلام قریب قیامت نزول فرمائیں گے۔ قوم شعیب علیہ السلام بنی جذام میں نکاح کریں گے۔ ان کے اولاد ہوگی۔

روی ابو نعیم فی کتاب الفتن من حدیث ابن عباس ان اذ ذاک یتزوج فی الارض فیقیم بها تسع عشرة سنة الی ان قال وعن ابن عباس یتزوج الی قوم شعیب وختن موسیٰ علیہ السلام وهم جذام فیولد له فیهم ویقیم تسع عشرة سنة لایکون امیرا ولاشرطیا ولاملکا وعن یزید بن ابی حبیب یتزوج امرأة من الازد لیعلم الناس انه لیس باله وقیل یتزوج ویولد له ویمکث خمساواربعین سنة ویدفن مع النبی ﷺ فی قبره ولیس فی ایامه امام ولا قاض ولامفت وقد قبض الله العلم وخلا الناس عنه فینزل وقد علم بامرالله فی السماء مایحتاج الیه من علم هذه الشریعة للحکم بین الناس والعمل فیه فی نفسه فیجتمع المومنون ویحکمونه علی انفسهم اذ لا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یصلح لذلک غیرہ. (عینی بخاری، جلد ۷)

اب یا تو ''اماتت'' بمعنی ''انامت'' لیں یا تسلیم کریں کہ بعد موت نزول وتزوج وولادت سب کچھ ہوگا یہ مرزا کی ساری عمارت ڈھادے گا بالجملہ تمام احادیث نزول مرویہ ابن عباس اور ان کے آثار صحیحہ ومعتبرہ متعلق کریمہ ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ وکریمہ ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ﴾ وکریمہ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ ضلالات مرزا کے مبطل ہیں ان سے آنکھ بند کر کے ایک محتمل لفظ پر سر منڈانا کیا ایمان داری ہے؟

ثانیاً اگر ابن عباس کا مذہب بھی مانا جائے تاہم عقیدۂ اجماعیہ اسلامیہ کو مضر نہیں کیونکہ ابن عباس بلحاظ نص ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ جس میں موت طبعی کے معنی لینا ممکن نہیں جیسا کہ آتا ہے ﴿يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ﴾ میں بعد ارادۂ معنی ''ممیتک'' کے قائل بہ تقدیم وتاخیر ہیں **اخرج اسحق بن بشروابن عساکرمن طریق جویبرعن الضحاک عن ابن عباس فی قولہ ﴿اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ﴾ یعنی رافعک ثم متوفیک فی اخر الزمان۔** (درمنثور)

اور ایسا ہی تفسیر عباسی میں بھی ہے اور ظاہر ہے کہ کوئی باعث قول تقدیم وتاخیر کا آیت مذکورہ میں سوائے تطبیق کے مابین نصوص کے نہیں۔ شواہد تقدیم وتاخیر کے آیات قرآنیہ میں یہ ہیں قول باری تعالیٰ ﴿فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً﴾ میں بھی ابن عباس سے تقدیم وتاخیر مروی ہے یعنی انہوں نے یوں تفسیر کی **فقالوا جھرۃ ارنا اللہ** اور حضرت مجاہد سے مروی ہے بیچ قول باری تعالیٰ کے ﴿اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجَاؕ قَيِّمًا﴾ یعنی **انزل علی عبدہ الکتاب قیما ولم یجعل لہ عوجا** اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے روایت کی ہے بیچ قول باری تعالیٰ کے ﴿فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَا اَوْلَادُهُمْ اِنَّمَا يُرِيْدُاللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ مادہ تقدیم وتاخیر کے اس طور پر یعنی مقصود یہ ہے فلا تعجبک اموالهم ولا اولادهم فی الحیوة الدنیا انما یریداللہ لیعذبهم بها فی الاخرة۔ اور قتادہ سے روایت ہے بیچ قول باری تعالیٰ کے ﴿يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ﴾ اس طور پر انی رافعک الی ومتوفیک اور عکرمہ سے باری تعالیٰ کے قول ﴿لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ﴾ میں لهم عذاب یوم الحساب بما نسوا مروی ہے۔

اور اگر اس سے زیادہ روایات صحابہ کرام وتابعین عظام کی دربارۂ تقدیم وتاخیر دیکھنا منظور ہو تو بالتفصیل ''تفسیر اتقان'' سے ملاحظہ فرمائیں اور جیسے کہ قول باری تعالیٰ ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْاَدْنٰى﴾ کا مقصود یہ ہے۔ فکان کقابی قوس اوادنی. (تفسیر سیوطی)۔ اور قول باری تعالیٰ کا ﴿فَاطِرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ ﴿بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ ﴿خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ ﴿كَذٰلِكَ يُوْحِىْ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ﴾ میں معطوف باعتبار تحقق خارجی کے معطوف علیہ سے مقدم ہے یونہی ہزاروں مثالیں موجود ہیں جن میں معطوف معطوف علیہ سے تحقق میں مقدم ہے۔ الغرض مرزا کو قول ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ﴿مُتَوَفِّيْكَ﴾ کے معنی میں ''ممیتک'' ہرگز مفید نہیں۔

اب ہم قول ابن عباس کا متعلق ﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ﴾ کے جو دال ہوا رداۂ معنی غیر موت پر بیان کرتے ہیں۔ اخرج ابو الشیخ عن ابن عباس ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ یقول عبیدک قد استوجبوا العذاب بمقالتهم ﴿وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ﴾ ای من ترکت منهم ومد فی عمره (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) حتی اهبط من السماء الی الارض یقتل الدجال فنزلوا عن مقالتهم ووحدوک واقروا انا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبید ﴿وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ﴾حیث رجعوا عن مقالتهم ﴿فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾ (جلال الدین سیوطی درمنثور)

اور ایسا ہی تفسیر عباسی میں ﴿فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ﴾ کے معنیٰ "رفعتنی" مذکور ہے۔ اگر آپ کو ابن عباس کا مسلک اور طریقہ لینا ضروری ہے تو قبول کریں۔ یہ نہ ہو کہ جیسا کسی تارک الصلوٰۃ نے آیت ﴿لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ﴾ سے سند پکڑی۔ دوسرے نے کہا میاں ابھی مضمون پورا نہیں ہوا ﴿وَاَنْتُمْ سُکَارٰی﴾ کو بھی ساتھ ملاحظہ کرو جس کا مضمون یہ ٹھہرا کہ حالت نشہ میں نماز مت پڑھو۔ تو تارک الصلوٰۃ نے کہا کہ سارے قرآن شریف پر تمہارا باپ عمل کرتا ہوگا ہم سے اگر ایک آیت پر بھی عمل ہو سکے تو بڑی بات ہے۔

پس قول ابن عباس اگر قابل احتجاج ہے تو اس کو اول سے آخر تک ملاحظہ کرو پھر دیکھو کہ رفع جسمی کس طرح بشہادت تفسیر ابن عباس کھلے کھلے طور پر ثابت ہوتا ہے۔ اب ناظرین بانصاف سمجھ چکے ہوں گے کہ تفسیر ابن عباس کا متبع کون ہے ہم لوگ یا مرزا اور اس کے اذناب؟ ابن عباس کا اتباع تو بجائے خود چھوڑا بلکہ ان پر الٹا بہتان باندھا جیسا کہ امام بخاری کے اوپر کہ وہ بھی حدیث نزول ابن مریم میں مثیل ابن مریم مراد لیتے ہیں بلکہ کہا کہ سب ائمہ سلف کا یہی اعتقاد تھا۔

سوال: مرزا نے "ازالہ اوہام" میں علمائے اہل سنت و جماعت پر بڑے زور شور سے اعتراض کیا ہے کہ بخاری کی حدیث **والذی نفسی بیدہ** .....الخ میں مولوی صاحبان فقرۂ **یکسر الصلیب** اور **یقتل الخنزیر** میں تو تاویل کرتے ہیں اور اصلی معنی مراد نہیں لیتے یعنی قتل کرے گا نصاریٰ کو جو اسلام قبول نہ کریں گے اور خنزیر کی حرمت کا حکم دیں گے اور خنزیروں کو بھی مار ڈالیں گے تاکہ بوجہ پہلی محبت اور رغبت کے ان کی طرف میلان پیدا نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو "**لقمع مادة الفساد**" اور ابن مریم میں مثیل ان کا مراد نہیں لیتے اور تاویل کرنے والے کو کافر اور ملحد قرار دیتے ہیں۔

جواب: جب کہ علماء نصوص قرآنیہ اور تفسیر ابن عباس وغیرہ احادیث وآثار کے اقتضاء کے بموجب رفع جسمی اور نزول مسیح صاحب انجیل پر ایمان لا چکے ہیں اور پیشین گوئیاں حلفی اور تاکیدی طور پر اسی مسیح کے بارہ میں آنحضرت ﷺ سے بطریق تواتر معنوی سن چکے جس میں امکان تاویل بہ مثیل گنجائش نہیں رکھتا تو اب مرزا کے خانہ زاد اصولوں پر کیسے ایمان لائیں؟ تفسیر خازن اور در منثور اور ابن کثیر اور مسند امام احمد میں ہے کہ "شب معراج میں جب کہ حضرت محمد ﷺ کی ملاقات ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تو قیامت کے قائم ہونے کے بارے میں کہا کہ مقرر وقت تو میں کہہ نہیں سکتا مگر میرے ساتھ میرے رب نے عہد کیا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تو زمین پر اتر کر قوم یاجوج ماجوج اور دجال کو ہلاک نہ کرے گا"۔ اور اس حدیث کو ابن ماجہ نے بھی ذکر کیا ہے دوسری اسناد سے۔ یہ وعدہ کا بیان اور حضرت محمد ﷺ سے بات چیت شب معراج میں شاید کہ مرزا ہی نے کیا ہوگا۔ پس مولوی صاحبوں کو کیا غرض ہے کہ ابن مریم سے مثیل اس کا مراد لے کر اپنا دین برباد کریں؟ اور مرزا کا اتنا تو فائدہ ہوا کہ دنیا میں چند سادہ لوحوں کے آگے شان عیسویت اور مہدویت تو دکھائی گو ایمان گیا تو گیا۔ فقرہ **یکسر الصلیب** اور **یقتل الخنزیر** میں اس واسطے تاویل کی گئی کہ معنی حقیقی متعذر ہے اور تعذر حقیقت دلیل ہے ارادۂ مجاز کی۔ شاید کہ مرزا کے نزدیک کلام کے ایک فقرہ میں مجاز کا واقع ہونا دلیل ہے کلام کے سب فقرات مجاز لینے کی۔ واہ واہ۔ ایسے خانہ زاد اصولوں کے ایسے ہی نتائج ہوا کرتے ہیں۔

سوال: آیت ﴿**یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ**﴾ میں تقدیم تاخیر کہنا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترتیب قرآنی کو بگاڑنا۔ اور ایسا ہی ﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ﴾ سے معنی رفع کے مراد لینا یہ الحاد اور تحریف ہے۔ قرآن شریف میں اول سے آخر تک بلکہ صحاح ستہ میں بھی انہیں معنی موت کا التزام ہے۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۰۱ اور صفحہ ۹۲۲ کا خلاصہ یہ ہے۔ اور ''ازالۂ اوہام'' صفحہ ۳۰۳ میں کہتا ہے کہ غرض یہ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ اترے گا نہایت لغو اور بے اصل بات ہے صحابہ کا ہرگز اس پر اجماع نہیں۔ بھلا اگر ہے تو کم از کم تین سو یا چار سو صحابہ کا نام لیجئے جو اس بارے میں اپنی شہادت ادا کر گئے ہوں ورنہ ایک یا دو آدمی کے بیان کا نام اجماع رکھنا سخت بددیانتی ہے۔

جواب: جس ابن عباس کو افقہ الناس جانا تھا اس کو اب مع دیگر مفسرین اہل اسلام کے محرف اور ملحد کہہ دیا یہ مرزا کا ایمان اور یہ وعدہ اور اسلام ہے۔ آیات قرآنیہ میں جس جس جگہ میں تقدیم وتاخیر مذکور ہے وہ سب واجب التسلیم ہے بوجہ سیاق معنی کے اور لفظ ﴿تَوَفِّي﴾ سے معنی ''رفع'' اور ''قبض کالینا'' شہادت قرآن کریم جب ثابت ہے تو پھر بے اصل اور لغو بات کس طرح ہوئی؟ قرآن پاک اور احادیث صحیحہ متواترہ اور اجماع امت تو خبر دے رہے ہیں مگر جس کے نصیب میں ازلی ہدایت نہ ہو ان کو وعظ اور ہدایت کچھ کارگر نہیں ہوتی۔

مرزا اور مرزائی پہلے کسی مسئلہ اجماعیہ میں روایات صحابہ یا سانید وقیدا سامی تین چار سو تک بیان کریں بعد ازاں ہم تین چار ہزار تک بیان کر دیں گے۔ ارے مکار غدار تم نے ایسے مغالطے اور دھوکے دینے سے اردو خوانوں کو اور عوام کو گمراہ کرنا سمجھا ہے صحابہ کرام کے نام فارسی رسالہ ''ھدیۃ الرسول'' میں تم خود دل بھر کے دیکھ چکے ہو اور اس میں بھی دیکھ لو گے۔ پھر جب تک تم آٹھ، دس کا انکار ثابت نہ کرو گے تو اجماع منقوض نہ ہوگا اور بہت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحابہ کرام سے جو رفع جسمی کی تصریح نہ ہوئی اس کی وجہ بہت ظاہر اور باہر ہے وہ یہ کہ صحابۂ کرام کو قرآن کریم کے واقعات منصوصہ پر ایمان تھا پختہ طریق پر اور وہ حضرات اہل لسان تھے۔ اس مضمون کو آیت مذکورہ سے بلا تکلف اور بلا احتمال غیر رفع جسمی کے سمجھ چکے تھے تو پھر کیا ضرورت تھی جو اختلافیات کی طرح ذکر رفع جسمی کا مابین صحابہ کے ہوتا؟ بلکہ ذکر نہ کرنا یہی بڑی دلیل ہے اس کے مجمع علیہ ہونے پر۔ مرزا اور مرزائی ہی کسی قصہ میں جو قصص قرآنیہ سے صریح طور پر سمجھا گیا ہو مثلاً قصہ اصحاب کہف میں اقوال صحابہ کے دس تک بھی ذکر کریں، پانچ سو کی بات تو بڑی ہے۔ اسی لیے آج تک ذکر نزول مسیح نص محکم قرآنی سے علمائے کرام تلاش کرتے آئے بخلاف صعود جسمی کے کہ وہ تو صراحۃً مذکور تھا اور امر بہت ظاہر ہے۔ جس کسی کو ادنیٰ مہارت علمیہ ہو وہ بھی واقف ہو سکتا ہے مگر ہدایت باری تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

سوال: ہم نے مانا کہ ابن عباس آیۃ ﴿یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ﴾ میں تقدیم اور تاخیر کے قائل ہیں مگر وجہ تقدیم ما حقہ التاخیر کی کیا ہے؟ یعنی مقدم ذکر کرنا ''**متوفی**'' کا جس کا وقوع بعد نزول کے اور نزول بعد ہے رفع کے پس ''**متوفی**'' فی الواقع رفع اور نزول دونوں کے بعد ہے۔

جواب: وجہ اس کی یہ ہے کہ یہود مردود نے جب کہ باہم مشورت کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیں اور قتل کے سامان مہیا کیے اور دن رات اسی کی فکر میں رہتے تھے یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام کو مع چند مسلمانوں کے ایک مکان میں بند کر دیا تو عیسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ میری موت یہودیوں ہی کے ہاتھ سے ہوگی اور میری رسوائی اور ذلت یہودی ہی کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے اس وہم عیسیٰ علیہ السلام کو دور کرنے کے لیے ان سے محقق کر کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضمیر متکلم کو مسند الیہ اور لفظ ''متوفی'' کو مسند بنا کر فرمایا۔ ﴿یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ﴾ ''اے عیسیٰ میں ہی تجھ کو وفات دینے والا ہوں'' نہ کوئی غیر اور پھر ﴿وَرَافِعُکَ﴾ سے تسلی بخشی بلاغت کا یہی مقتضی ہے کہ موافق حال مخاطب کے کلام چلایا جائے اور اگر ''ساتوفک'' فرماتے تو مطابق حال مخاطب کے نہ ہوتا کیونکہ فعل مضارع فقط حدوث فعل ''توفی'' سے خبر دیتا ہے بخلاف صیغہ اسم فاعل ''متوفی'' کے کہ مزید براں صفت مختصہ پر حسب محاورہ دلالت کرتا ہے۔ یعنی تمہارا وفات دینا میرا ہی کام اور صفت ہے۔ مثلاً یہ قول کہ میں ہی تجھ کو دوں گا اور یہ قول کہ میں ہی تیرا دینے والا ہوں، دونوں میں فرق ہے کیونکہ قول اوّل فقط وعدہ دینے پر مشتمل ہے اور دوسرا مزید براں افادہ اس مضمون پر مشتمل ہے کہ دینا تمہیں میرا ہی کام ہے۔

الغرض ﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ﴾ سے جو اطمینان اور تسلی مستفاد ہوتی ہے وہ اور صیغوں سے نہیں ہوتی اور ایسا ہی یہود کا کہنا ﴿اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ﴾ یعنی ''تحقیق ہم نے ہی قتل کیا ہے مسیح کو جو کہ عیسیٰ ہے بیٹا مریم کا اور وہ جو رسول ہے اللہ تعالیٰ کا''۔ سمجھو کہ ﴿اِنَّا قَتَلْنَا﴾ مفید حصر ہے جو ان کے زعم کے مطابق ان کے فخر اور تکبر کا باعث ہے یعنی اتنا بڑا کام کہ قتل ہے یہ ہم ہی سے ہوا ہے نہ کسی دوسرے سے ولہٰذا خالی فعل ''قتلنا'' پر بس نہ کی اور پھر ''قتلنا'' کے مفعول کو معرا اور سادہ ذکر نہ کیا بلکہ موصوف کر کے۔ اور ﴿اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ﴾ پر اکتفا نہ کیا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ مناط افترا اور موجب خوشی ان کا فقط صدور فعل یعنی قتل ہی نہیں بلکہ قتل شخص خاص کا جو موصوف برسالت خداوندی ہے۔ پس باری تعالیٰ نے اس کی تردید اور تکذیب کے لیے فرمادیا ﴿وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَہُمْ﴾ ماہر ذہین پر پوشیدہ نہ رہے گا کہ اس آیت نفی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مناط بھی اسی نسبت وقوع پر ہے۔ یعنی مسیح کو انہوں نے قتل نہیں کیا نہ نسبت صدوری پر یعنی صدور نفس قتل پر۔

پس دفع ہوگیا مرزا کا کہنا ''ازالۂ اوہام'' میں **وماقتلوہ وما صلبوہ.** کے متعلق جو بیان لکھا ہے کیونکہ اس نے مناط تردید کا نسبت صدوری کو سمجھا ہے نیز آیات مذکورہ کی تفسیر میں روایات ان لوگوں سے لی ہیں جن کی تکذیب اور تضلیل قرآن شریف انہیں آیات سے فرما رہا ہے۔

سوال: بیضاوی، تفسیر کبیر، تفسیر ابن کثیر، معالم التنزیل، کشاف وغیرہ نے ''**توفی**'' سے معنی موت کے لیے ہیں جیسا کہ مرزا نے ''ازالۂ اوہام'' صفحہ ۳۴۱ میں استشہاد ذکر کیا ہے۔

جواب: مشتی نمونہ خروارے یہ استشہاد مرزا کا ویسا ہی ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس کی تفسیر سے کیا تھا اور آخر کار اس سے فرار در فرار کیا اس دھوکے کا بیان بھی عرض کیا جاتا ہے کہ ان سب تفاسیر کے ملاحظہ کرنے سے یہ چالاکی مرزا کی بھی معلوم ہو جائے گی۔ ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ سب صاحب مفسرین آیت ﴿**بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ**﴾ کے حکم کو زیر نظر رکھ کر ﴿**اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ**﴾ کے معنی میں دو مسلک اختیار کرتے ہیں۔

ایک تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یعنی تقدیم تاخیر بر تقدیر ثبوت ارادۂ معنی ''**ممیتک**'' کے لفظ ﴿**مُتَوَفِّیْکَ**﴾ سے مطلب یہ ہوا اس مسلک پر ''اے عیسیٰ میں تجھے بالفعل اٹھانے والا ہوں اور بعد نزول تجھے مارنے والا ہوں''۔

دوسرا لفظ ﴿**مُتَوَفِّیْکَ**﴾ سے معنی قبض اور رفع کے لینا۔ اور اس بنا پر یہ مطلب ہوا کہ ''اے عیسیٰ میں تجھے پکڑنے والا ہوں اور اٹھانے والا ہوں۔'' اور بعض مثل صاحب کشاف کے ﴿**مُتَوَفِّیْکَ**﴾ کو کنایہ ٹھہراتے ہیں عصمت اور بچا لینے سے۔ اور اس بنا پر یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مطلب ہوا کہ ''اے عیسیٰ میں تجھے یہود کی ایذاء سے بچانے والا ہوں''۔ پس مرزا نے قول باری تعالیٰ ''**ممیتک**'' کو جو تفسیر معنی کنائی کے ضمن میں صاحب کشاف کے قول میں واقع ہے معنی ''**متوفیک**'' کا سمجھ لیا ہے اور یہ خیال نہ کیا کہ اس احتمال کو یعنی ﴿مُتَوَفِّیْکَ﴾ سے معنی ''**ممیتک**'' لینے کو تو خود صاحب کشاف بعد اس کے تضعیف کر رہا ہے اور عبارت کشاف کی یہ ہے۔ ﴿مُتَوَفِّیْکَ﴾ **ای مستوفی اجلک ومعناہ انی عاصمک من ان یقتلک الکفار ومؤخرک الی اجل کتبتہ لک وممیتک حتف انفک لاقتلا بایدیھم ﴿وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾ الی سمائی ومقرملائکتی ﴿وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا﴾ من سوء جوارھم وخبث صحبتھم وقیل ﴿مُتَوَفِّیْکَ﴾ قابضک من الارض من توفیت ما لی علی فلان اذا استوفیتہ وقیل ممیتک فی وقتک بعد النزول من السماء ورافعک الآن وقیل متوفی نفسک بالنوم من قولہ ﴿وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا﴾ ﴿وَرَافِعُکَ﴾ وانت نائم حتی لایلحقک خوف وتستیقظ وانت فی السماء.** اھ۔

اب عرض ہے کہ رفع جسمی کا چونکہ قولہ تعالیٰ ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ﴾ سے صراحۃً اور ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ.....الخ﴾ اور ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ اور احادیث صحیحہ متواترہ سے التزاماً ثابت اور مومن بہ اہل اسلام کا سلف سے خلف تک ہو چکا اور بظاہر آیت ﴿یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾ منافی اس کے معلوم ہوتی تھی کیونکہ مفاد اس آیت کا یہ نکلتا ہے کہ ''اے عیسیٰ میں تجھ کو مار کر بعد ازاں اٹھانے والا ہوں'' لہٰذا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رفع منافات یوں فرمائی کہ آیت میں تقدیم وتاخیر کا قول کیا یعنی ''اے عیسیٰ میں تجھ کو اول اٹھانے والا ہوں آسمان کی طرف اور بعد ازاں نازل کر کے زمین پر تجھ کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مارنے والا ہوں'' اور باقی مفسرین کسی نے تو ''**توفی**'' سے معنی قبض کے لیے اور کسی نے نیند کے۔ سب کا مقصود یہی تھا کہ یہ آیت مخالف نہ ہو اس نص ﴿**بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ**﴾ کے۔ جس کا مدلول آنحضرت ﷺ سے بوضاحت تامہ استلزاماً بیان ہو چکا ہے'' صاحب کشاف'' نے ان سب مسالک کو ضعیف سمجھ کر حتی کہ ''**ممیتک**'' کو بھی جیسا کہ **قیل ممیتک فی وقتک**.....الخ سے تمریض اور تضعیف اس کی ظاہر ہے ایک اور راستہ لیا۔ وہ کیا ''**انی متوفیک**'' کنایہ ہے **عاصمک** سے۔ یعنی میں'' تمہارا بچانے والا ہوں شر یہود سے''۔ کیونکہ استیفاء اجل اور عصمت لازم ہیں ''**توفی**'' کو بعد ملاحظہ حصر کے جو مستفاد ہے ضمیر متکلم کے مسند الیہ اور مشتق کے مسند بنانے سے یعنی جب اللہ ہی انکا مارنے والا ہے بغیر مداخلت یہود اور ان کی ایذاء کے تو ضرور معنی استیفاء اجل اور عصمت کے متحقق ہوں گے۔ اس معنی کنائی کی تشریح میں'' صاحب کشاف'' نے **ومعناہ انی عاصمک** ذکر کیا۔

اب قول اس کا **وممیتک حتف انفک** یہ معنی کنائی کے ضمن میں داخل ہوا نہ یہ کہ مراد **متوفیک** سے **ممیتک** ہے۔ اس کی تو خود'' صاحب کشاف'' **وقیل ممیتک فی وقتک**.....الخ سے تضعیف کر رہا ہے اور وجہ تضعیف کی یہ ہے کہ استیفاء اجل بسبب مشتمل ہونے اس کے تاخیر اجل پر منافی حیات اور مسیح کے آسمان پر زندگی کرنے کا نہیں ہے بخلاف ''**ممیتک**'' کے کہ بغیر انضمام قیود خارجہ عن المدلول کے یعنی **الآن** اور **بعد النزول** دفع منافاۃ میں مفید نہ ہوگا۔

پس معنی اس بناء پر بھی یہ ہوئے کہ ''اے عیسیٰ میں ہی تجھ کو بچانے والا ہوں کفار کے ہاتھ سے تا تمام ہونے تیری عمر کے اور بعد ازاں میں تجھ کو تیری طبعی موت سے مارنے والا ہوں بعد نزول کہ آسمان سے اور بعد قتل کرنے دجال کے''۔ ''**متوفیک**'' کا لفظ کچھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی بات کی خواہش نہیں کرتا کہ جس وقت **متوفیک** فرمایا گیا اسی وقت میں عیسیٰ علیہ السلام کو وفات دے دیتا بلکہ اگر بعد دو ہزار، چار ہزار، دس ہزار، لاکھ برس کے ہو تو بھی ''**متوفیک**'' کے معنی صادق آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں فرمایا کہ **یعیسیٰ انی متوفیک الان اوبعد سنة وغیر ذلک** اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں فرمایا کہ ''اے عیسیٰ میں تجھ کو مارنے والا اب یا دس دن یا برس سو برس کے بعد''، بلکہ مطلق فرمایا۔ پس جب اللہ تعالیٰ ان کو مارے گا۔ ''**انی متوفیک**'' صادق ہو جائے گا، اور یہ بات تو خوب ظاہر ہے ہر شخص جان سکتا ہے۔ اگرچہ مصنف کو اس تقریر سے کفایت ہے مگر تائید اور تاکید اور تجدید فوائد کے لیے ایک اور تفسیر سے بھی بیان کیا جاتا ہے۔ ﴿**وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ**﴾

نقل از تفسیر کبیر الامام الرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ **قال اللہ تعالیٰ ﴿يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا.....الخ﴾ المسئلة الاولی اعترفوا بان اللہ تعالیٰ شرف عیسیٰ فی هذه الاية بصفات. (الصفةالاولی)﴿اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ﴾ونظيره قوله تعالیٰ حكاية عنه﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ﴾واختلف اهل التاويل فی هاتين الآيتين علی طريقين.(احدهما) اجراء الاية علی ظاهره من غيرتقديم ولاتاخيرفيها.(والثانی)فرض التقديم والتاخيرفيها اما الطريق الاول فبيانه من وجوه الاول معنی قوله تعالیٰ﴿اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ﴾ای انی متم عمرک فحينئذ اتوفاک فلا اتركهم حتی يقتلوک بل انا رافعک الی سمائی ومقربک بملائكتی واصونک عن ان يتمكنوا من قتلک.**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وھذا تاویل حسن۔ (اقول) لانه لیس فیه دلالة علی الوفاة بمعنی الموت واتمام العمر وقت الرفع بل فیه اظهار ان الرفع قبل اتمام العمروھذا لایخفی علی اولی النهی (الوجه الثانی) ﴿مُتَوَفِّیْکَ﴾ ای "ممیتک"وھو مروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ومحمد بن اسحاق قالوا والمقصود ان لایصل اعداؤہ من الیهود والی قتله ثم انه بعد ذلک اکرمه بان رفعه الی السماء ثم اختلفوا فی هذا الوجه علی وجهین.(احد هما) قال وهب توفی ثلاث ساعات من النهار ثم رفع ای بعد احیائه (وثانیها) قال محمد بن اسحٰق توفی سبع ساعات من النهار ثم احیاه اللہ تعالیٰ ورفعه الیه ومن الوجوه فی تاویل الآیة ان الواو فی قوله ﴿مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾لاتفید الترتیب فالآیة تدل علی انه تعالیٰ یفعل به هذه الافعال فاما کیف یفعل ومتی یفعل فالامرفیه موقوف علی الدلیل وقد ثبت بالدلیل انه حی و ورد الخبرعن النبی ﷺ انه سینزل ویقتل الدجال ثم انه تعالیٰ یتوفاه بعد ذلک۔

غرض کہ نفس واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سچا ہے کہ ایسا ہوگا باقی یہ کہ کیسا ہوگا اور کب؟ یہ بطرف پروردگار کے اس روایت کے بموجب سپرد کیا جائے اور اس کی تفصیل سے بحث نہ کی جائے بہت ایسی باتیں ہیں کہ ان کا ہونا حق ہوتا ہے اور وجوہ کیفیت اور تعیین زمان ومکان واسم میں احتمال اور اختلاف ہوجایا کرتا ہے۔ جیسے کہ "عینی" جلد ساتویں صفحہ ۳۱۷ میں ہے کہ ہابیل کا قاتل آدم علیہ السلام کا بیٹا تو ہے مگر اس کے نام میں اختلاف ہے کہ قابیل ہے یا کہ قین بن آدم علیہ السلام یا کہ قائن بن آدم۔ اور ایسا ہی قتل کرنے کے سبب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں بھی اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ قابیل کے ساتھ کے بطن کی ہمشیرہ جس کا نام اقلیمیا یا اقلیما تھا وہ ہابیل کو شادی ہوگئی اور ہابیل کے ساتھ کے بطن والی ہمشیرہ اس کی جس کا نام لیوذ ایا دیما یا لبوار تھا وہ قابیل کو شادی ہوگئی اور اس وقت اس قدر جائز تھا بسبب ضرروت کے کہ ایک بطن کی لڑکی دوسرے بطن کے لڑکے کو شادی ہو جاتی تھی کیونکہ دنیا میں اور کوئی عورت اور مرد نہ تھا۔

اور بعض نے کہا کہ یہ بہن اور بھائی کا نکاح ہونا آدم علیہ السلام کی اولاد میں غلط بات ہے بلکہ اصل یہ ہے کہ جیسا کہ حکایت[1] کیا ثعلبی نے معاویہ بن عمار سے کہ میں نے سوال کیا صادق رحمہ اللہ سے اس بات کا کہ کیا حضرت آدم علیہ السلام اپنی بیٹی کا نکاح اپنے بیٹے سے کیا کرتے تھے؟ اس نے کہا کہ پناہ ہے اللہ تعالیٰ کی اس بات سے وہ بلکہ ایسا ہوا کہ جب آدم علیہ السلام اترے طرف زمین کی تو اماں حوا کے ایک بیٹی پیدا ہوئی اس کا نام رکھا 'عناق' اور اسی نے سب سے اوّل زمین پر بغاوت اور بدکاری اور گناہ شروع کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس پر ایسا کوئی مقرر کر دیا جس نے اس کو قتل کر ڈالا۔ پھر اس کے بعد قابیل پیدا ہوا جب وہ جوان ہوا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دی ایک عورت جنیہ قوم جن میں سے اس کا نام 'حمامہ' تھا۔ پس آدم علیہ السلام نے بحکم پروردگار قابیل سے اس کا نکاح کر دیا اور جب ہابیل جوان ہوا تو اس کے لیے جنت سے حور آئی نام اس کا بذلہ تھا۔ پس بحکم پروردگار اس کا نکاح

---

[1] یہ روایت باطل ہے اور ثعلبی حاطب اللیل نص قرآن عظیم اس کے بطلان پر شاہد ہے کہ ﴿خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا﴾ "تمہیں ایک جان (آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا اور اس کا جوڑا (حضرت حوا) اسی سے بنایا"۔ صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت حوا حضرت آدم علیہما السلام کی بائیں پسلی سے بنائی گئیں تو ہر طرح سلسلۂ تخلیق بنی آدم صرف سیدنا آدم علیہ السلام پر منتہی ہوا۔ جیسا کہ فرمایا کہ تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا اور یوں بنی آدم کا نسب مادری جنیہ یا حور سے جائے گا تو دو جانوں سے تخلیق ہو جائے گی نہ صرف ایک سے۔ ۱۲ منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہابیل سے کر دیا۔ پس قابیل خفا ہوا آدم علیہ السلام پر اور کہا کہ میں ہابیل سے عمر میں بڑا ہوں اور میں اس سے بہتر ہوں پس میرا نکاح 'بذلہ' کے ساتھ کیوں نہ کیا؟ جو کہ جنت کی حور ہے۔ کہا آدم علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ایسا ہی تھا پس تم دونوں قربانی کرو کہ کس کی قربانی اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے دیکھا جائے۔

پس بعض نے کہا کہ قابیل کے قتل کرنے کا سبب ہابیل کو یہ تھا کہ اس کی ہمشیرہ اقلیما سے جو خوبصورت تھی ہابیل کا نکاح ہوگیا تھا۔ پس آسمان سے سفید آگ نے آکر ہابیل کی قربانی کو جلا دیا اور کھالیا اور یہ قبول ہونے قربانی کی نشانی تھی اور قابیل کی قربانی کو نہ جلایا اور نہ کھایا۔ پس قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا۔ اور بعض نے کہا کہ وجہ حسد کی دوسری بات ہے یعنی ہابیل کو جنت کی حور مل گئی تھی اور اس کو 'جنیہ' عورت ملی تھی۔ اور ایسا ہی اختلاف ہے اس میں کہ وہ قربانی ان دونوں کی کس جگہ میں ہوئی تھی؟ اکثر علماء کہتے ہیں کہ ہندوستان میں ہوئی۔ بعض کہتے ہیں منیٰ کے پہاڑ میں ہوئی تھی اور بعض اور جگہ بتاتے ہیں۔ اور ایسا ہی اختلاف ہے اس میں کہ کس طریقہ سے ہابیل کو مارا؟ ابن جریج نے کہا کہ قابیل اسی فکر میں تھا کہ سو گیا اور شیطان ایک صورت بن کر آیا اور اس نے ایک پرندہ پکڑ کر ایک پتھر پر اس کا سر رکھا اور دوسرے پتھر سے اس کو ریزہ ریزہ کر ڈالا۔ پس قابیل نے ہابیل کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پتھر مار کر مار ڈالا۔

اور مجاہد سے روایت ہے کہ سخت ڈھیلوں سے یعنی مٹی کے کلوخ سے سر اس کا کچل ڈالا۔ اور ربیع سے روایت ہے کہ دھوکا دے کر اس کو قتل کر دیا۔ اور بعض نے کہا کہ اس کا گلا گھونٹ ڈالا۔ اور بعض نے کہا کہ اس کو لوہے کے ساتھ قتل کر ڈالا۔ اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ کس جگہ پر اس کو قتل کیا؟ پس ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبل ثور پر قتل کیا۔ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بصرہ کی جامع مسجد میں۔ اور امام طبری سے روایت ہے کہ حراء کی وادی میں۔ اور مسعودی سے روایت ہے کہ دمشق میں۔ اور ایسا ہی کہا ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں جس میں دمشق کا بیان ہے پس کہا کہ قابیل باہر رہا کرتا تھا 'باب جابیہ' سے اور اس نے قتل کیا اپنے برادر کو جبل قاسیون پر نزدیک 'مغارۃ الدم' کے۔ اور کہا حضرت کعب نے کہ جو خون قاسیون کے پہاڑ پر ہے وہ خون آدم علیہ السلام کے بیٹے ہابیل کا ہے۔

اور کہا ابن جوزی کے پوتے نے کہ عجب ہے ان اقوال سے اور حالانکہ متفق ہیں تواریخ اور صحابہ اور انبیاء علیہم السلام کے حالات بیان کرنے والے لوگ اس بات پر کہ یہ قتل کا واقعہ ہندوستان میں ہوا ہے۔ اور قابیل نے غنیمت جانا کہ میرا باپ مکہ میں ہے۔ پس ہند میں اس کو قتل کر ڈالا اور جبل ثور اور حراء پر اس کو کون لایا وہ دونوں پہاڑ تو مکہ میں ہیں اور بصرہ شہر کی تو خود اس وقت بنیاد تک بھی نہ تھی اور کہاں تھا ہند اور دمشق اور باب جابیہ؟ اے میرے پروردگار میں ایسی باتوں سے پناہ مانگتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ روایت ہے ابن عباس سے کہ قتل کیا ہے اس نے ہابیل کو جبل 'نوذ با' پر ہند میں اور یہی قول صحیح ہے۔ اھی

(مانی العینی للامام بدرالدین علی البخاری، جلد ۷)

خیال کرو کہ واقعہ سچا مگر اس کے اسباب و وجوہ میں کس قدر خلاف ہے۔ پس ایسا ہی عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ کہ ضرور نازل ہوں گے زمین پر اور مریں گے۔ مگر کس طور پر اور کب؟ سو اس کی بحث ضروری نہیں ہے۔ یہ بیان اس وجہ تاویل میں تھا کہ آیت کریمہ میں ترتیب مفید نہ مانی جائے۔ **ومنها فی التاویل ما قاله ابوبکر الوسطی وهوان المراد ﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ﴾ عن شهواتک وحظوظ نفسک. ثم قال**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾وذلک لان من لم یصرفانیا عما سوی اللہ لایکون له وصول الی مقام معرفة اللّٰه تعالیٰ وایضا فعیسٰی لما رفع الی السماء صار حاله کحال الملئکة فی زوال الشهوة والغضب والاخلاق الذمیمة ومنها ان التوفی اخذ الشئ وافیا ولما علم اللہ ان من الناس من یخطر بباله ان الذی رفع اللہ هو روحه لاجسده کما زعمت النصاری ان المسیح رفع لاهوته یعنی روحه وبقی فی الارض ناسوته یعنی جسده فرداللہ علیهم بقوله﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾

جیسا کہ صفحہ ۴۷۳، طبع مصر تفسیر کبیر، جلد ۳ میں ہے۔ ﴿فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ﴾والمرادمنه وفاة الرفع الی السماء من قوله ﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾اورجیسا کہ تفسیر خازن جزءاول صفحہ ۵۰۹ میں ہے۔ ﴿فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ﴾ یعنی فلمارفعتنی الی السماء فالمراد به وفاة الرفع لاالموت فذکر هذا الکلام لیدل علی انه علیه الصلوٰة والسلام رفع بتمامه الی السماء بروحه وجسده ویدل علی صحة هذا التاویل﴿وَمَایَضُرُّوْنَکَ مِنْ شَیْءٍ﴾ومنها﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ﴾ای اجعلک کالمتوفی لانه اذا رفع الی السماء وانقطع خبره واثره عن الارض کان کالمتوفی واطلاق اسم الشئ علی مایشابه فی اکثر خواصه وصفاته جائز حسن ومنها ان التوفی هو القبض یقال وفانی فلان دراهمی واوفانی وتوفیتها منه کما یقال سلم فلان دراهمی الی وتسلمتها منه. وقد یکون ایضا توفی بمعنی استوفی وعلی کلا الاحتمالین کان اخراجه من الارض واصعاده الی السماء توفیاله. فان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قیل فعلی هذا الوجه کان التوفی عین الرفع الیه فیصیر قوله﴿وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾ تکرار قلنا فی متوفیک یدل علی حصول التوفی وهوجنس تحته انواع ولم یکن تکراربعضها بالموت وبعضها بالاصعاد الی السماء فلما قال بعد﴿وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾ کان هذا تعیینا للنوع ولم یکن تکرار.

ومنها ان یقدر فیهاحذف المضاف والتقدیر متوفی عملک بمعنی مستوفی عملک﴿وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾ای ورافع عملک الی وهوکقوله تعالٰی ﴿اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ﴾والمراد من هذا الایة انه تعالٰی بشره بقبول طاعته واعماله وعرفه ان مایصل الیه من المتاعب والمشاق فی تمشیة دینه واظهار شریعة من الاعداء فهو لایضیع اجره ولایهدم ثوابه. ومنها المراد من التوفی النوم ومنه قوله عزوجل ﴿اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا﴾فجعل النوم وفاة وکان عیسی علیہ السلام قد نام فرفعه الله وهو نائم لئلا یلحقه خوف فمعنی الایة انی منیمک ورافعک الی فهذه الوجوه المذکورة علی قول من یجری الایة علی ظاهرها الطریق الثانی وهو قول من قال لابد فی الایة من تقدیم وتاخیره تقدیره انی رافعک الی ومطهرک من الذین کفروا ومتوفیک بعد انزلک الی الارض وقیل بعضهم هل تجد نزول عیسیٰ الی الارض فی القرآن قال نعم قوله تعالیٰ﴿وَکَهْلاً﴾وذلک لانه لم یکتهل فی الدنیا وانما معناه وکهلا بعد نزوله من السماء ومثله من التقدیم التاخیر کثیر فی القرآن.واعلم الوجوه الکثیرة التی قدمنا ها تغنی عن التزام مخالفة الظاهر.والله اعلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصفة الثانية من الصفات التی ذکرهاالله تعالیٰ یعیسیٰ علیہ السلام قوله ﴿وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾والمشبهة یتمسکون بهذه الایة فی اثبات المکان لله تعالیٰ وانه تعالیٰ فی السماء وقدد للنافی المواضع الکثیرة من هذا الکتاب بالدلائل القاطعة علی انه یمتنع کونه تعالیٰ فی المکان فوجب حمل اللفظ علی التاویل وهو من وجوه :

(الاول) ان المراد الی محل کرامتی وجعل ذلک رفعا الیه للتفخیم والتعظیم ومثله قوله "انی ذاهب الی ربی" وانما ذهب ابراهیم علیہ السلام من العراق الی الشام. وقد یقول السلطان ارفعوا هذا الامر الی القاضی. وقد یسمی الحاج زوارالله تعالیٰ ویسمی المجاورون جیران الله والمراد من کل ذلک التفخیم والتعظیم فکذا ههنا

(الوجه الثانی)فی التاویل ان یکون قوله﴿وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾معناه انه یرفع الی مکان لایملک الحکم علیه فیه غیرالله لان فی الارض قد یتولی الخلق انواع الاحکام. فاما السموت فلاحاکم هناک فی الحقیقة وفی الظاهرالاالله تعالیٰ

(الوجه الثالث)ان بتقدیر القول بان الله فی مکان لم یکن ارتفاع عیسیٰ الی ذلک سببا لانتفاعه وفرحه بل انما ینتفع بذلک.لووجد هناک مطلوبه من الثواب والروح والراحة والریحان فعلی کلا القولین لابدمن حمل اللفظ علی ان المراد ورافعک الی محل ثوابک ومجازا تک. واذا کان لابد من اضمارما ذکرناه لم یبق فی الایة دلالة علی اثبات المکان اللّٰه تعالیٰ. وبقی من مباحث هذه الایة موضع مشکل.وهو ان نص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

القرآن دل علی انه تعالیٰ حین رافعه القٰی شبهه علی غیره علی ماقال﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَاصَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾والاخبارایضا واردة بذلک الا ان الروایات اختلفت. فتارة یروی ان الله تعالٰی القی شبهه علی بعض الاعداء الذین دلوالیهود علی مکانه حتی قتلوه وصلبوه.وتارة یروی انه علیه الصلوة والسلام رغب بعض خواص اصحابه فی ان یلقی مشبه علیه حتی یقتل مکانه وبالجملة فکیف ماکان ففی القاء شبهه علی الغیر اشکالات.

الاشکال الاول:انا لوجوزنا القاء شبه انسان علٰی انسان آخرلزم السفسطة. فانی اذارأیت ولدی ثم رأیته **ثانیا** فحینئذا جوز ان یکون هذا الذی رایته ثانیا لیس بولدی بل هو انسان القی شبه علیه وحینئذ یرتفع الامان عن المحسوسات وایضا فالصحابة الذین رأوا محمد ﷺ یامرهم وینهاهم وجب ان لا یعرفوا انه محمد لاحتمال انه القی شبهه علٰی غیره وذلک یفضی الی سقوط الشرائع وایضاً فمدار الامر فی الاخبار المتواترة علٰی ان یکون المخبر الاول انما اخبر عن المحسوس فاذا جاز وقوع الغلط فی المبصرات کان سقوط خبرالتواتر اولی وبالجملة ففتح هذا الباب اوله سفسطة وآخره ابطال النبوات بالکلیة۔

والاشکال الثانی:وهو ان اللّٰه تعالیٰ کان قد امر جبرئیل علیہ السلام بان یکون معه[1] فی اکثرالاحوال هکذا قاله المفسرون فی تفسیرقوله تعالیٰ ﴿اِذْ اَیَّدْتُّکَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ﴾ ثم ان طرف جناح واحد من اجنحة جبرئیل علیہ السلام کان یکفی العالم من البشر فکیف لم یکف فی

[1] وقال بعض المفسرین کان معه لازمافی جمیع الاحوال رفع مع عیسٰی علیہ السلام الی السماء کما فی التفسیر الحسینی والعزیزی والمظهری والمعالم وابن کثیر دفع البیان ۲ ا منه حفظه ربه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منع اولئک الیهود عنه. وایضاً انه علیہ السلام لما کان قادراً علی احیاء الموتی ﴿وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ﴾ فیکف لم یقدر علی امانة اولئک الیهود الذین قصدوه بالسوء وعلی اسقامهم والقاء الزمانة والفلج علیهم حتی یصیر واعاجزین عن التعرض له.

والاشکال الثالث:انه تعالیٰ کان قادرا علی تخلیصه من اولئک الاعداء بان یرفعه الی السماء فما الفائدة فی القاء شبه علی غیره بل فیه الالقاء مسکین فی القتل من غیرفائدة الیه.

والاشکال الرابع: انه اذا لقی شبه علی غیره ثم انه رفع بعد ذلک الی السماء. فالقوم اعتقدوا فیه انه هو عیسٰی مع انه ماکان عیسٰی فهذا کان القاء لهم فی الجهل والتلبیس وهذالایلیق بحکمة اللّٰه تعالیٰ.

والاشکال الخامس:ان النصاریٰ علی کثرتهم فی مشارق الارض ومغاربها وشدة محبتهم للمسیح علیہ السلام وغلوهم فی امره اخبروا انهم شاهدوه مقتولا مصلوبا فلوانکرنا ذلک کان طعنا فیما ثبت بالتواتر.والطعن فی التواتر یوجب الطعن فی نبوة محمد ﷺ ونبوة عیسٰی علیہ السلام بل فی وجودهما ووجود سائر الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام وکل ذلک باطل.

والاشکال السادس: انه ثبت بالتواتر ان المصلوب بقی حیا زماناطویلا فلو لم یکن ذلک عیسٰی بل کان غیره لاظهر الجزع ولقال انی لست بعیسٰی بل انما انا غیره ولبالغ فی تعریف هذا المعنی ولوذکر ذلک لاشتهر عند الخلق هذا لمعنی فلما لم یوجد شی من هذا علمنا ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیس الامر علی ماذکر تم فهذا جملة مافی الموضع من السوالات.

والجواب عن الاول: ان کل من اثبت القادرالمختار سلم انه تعالٰی قادر علی ان یخلق انساناً آخر علی صورة زید مثلاً ثم ان هذا التصویر لایوجب الشک المذکور فکذاالقول فیما ذکرتم.

والجواب عن الثانی: ان جبریل علیہ السلام لودفع الاعداء عنه اواقدر الله تعالٰی عیسٰی علیہ السلام علی دفع الاعداء عن نفسه لبلغت معجزته الی حدالالجاء وذلک غیر جائز

وهذا هوالجواب عن الاشکال الثالث: فانه تعالٰی لورفعه الی السماء ومالقی شبهه علی الغیر لبلغت تلک المعجزة الی حد الا لجاء .

والجواب عن الرابع: ان تلامذة عیسٰی کانوا حاضرین وکانوا عالمین بکیفیة الواقعة وهم کانوا یزیلون ذلک التلبیس.

والجواب عن الخامس: ان الحاضرین فی ذلک الوقت کانوا قلیلین ودخول الشبهة علی الجمع القلیل جائز والتواتر اذا انتهی فی آخر الامر الی الجمع قلیل لم یکن مفیدا للعلم.

والجواب عن السادس: ان بتقدیر ان یکون الذی القی شبه عیسٰی علیہ السلام علیه کان مسلما وقبل ذلک عن عیسٰی علیہ السلام جائز ان یسکت عن تعریف حقیقة الحال فی تلک الوقعة لیثبت العزم والصبر علی البلاء. وکذلک العزم علی الصبر والکف عن اظهار المحن من طریقة الکبراء من محبی الله تعالٰی وبعید بل ابعد عن شکایة الله لدی العباد ولیس فیه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نفع للشاکی.وبالجملة فالاسئلة التی ذکروها امور تتطرق الاحتمالات الیها من بعض الوجوه ولما ثبت بالمعجز القاطع صدق محمد ﷺ فی کل مااخبرعنه امتنع صیرورة. هذه الاسئلة المحتملة معارضة للنص القاطع واللّٰه ولی الهدایة انتهی.مافی التفسیر مفاتیح الغیب للامام الرازی مخلوطا معانی بعض المواضع.

وانا الفقیر الحقیر اقول: فی تمته الجواب عن الاشکال الخامس ان ادعاء هم قتل عیسٰی علیہ السلام وصلبهم ایاه واثباته بالتواتر وانتهاء التواتر الی امر محسوس وهوالقتل والصلب فی حق عیسٰی علیہ السلام ادعاء مجرد واشتباه وهمی ناش من الاجتماع علی حمیة قومیة ونصرة دینیة وتحفظ مسلکی کما ادعی الشیعة تواتر نص جلی من حضرة الرسالة علی خلافة امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب یوم غدیرخم مع انه لم یثبت باخبارالاحاد ایضاً فضلاً عن المشاهیر فضلاً عن المتواترعلی ان التجربة والتواتر من قوم لایکون حجة ملزمة علی قوم آخرما لم یصل الیهم علی ذلک النمط کما تقرر فی موضعه ولمنع هذا التواتر وجوه :

(الاول) ان من شرائط التواتر وجود هذا المبلغ المحیل للکذب فی کل طبقة ولذا قالوا له اولهٗ کاخره واوسطه کطرفیه ووقت حدوث تلک الواقعة لم یتجاوز عدد المخبرین سبعة انفار الذین دخلوا علیه وزعموا انهم صلبوه کانوا ستة اوسبعة والغالب فی هذا العدد عدم بلوغهم حد العلم والقطع بخبرهم.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(والثانی) ان دعوی اهل الاسلام لیس نفی مطلق المصلوبیة والمقتولیة بل مدعاهم ان المصلوب هومن صور علی صورة عیسٰی علیہ السلام فی اللون والشکل وتوجه لانفس جثة المقدسة ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ﴾ والثابت بالتواتر لو سلم مصلوبیة من هو علی صورته وهو کلی یصدق علیه وعلی غیره فهوغیر مضر لنا لان الدلیل اعم من دعواهم فلا یتم التقریب فمبنی الامر علی غلط الحس اوعلی عدم تمیزه اوعلی عجزه وکلاله عن ادراک التشخص الواقعی وهذا واقع کثیر فی المتشابهات کما یورده اهل المعقول فی نقض الکلیة ببدلیة البیضات.

(والثالث) انه قد انقطع عرق الیهود فی عهد بخت نصرفانه قتلهم واعدم عن الارض بذرهم وکسراصنامهم فلم یبق الا واحد بعد واحد غیر بالغ حد التواتروکان ملکا قبل البغتة قابضاً لمشارق الارض ومغاربها فانقطعت الطبقة الوسطی فلایصدق حدالتواتر علی قولهم ﴿اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ﴾.

(والرابع) ان من شرائط التواتر ان لایکون معارضالامر قطعی وهو قول الله تبارک وتعالٰی ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بذلک مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ﴾ انتخبت هذا من کلام الفاضل محمد حسن السنبهلی من تعلیقاته علی العقائد السعد التفتازانی مزیدا منا بمواضع للایضاح.

تفسیر خازن میں سورہ یٰسین شریف کے اس قول پاک پر ہے ﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَثَلاً اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ اِذْجَاءَ هَا الْمُرْسَلُوْنَ﴾ آخر آیت تک ایک قصہ طول طویل اس آیت کریمہ کے متعلق ذکر کیا اور آخر میں کہا کہ کھل گئے دروازے آسمانوں کے اور دیکھا میں نے ایک جوان خوبصورت ان تینوں شمعوں اور دو قاصدوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کر رہا ہے..... الخ اس جوان سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ کیونکہ اوّل قصہ میں عیسیٰ علیہ السلام ہی کا ذکر ہے۔ پورا قصہ دیکھنے سے اشتباہ نہیں رہتا۔

دلیل: جانے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان پر۔ حضرت شیخ امام اجل ابونصر محمد بن عبدالرحمٰن ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مستطاب سبعیات میں فرمایا ہے کہ ''یوم السبت'' یعنی سنیچر کے روز سات شخص نے ساتھ شخصوں کے ساتھ مکر کیا ہے نوح علیہ السلام سے ان کی قوم کا مکر، صالح علیہ السلام سے ان کی قوم کا مکر، یوسف علیہ السلام سے ان کے بھائیوں کا مکر، موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم کا مکر، عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کا مکر ان سے، قریش کے سرداروں کا مکر رسول اللہ ﷺ سے، بنی اسرائیل کا مکر پروردگار کے منع کرنے کے ساتھ شکار کرنے سے، بروز ہفتہ کے یعنی شنبہ کے روز اور بیان کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم کے مکر کے سبب سے پروردگار نے بواسطہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے آسمان پر بلا لیا اور عبارت اس امام اجل کی یہ ہے

اعلم ان صاحب البراق وسید یوم المیثاق ورسول الملک الخلاق لم یسم یوم السبت یوم مکر وخدیعة وانما سماه یوم المکر والخدیعة لان سبعة نفر مکروا فی هذا الیوم بسبعة نفر.

الاول قوم نوح علیہ السلام مکروا بنوح علیہ السلام قوله تعالیٰ ﴿وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا.....الایة﴾ "فاستحقوا الطوفان والمحنة قوله تعالیٰ ﴿فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ.....الایة﴾ الثانی قوم صالح علیہ السلام مکروا بصالح علیہ السلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قوله تعالیٰ﴿وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ﴾ الثالث اخوة يوسف عليه السلام مكروا بيوسف عليه السلام قوله تعالیٰ ﴿فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا﴾ الرابع قوم موسیٰ عليه السلام مكروا بموسیٰ عليه السلام قوله تعالیٰ ﴿فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا﴾الخامس قوم عيسیٰ عليه السلام مكروا بعيسیٰ ﴿وَمَكَرُوْا مَكْرَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ﴾ السادس صناديد قريش مكرا برسول اللهﷺ قوله تعالیٰ ﴿وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا.....الاية﴾ السابع بنو اسرائيل مكروا بنهی الله تعالیٰ قوله تعالیٰ ﴿وَاسْاَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ﴾وهی ايلة التی كانت حاضرة ای مجاورة البحر بحر القلزم ﴿اِذْ يَعْدُوْنَ﴾ای يعتدون فی السبت فاستحقوا المسخ واللعنة۔

پھر دو(۲) ورق کے بعد ہر ایک قوم کے مکر کو جو تفصیلاً بیان کرنا شروع کیا تو قوم یہود کا جو مکر عیسیٰ عليه السلام سے ہوا اس کا قصہ بیان فرمایا(وقصة)ان اليهود قالوا عيسیٰ ساحر واحياؤه الموتی وغير ذلک كله من السحر فسمع عيسیٰ عليه السلام ذلک فاغتم وقال الٰهی انک اعلم بافترائم فاتهم المسخ فجعلهم الله القردة والخنازير فبلغ الخبر ملک اليهود فخاف ان يدعو عليه ايضاً فامر بقتل عيسیٰ عليه السلام فاجتمع اليهود وجاؤا الی عيسیٰ وكان فی البيت فادخلوا عليه واحداً منهم ليقتله فنزل جبرئيل عليه السلام فصعد بعيسیٰ الی السماء من سقف البيت وحول الله صورة الرجل الذی دخل عليه علی صورة عيسیٰ عليه السلام فاخذ اليهود ذلک الرجل وقتلوه فظنوا انهم قتلوا عيسیٰ عليه السلام ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ﴾ كما قال الله تعالیٰ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِلَیْہِ﴾الایۃ ویقال ان اسم الرجل الذی شبہ بعیسٰی علیہ السلام اشبوع .....الخ

مطلب یہ ہے کہ یہود کی قوم نے جو کہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ جب کہ عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا اور سخت بیماروں کو شفا دینا وغیرہ بڑے بڑے معجزے دیکھے تو یہودیوں نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام جادوگر ہے۔ پس عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے وہ یہودی خنزیر اور بندر بن گئے۔ جب یہ خبر ان کے بادشاہ کو پہنچی تو وہ ڈرا کہ شاید میرے اوپر بھی عیسیٰ علیہ السلام بددعا کریں گے۔ پس اس نے قتل کا حکم دیا اور قتل کے واسطے ایک مکان میں ان کو بند کیا۔ پس جب ایک شخص کو واسطے قتل کرنے عیسیٰ علیہ السلام کے مکان کے اندر داخل کیا۔ جس کا نام اشبوع تھا۔ اس پر عیسیٰ علیہ السلام کی صورت ڈالی گئی اور یہود نے اس کو عیسیٰ علیہ السلام جان کر قتل کر دیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو پروردگار نے آسمان پر طلب کر لیا.....الخ

دلیل: ہونے عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر عینی بخاری، جلد گیارھویں، صفحہ ۳۷۱ میں ہے **وان عیسیٰ یقتلہ بعد ان ینزل من السماء فیحکم بشریعۃ المحمدیۃ** ۔ الخ یعنی دجال کی باتوں سے ایک یہ بات ہے کہ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے، آسمان سے نازل ہونے کے بعد، پس حکم کریں گے ساتھ شریعت محمدی ﷺ کے۔

عینی بخاری نے جلد ۴، صفحہ ۵۹۸ میں حضرت ابوہریرہ کی حدیث (**ان النبی ﷺ قال یخرب الکعبہ ذوالسویقتین من الحبشۃ**) کے متعلق فرمایا کہ کعبہ کے خراب ہونے کے ذکر میں جو جو احادیث وارد ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ابوداؤد طیالسی نے صحیح سند کے ساتھ فرمایا کہ حبشی لوگ آکر خانہ کعبہ کو ایسا خراب کریں گے کہ بعد اس کے پھر اس مکان متبرک کی تعمیر نہ ہوگی اور وہی لوگ نکالیں گے خزانہ اس کا۔ اور ذکر کیا حلیمی نے کہ یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بات عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگی اور ایک حبشی ذوالسویقتین آئے گا اور بیت اللہ شریف کو گرائے گا۔ پس اس کے آنے کے بعد آٹھویں برس سے نویں برس کے درمیان میں عیسیٰ علیہ السلام بھیجے گا اس کی طرف ایک جماعت کو ذوالسویقتین کے معنی صاحب دو چھوٹی پنڈلیوں کا یہ اشارہ بطرف باریک ہونے پنڈلیوں کے ہے۔ کیونکہ قوم حبش کی پنڈلیاں باریک ہوتی ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ خانہ کعبہ کو خراب کرے گا ایسا ایک شخص جو کہ قوم حبشہ کا ضعیف ہے۔ اور وہ عبارت عربی یہ ہے عینی کی۔ **ومنها ما رواه ابوداؤد الطيالسي بسند صحيح في يبايع لرجل بين الركن والمقام واول من يستحل هذا البيت اهله فاذا استحلوه فلا تسئال عن هلكة العرب ثم تجئي الحبشه فيخربونه خرابا لايعمر بعده وهم الذين يستخرجون كنزه وذكر الحليمي ان ذلك في زمن عيسىٰ علیہ السلام وان الصريح ياتيه. بان ذاالسويقتين قدسار الى البيت يهدمه فيبعث اليه عيسىٰ علیہ السلام طائفه بين الثمان الى التسع** .....الخ

اور ''اسی عینی'' کے دوسرے صفحہ میں ہے کہ امام غزالی سے مذکور ہے کہ ہر روز مغرب کے وقت طواف کرتا ہے ایک شخص ابدال میں سے خانہ کعبہ کا اور ہر صبح کو طواف کرتا ہے اس کا ایک شخص اوتاد سے جب یہ بات تمام ہو جائے گی تو یہ سبب ہوگا خانہ کعبہ کے اٹھ جانے کا زمین سے۔ پس ایک روز ایسا ہوگا کہ جب صبح کو لوگ اٹھیں گے تو خانہ کعبہ کا کوئی نام ونشان اس جگہ اپنی پر نہ ہوگا اور یہ امر اس کے غائب ہو جانے کا اس وقت ہوگا کہ پہلے سے سات برس تک کوئی شخص حج اس کا نہ کرے گا۔ پھر قرآن شریف اٹھ جائے گا اپنی تختیوں سے، (یعنی لوگوں کو اس کے لکھنے اور خریدنے کا شوق نہ رہے گا) پھر قرآن شریف دلوں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٹھ جائے گا۔ (یعنی نہ کوئی عمل کرے گا اور نہ کوئی پڑھے گا) پھر لوگ متوجہ ہو جائیں گے بطرف شعرا شعار اور غزل خوانی اور مرثیہ خوانی اور گانے بجانے اور جاہلیت کے قصوں کے۔ پھر نکلے گا دجال اور نازل ہوگا عیسیٰ علیہ السلام اور امام قرطبی نے فرمایا کہ اٹھ جانا قرآن شریف کا سینوں سے اول ہوگا اور خراب ہونا خانہ کعبہ کا بعد اس کے ہوگا اور یہ بعد موت حضرت علیہ السلام کے ہوگا اور یہی بات صحیح ہے..... الخ من العینی۔ غرض کہ عیسیٰ علیہ السلام کا آنا اس وقت ضرور ہے۔ خراب ہونا خانہ کعبہ کا بعد ہو رفع قرآن شریف کے یا قبل ہو۔ اور پہلی روایتوں میں مطلق جمع مراد ہے سوائے ترتیب مذکور کے یعنی یہ سارے امور ہوں گے قطع نظر تقدیم و تاخیر مذکور فی العبارۃ سے۔ پس ان روایات میں تطبیق بھی ہوگئی اور بالتبع گانے بجانے کی برائی اور اس کا موجب النہی ہونا بھی پایا گیا۔

''عینی، بخاری، جلد ثانی ۲۱۰'' میں ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام جنت سے رسول اللہ ﷺ کے واسطے براق لائے اور حضرت محمد ﷺ براق پر سوا ہونے لگے تو گھوڑے نے تیزی کی۔ پس جبرائیل علیہ السلام نے گھوڑے سے کہا کہ کیا تو محمد ﷺ ہی سے سختی کرتا ہے؟ یہ حصر کے کلمہ کے ساتھ اس واسطے کہا کہ پہلے انبیاء علیہم السلام بھی اس براق پر سوار ہو چکے ہیں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وجہ یہ تھی کہ ''پہلے انبیاء علیہم السلام سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک زمانہ بہت گزر چکا تھا۔ اس پر کسی نے سواری نہ کی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک تو خود زمانہ دراز تھا''..... الخ پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اس گھوڑے پر مثل انبیائے سابقین کے سواری کی تھی۔ مگر رسول اللہ ﷺ تک زمانہ چونکہ بہت گزر چکا تھا لہٰذا وہ گھوڑا موافق دنیا کے گھوڑوں کے ذرا تیزی کرتا تھا جیسے کہ دنیا کے گھوڑے کہ اگر زمانہ دراز تک ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر سواری نہ کی جائے تو ذرا تیزی دکھاتے ہیں اور سوار کے آگے سوار ہونے کے وقت اچھلتے کودتے ہیں۔ **وھذا ظاھر جدا.**

''عینی بخاری، جلد دوم، صفحہ ۲۰۷'' میں ہے بطور سوال و جواب کے۔ **سوال:** یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فقط پانچ انبیاء آدم و ادریس و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام یا آٹھ انبیاء اور یحییٰ و یوسف و ہارون علیہم السلام ہی کا نام لیا؟ کہ ان سے میری ملاقات ہوئی اور حالانکہ بقیہ انبیاء علیہم السلام سے بھی ملاقات ہوئی تھی شب معراج میں۔ پس **جواب:** سب کے نام لینے اور خاص کرنے کے وجوہ بیان کیے کہ ان حضرات کو نبی کریم ﷺ سے مناسبت زیادہ تھی بہ نسبت دیگر انبیاء علیہم السلام کے اور حضرت ادریس علیہ السلام کے بیان میں فرمایا کہ ادریس علیہ السلام آسمان چہارم پر اٹھائے گئے جب کہ ان کی عمر ۳۶۵ برس کی تھی اور عیسیٰ علیہ السلام جب کہ ارادہ کیا ان کے قتل کا یہود نے۔ پس پروردگار نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا ایسا ہی نبی ﷺ کو جب کہ یہود نے بکری میں زہر ملا کر قتل کرنے کا ارادہ کیا تو پروردگار نے حضرت کو نجات دیدی..... الخ

اسی ''عینی'' کے اسی جلد، اسی صفحہ میں ہے **سوال:** انبیاء علیہم السلام کی جائے قرار زمین میں ہے۔ پس کس طور پر رسول اللہ ﷺ نے ان کو آسمان میں دیکھا؟

کسی نے **جواب:** اس کا اس طرح دیا ہے کہ ان انبیاء کی ارواح کو پروردگار نے جسم کی شکل پر متشکل کیا تھا **ذکرہ ابن عقیل و کذا ذکرہ ابن التین** اور ابن التین نے کہا ہے کہ ارواح بدن کی طرف بروز قیامت لوٹیں گی مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ وہ زندہ ہیں اور نہیں مرے اور وہ حضرت نازل ہوں گے بطرف زمین کے۔ چونکہ ابن التین کے کلام سے فقط عیسیٰ علیہ السلام ہی کی حقیقی حیات معلوم ہوتی تھی اور باقی انبیاء علیہم السلام کی حیات اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طور پر کہ ان کی ارواح طیبہ متشکل بشکل اجسام ہوگئی تھیں اوان کی اصلی حقیقی حیات اور جسم دنیوی اس روز ہوگا کہ جب بروز قیامت ان میں روح ڈالی جائے گی۔ پس علامہ عینی نے رد کردیا کہ ہمارے انبیاء کو رسول اللہ ﷺ نے حقیقۃً دیکھا ہے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس تشریف لے گئے اور موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اور دیکھا ان کو ششم آسمان میں غرضکہ مثل دیگر اہل اسلام کے ابن التین بھی اس کا قائل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہی نہیں ہوئے بلکہ زندہ تشریف لے گئے ہیں.....الخ (مفصلاً)

قادیانی دجال اور بطال نے جس جلیل الشان پیغمبر اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی کلمۃ اللہ حضرت عیسیٰ روح اللہ کو گالیاں دی ہیں اور طرح طرح کے عیب اور طعن ان پر اور ان کی والدہ ماجدہ عابدہ متقیہ بی بی مریم علیہا السلام پر لگائے ہیں، میں تھوڑا قدر ان کے اوصاف حمیدہ سے ہدیہ اہل اسلام کرتا ہوں تاکہ جان لیں کہ قادیانی مسلمان تھا یا کیا؟ اور ان اوصاف کے ذکر کو اپنی نیک بختی ذریعہ شمار کرتا ہوں۔ پس بعد حمد رب العلمین اور صلوٰۃ سید المرسلین کے عرض کرتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم صاحبہ حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام کی لڑکیوں کی اولاد میں سے ہیں درمیان حضرت سلیمان علیہ السلام اور بی بی مریم صاحبہ کی ۲۴ پشتیں ہیں۔ بی بی مریم کے باپ کا نام عمران بن ماثان، اور بعض نے کہا ابن اشیم ہے، سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی اولاد سے ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے باپ کا نام بھی عمران ہے مگر وہ بن قاہت بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام ہے اور ہر دو عمران کے درمیان مدت ایک ہزار آٹھ سو برس کی تھی۔ (خازن، صفحہ ۲۲۹)

حدیث شریف میں ہے کہ بی بی مریم جب پیدا ہوئیں تو ان کی والدہ حنہ نے مسجد بیت المقدس کی خدمت کے لیے مسجد میں ان کو دے دیا اور ایک ساعت بھی اپنی والدہ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کو خوراک نہیں دی بلکہ مسجد کے چوبارہ میں جنت سے بے موسم میوہ ان کے پاس آیا کرتا تھا۔ اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام ان کی پرورش کا انتظام کیا کرتے تھے۔ خوردسالی میں بی بی مریم صاحبہ نے پروردگار سے سوال کیا ایسے گوشت کھلانے کا جس میں خون نہ ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کو طعام کھلایا ٹڈی، ملخ۔ بی بی مریم کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ ان کو پروردگار نے اپنی عبادت کے لیے خاص کرلیا دن رات بیت المقدس میں مسجد کی خدمت کرتی تھیں اور روبرو اس کو فرشتوں نے کلام سنایا۔ یہ بات اور کسی عورت کو نہیں حاصل ہوئی اور باوجود کہ مردوں سے بیت المقدس میں اختلاط نہ تھا مگر باجماعت نماز ہر وقت ادا کرتی تھیں یہ بات بھی کسی دوسری عورت کو نہیں ہاتھ آئی اور جماعت کی نماز کا ان کو امر تھا اس آیت کریمہ کے ساتھ ﴿وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ﴾ جب یہ کلمات فرشتوں سے بی بی مریم نے سنے روبرو ہوکر، تو کھڑی ہوئیں نماز میں یہاں تک کہ ورم کر گئے قدم ان کے اور خون اور پیپ ان سے جاری ہوگیا۔ اور بی بی مریم ہر روز اتنی بڑھا کرتی تھیں جس قدر کہ برس روز میں اور لڑکے بڑھتے ہیں۔ اور جب کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے بے موسم میوہ مریم کے پاس دیکھ کر کہا کہ ''اے مریم کہاں سے یہ میوہ آتا ہے؟'' تو اس وقت بی بی مریم تو صغیرہ تھیں کہا ﴿ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ﴾ یہ میوہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پس مریم صاحبہ نے بھی عیسیٰ علیہ السلام کی طرح مہد میں بحالت طفلی کلام کیا اور اس وقت قابل بات کے نہ تھیں اور بے خاوند کے ان کو پروردگار نے بیٹا دیا اور کسی عورت کو یہ بات حاصل نہیں ہوئی۔ (تفسیر خازن، جلد چہارم)

عرائس میں ذکر کیا ہے کہ بی بی مریم صاحبہ اور ایک شخص یوسف نام تھا اور مریم کا چچازاد بھائی تھا دونوں مسجد میں جو کہ جبل صہیون کے پاس تھی نوبت بہ نوبت پانی ڈالا کرتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے اور یہ یوسف مریم کا چچازاد بھائی ہے بعد ضعیف ہو جانے زکریا پیغمبر کے مریم اسی کی پرورش میں رہی۔ بوجہ قحط سالی کے کوئی شخص بنی اسرائیل سے مریم کو نہیں لیتا تھا اور قرعہ ڈالا تو یوسف کا قرعہ نکلا۔ پس مریم کی دعا سے اس کو رزق کافی ملتا گیا۔ (خازن) ایک روز بی بی مریم صاحبہ کے کرتے کے گریبان میں جبرائیل علیہ السلام نے آدمی کی صورت بن کر وہ مٹی پھونک دی جو کہ آدم علیہ السلام کے قالب سے بچی تھی۔ اس مٹی کے لگنے کے سبب حمل قرار پا گیا تھا پس دردزہ یعنی پیدائش اولاد کا درد جب شروع ہوا تو گئیں جامع مسجد میں اپنی ہمشیرہ کے پاس اور براجانا اس بات کو اس یوسف نجار نے اور کہا کہ اے مریم کیا کھیتی بغیر بیج کے ہوتی ہے؟ فرمایا بی بی صاحبہ نے کہ ہاں ہوتی ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے کھیتی کو پیدا کیا تھا تو بغیر بیج کے پیدا کیا تھا۔ اور ان کی ہمشیرہ زوجہ تھی حضرت زکریا علیہ السلام کی اور وہ بھی اس وقت حاملہ تھی ساتھ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے جن کو 'یوحنا' بھی کہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ ''اے مریم میرے پیٹ میں جو ہے تیرے پیٹ والے کو سجدہ کرتا ہے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے''، ابن عباس نے کہا ہے کہ بی بی صاحبہ کو حمل اور وضع عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ہی ساعت میں ہوا تھا مگر ''تفسیر کبیر'' میں ابن عباس کا قول ۹ ماہ کا ذکر گیا ہے اور ایک ساعت کا بھی ذکر کیا ہے۔ دوسرا قول عیسیٰ علیہ السلام کے حمل میں ۸ ماہ ہے۔ تیسرا قول ''عطاء اور ابوالعالیہ'' اور ضحاک کا ۷ ماہ کا ہے۔ چہارم ۶ ماہ کا۔ پانچواں قول تین ساعتوں کا ہے ایک ساعت میں حمل ہوا اور دوسری ساعت میں صورت بنی اور تیسری ساعت میں پیدا ہوئے۔ (تفسیر کبیر ص ۵۳۲، جلد ۵)

عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں بعد زوال کے ایسا کہا ہے علامہ نیشاپوری نے۔ اور بی بی صاحبہ حیض ونفاس سے پاک رہیں کما فی الکبیر للفخر الرازی وغیرہ۔ اور بی بی مریم کے ساتھ فرشتوں نے روبرو ہو کر باتیں کی ہیں یہ بزرگی کسی دوسری عورت کو نہیں دی گئی۔ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پروردگار نے بی بی کو برگزیدہ کیا اپنے زمانہ کی ساری عورتوں پر کہ عیسیٰ علیہ السلام ان کو عنایت کیا بغیر باپ کے۔ حدیث شریف میں ہے کہ چار عورتیں بڑے مرتبہ والی ہیں۔ مریم اور فرعون کافر کی عورت آسیہ جو موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی تھی اور حضرت محمد ﷺ کی بی بی خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

فرمایا "امام رازی" نے کہ قرآن شریف کی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ بی بی مریم صاحبہ سب عورتوں سے افضل ہیں۔ "امام برماوی" نے صحیح بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حمل کے وقت بی بی مریم کی عمر تیرہ برس کی تھی اور عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر چلے جانے کے بعد ۴۶ سال تک زندہ رہیں اور اپنی موت کے وقت عمر بی بی صاحبہ کی ایک سو بارہ (۱۱۲) برس کی تھی۔ مگر یہ روایت تفصیل چاہتی ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ماں کا نام الیشاء اور خالہ کا نام حنہ بنت فاقوذا ہے۔ اور بی بی مریم روزہ کی حالت میں سجدہ میں گری پڑی تھیں کہ انتقال ہوا بعد کو عیسیٰ علیہ السلام نے خواب میں والدہ اپنی کو دیکھا کہ جنت دارالسلام میں اکرام اور عزت کے تخت پر بیٹھی ہوئی ہے۔ پس کہا کہ "اے میرے بیٹے جنت میں آکر پروردگار کے انعام کی شراب پر میں نے افطار کیا ہے"۔ اور عیسیٰ علیہ السلام اپنے والدہ کی ناف مبارک سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور "تفسیر حسینی" میں ہے کہ بعد تولد کے ملائکہ نے ان کو غسل دے کر بہشت کے ریشم میں لپیٹ کر بی بی مریم کے کنار میں رکھ دیا۔ ہر مولود کو اس کی پسلی میں شیطان دو انگلیوں سے دبا کر ورد دیتا ہے اور جب عیسیٰ علیہ السلام کو ورد پہنچانے لگا تو وہ انگلیوں سے دبانا اس کا حجاب میں پایا گیا۔

"امام علائی" نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام تولد ہوئے بیت لحم میں۔ اور بعض نے فرمایا کہ پیدا ہوئے ناصرہ میں جو قریہ ہے صہیون کے قریوں میں سے اور چونکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت زکریا علیہ السلام بی بی مریم کے پاس آیا جایا کرتے تھے لہذا قوم یہود نے ان کو زنا کی تہمت دی اور کہا کہ یہ لڑکا تمہارا ہے اور یہود نے زکریا علیہ السلام کو جب پکڑنا چاہا تو زکریا علیہ السلام بھاگ کر ایک درخت کی طرف دوڑے اور وہ درخت پھٹ گیا اور زکریا علیہ السلام اس کے اندر گھس گئے۔ پس شیطان نے قوم یہود کو بتایا کہ وہ درخت میں ہے۔ پس یہود مردود نے آرہ رکھ کر چیرنا شروع کیا اس درخت کو۔ یہاں تک کہ زکریا علیہ السلام کے جسم تک چیرتے چیرتے جا پہنچے۔ پس یہود نے زکریا علیہ السلام کے دو ٹکڑے کر کے چیر ڈالا۔ جیسا کہ حضرت شعیب علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا بعد اس کے پروردگار کے حکم سے ملائکہ نے ان کا غسل اور کفن کر کے مقام ناپلوس میں دفن کر دیا۔

''امام قرطبی'' نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ بعد پیدا ہونے عیسیٰ علیہ السلام کے یہود نے جب کہ بی بی مریم کو آکر طعن و تشنیع کرنا شروع کیا تو بی بی صاحبہ نے کہا کہ اسی لڑکے سے سارا حال دریافت کرو۔ کفار نے کہا کیا ہم اس سے دریافت کریں جو کہ مہد میں بچہ پڑا ہوا ہے؟ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دودھ پینا ترک کر کے بائیں کروٹ پر تکیہ کر کے ان کی طرف ہو کر اپنے دہنے ہاتھ کی نرانگلی سے اشارہ کیا اور کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ پس پہلا کلام ان کا یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو کتاب دی ہے انجیل اور مجھ کو نبی کیا ہے یعنی روز ازل میں مجھ کو نبی کر دیا ہے۔ اور بعض نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو لڑکپن ہی میں اسی ساعت میں کتاب پڑھائی گئی اور آپ علیہ السلام نے نبوت کا اعلان فرمایا۔ ''تفسیر حسینی'' میں ثعلبی سے منقول ہے کہ والدہ کے شکم میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل کی تعلیم دے دی۔ اور نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب کہ میں مکلف لائق نماز اور زکوٰۃ کے ہو جاؤں اور اتنے کلام کے بعد پھر اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی کلام نہیں کیا جب تک کہ اتنی عمر کو پہنچے ہیں کہ لڑکے جتنی عمر میں باتیں کرنا شروع کرتے ہیں۔ **ابو السعود فی قولہ تعالی انی عبد اللہ** وتفسیر خازن اور اس کو ابن عباس سے روایت کیا ہے اور ''اسی خازن'' میں اس کے متصل یہ بھی ہے کہ کہا مریم صاحبہ نے کہ جب میں اور عیسیٰ تنہا ہوتے تو مجھ سے باتیں وہ کرتے اور میں ان سے کرتی تھی اور جب کسی اور سے میں مشغول ہوتی تو اس وقت عیسیٰ علیہ السلام تسبیح کرتے تھے اور جب کہ نو ماہ کے ہوئے تو بی بی صاحبہ نے ان کو مکتب میں داخل کیا واسطے تعلیم کے۔

فائدہ: مہد میں سات لڑکوں نے باتیں کی ہیں:

۱..... عیسیٰ علیہ السلام اور

۲..... یوسف علیہ السلام کا شاہد جو لڑکا تھا۔

۳.....اور وہ لڑکا جس نے اپنی والدہ، بیٹی فرعون سے کہا تھا کہ آگ پر صبر کر جب کہ فرعون نے اس کو ڈالنا چاہا۔

۴.....اور اصحاب اخدود کے قصہ میں ایک لڑکا۔

۵.....اور یحییٰ علیہ السلام۔

۶.....اور ایک عورت نے ایک چرواہے سے زنا کیا تھا اور کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہے اور وہ عابد تھا مگر والدہ اپنی کو نماز پڑھتے جواب نہیں دیا تھا اس واسطے ماں کی بددعا سے تہمت زنا کی اس پر لگائی گئی تھی اس لڑکے نے کہا کہ میں چرواہے کا بیٹا ہوں جریج کا نہیں ہوں۔

۷.....اور ساتواں وہ کہ بنی اسرائیل کی عورت لڑکے کو دودھ دے رہی تھی اور ایک سوار گزرا عورت نے کہا ''یا اللہ میرے لڑکے کو ایسا کر دے''۔ لڑکے نے منہ سے پستان نکال کر کہا کہ ''یا اللہ مجھ کو ایسا نہ کر'' پھر ایک باندی کنیز گزری عورت نے کہا ''یا اللہ میرا لڑکا اس کی مثل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ کر" لڑکے نے کہا "یا اللہ مجھ کو اس کی مثل کر"۔ پس ماں نے سبب دریافت کیا تو کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور اس کنیز کو چوری اور زنا کی تہمت دیتے ہیں حالانکہ یہ اس سے پاک ہے۔

(عینی بخاری، جلد ساتویں، صفحہ ۳۴۲، مصری)

امام زمخشری نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام سب لڑکوں سے زیادہ دانا اور عاقل تھے۔ معلم نے کہا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام کہو بسم اللہ، تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ معلم نے کہا کہ کہو **ابجد**، عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اس کے معنی جانتے ہو؟ معلم نے کہا کہ نہیں جانتا ہوں تو فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ:

الف سے مراد اللہ ہے۔

ب سے مراد بہجت اللہ کی۔

ج سے مراد جلالت اور بزرگی اللہ کی۔

د سے مراد دین اللہ کا۔

ھوز: ہا سے مراد ہاویہ جہنم۔

واو سے مراد ویل اور افسوس اہل دوزخ کا۔

ز سے مراد زفیر اور آواز جہنم کی۔

حطی: **حطت الخطایا عن المستغفرین**. دور کیے گئے گناہ توبہ کرنے والوں سے

کلمن: کلام اللہ کی قدیم غیر مخلوق ہے۔

سعفص: صاع بدلہ صاع کا یعنی زیادہ سود ہے۔

قرشت: **ای تحشرھم جمیعا**. اٹھائے گا اے پروردگار تو سب لوگوں کو۔ پس معلم نے کہا کہ اے بی بی صاحبہ اپنے لڑکے کو لے جا اس کو استاد معلم کی ضرورت نہیں ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث شریف میں ہے کہ جب بی بی صاحبہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو معلّم کے پاس روانہ کیا تو معلّم نے کہا کہ کہو بسم اللہ۔ کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کیا معنی ہیں بسم اللہ کے؟ معلّم نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ کہا عیسیٰ علیہ السلام نے **الباء بهاء الله والسين سناء الله والميم ملك الله۔**

حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام چھوٹی عمر میں اپنی والدہ کے ساتھ ایک شہر کے پاس پہنچے وہاں کے لوگ بادشاہ کے دروازہ پر جمع تھے۔ انہوں نے سبب پوچھا۔ کسی نے کہا کہ بادشاہ کی عورت پر لڑکا پیدا ہونے کی سختی ہے۔ اپنے بتوں سے یہ لوگ آسانی کے لیے سوال کر رہے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر میں اس عورت کے پیٹ پر ہاتھ رکھوں تو لڑکا جلدی نکلے گا۔ پس لوگ بادشاہ کے پاس ان کو لے گئے۔ بادشاہ سے عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میں خبر دوں کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے تو تو ایمان لائے گا؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ اس کے شکم میں لڑکا ہے جس کے رخسارہ پر سیاہ داغ ہے اور اس کی پشت پر سفید نشان ہے۔ پھر فرمایا کہ اے لڑکے میں تم کو پروردگار کی قسم دیتا ہوں کہ جلدی نکل آ۔ پس پیدا ہوا لڑکا اور ویسا ہی تھا جیسا کہ بتایا تھا عیسیٰ علیہ السلام نے۔ پس بادشاہ نے ایمان لانا چاہا مگر اس کی قوم نے اس کو منع کر دیا اور کہا کہ مریم جادوگر عورت ہے اس کو بیت المقدس سے لوگوں نے نکال دیا ہے یعنی اس کے بیٹے کا خبر دینا تاثیر ہے جادو کی۔

حضرت وہب نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اول معجزہ یہ ہے کہ مصر میں ایک شخص مالدار مسکین سے محبت کرتا تھا اور غریب لوگ اس کے پاس آیا کرتے تھے۔ پس اس کا مال چوری ہو گیا اور اس نے مسکینوں کو ملامت کیا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ سے کہا کہ اس کو کہو کہ سارے مسکینوں کو جمع کرے اپنے مکان میں۔ پس جب اس نے سب کو جمع کیا تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص بے دست و پا یعنی لنگڑے لولے، شل کو ایک مردا اندھے کی گردن پر بٹھا دیا اور اندھے سے کہا کہ اس کو اٹھا، اس نے کہا کہ میں ضعیف کمزور ہوں۔ پس عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ گزشتہ رات میں اس پر کیسے قوی ہو گیا تھا۔ یعنی اے اندھے اس شل کو رات کے وقت کیسے اٹھا کر اپنے ہمراہ کر کے چوری کر لی؟ اور حالانکہ ان دونوں نے مل کر چوری کی تھی۔ بعد ازاں اس صاحب خانہ نے لڑکے کی خوشی اور شادی شروع کی مگر پینے کی کوئی چیز نہ تھی اس وجہ سے وہ غمناک تھا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام اس کے مکان میں جا کر جس برتن پر ہاتھ لگاتے وہی برتن شربت سے پُر ہو جاتا اور اسوقت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر بارہ برس کی تھی ..... الخ باری تعالیٰ نے فرمایا قرآن پاک میں ﴿وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ﴾ اور ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو مضبوط کیا ساتھ جبرائیل علیہ السلام کے۔ تفسیر حسینی و تفسیر مظہری و تفسیر عزیزی و معالم و ابن کثیر نے لکھا ہے کہ روح القدس یعنی جبرائیل علیہ السلام ہر وقت قرین اور رفیق عیسیٰ علیہ السلام کے ہوتے تھے۔ ''فتح البیان'' میں ہے کہ جبرائیل عیسیٰ علیہ السلام سے ایک دم بھی جدا نہیں ہوتے تھے یہاں تک کہ ان کے ساتھ ہی آسمان کو گئے۔

حکایت: حضرت کلاباذی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا کہ ایک بار عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے شیطان آیا رستہ میں 'افیق وادی' میں قریب بیت المقدس کے۔ پس ابلیس نے کہا کہ کون ہے تو؟ فرمایا کہ میں بندہ اللہ کا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی کنیز اور اس کی بندی کا بیٹا ہوں۔ یعنی بی بی مریم کا فرزند ہوں۔ شیطان نے کہا کہ نہیں بلکہ تو ساری زمین کا خدا ہے کیونکہ تو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور مریضوں کو اچھا کرتا ہے اور کوڑھی اور اندھے مادر زاد کو اچھا کرتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے سب فخر اور شان اور بڑائی ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا۔ میں اس کے اذن اور حکم سے بیماروں کو اچھا کرتا ہوں میرا کوئی اختیار نہیں وہ اگر چاہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو مجھ کو مریض کر دے۔ شیطان نے کہا کہ صبر کریں میں شیطانوں کو تیرے آگے سجدہ کرواتا ہوں۔ پس بنی آدم بھی دیکھ کر تم کو سجدہ کریں گے اور تو زمین کا خدا ہو جائے گا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی صفت کرنا شروع کر دی اور شیطان کی بات کو رد کر دیا۔ بعد ازاں حضرت جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام تینوں فرشتے آئے عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کرنے کے لیے۔ پس میکائیل علیہ السلام نے شیطان کو پھونک مار کر ایسا مشرق کی طرف اڑایا کہ سورج سے جا لگا اور اس کی گرمی اور تپش سے جل گیا۔ بعد ازاں اسرافیل علیہ السلام نے شیطان کو مغرب کی طرف پھونک مار کر ایسا اڑایا کہ جس چشمہ میں سورج جا گرتا ہے وہاں جا پڑا۔ جب نکلتا تھا جبرائیل علیہ السلام اس کو پھر اسی میں دھکیل دیتے تھے اس طور پر سات روز اس میں رہا۔ پس بعد اس کے عیسیٰ علیہ السلام سے بہت خوف کرتا تھا۔

حکایت: لڑکپن کی عمر میں عیسیٰ علیہ السلام لڑکوں کو خبر دیا کرتے تھے کہ ان کے ماں باپ نے ان کے لیے کیا کیا رکھا ہے۔ پس لڑکے آ کر مکان میں وہ چیزیں طلب کیا کرتے تھے۔ ماں باپ دریافت کرتے تھے کہ تم سے کس نے یہ کہا ہے؟ تو وہ کہتے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے۔ پس لوگوں نے اپنے لڑکوں کو عیسیٰ علیہ السلام سے الگ کر کے ایک مکان کشادہ میں کر دیا تا کہ ان کی ملاقات لڑکوں سے نہ ہوا کرے اور لڑکے ان سے حال اپنے گھر کی چیزوں کا سن کر ماں باپ کو تنگ نہ کیا کریں۔ پس عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ تم لوگوں کے لڑکے کیا اس مکان میں ہیں؟ ان لوگوں نے عذر کیا اور کہا کہ اس میں تو بندر اور سوئر ہیں اور کچھ نہیں۔ تو فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ ایسے ہی ہوں گے۔ پس جب لوگوں نے دروازہ کھولا تو بے شک بندر اور سوئر ہی تھے۔ ''کبیر وابوالسعود خازن'' نے کہا کہ ایسی خبریں دینا عیسیٰ علیہ السلام کا اس سبب سے تھا کہ پروردگار نے ان کو اپنا برگزیدہ نبی کر کے بعض امور کا علم غیب عطا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمادیا تھا جیسا کہ انبیاء علیہم السلام واولیاء اللہ کو ساتھ بتانے پروردگار کے ہوا کرتا ہے۔ **کما صرح به غیر واحد.** نہ اس سبب سے کہ جیسا کہ بعض نصاری کا اعتقاد ہے کہ وہ اقنوم تھا اقنوم ثلثہ سے۔ عینی بخاری، جلد اول، صفحہ ۶۵ میں ہے **والنصاری لایقولون فی عیسٰی انه نبی یاتیه جبرئیل** علیہ السلام **وانما یقولون ان اقنوما من الاقانیم الثلثة اللاهوتیة حل بناسبت المسیح علی اختلاف بینهم فی ذلک الحلول وهواقنوم الکلمة والکلمة عندهم عبارة عن العلم فلذلک کان المسیح فی زعمهم یعلم الغیب ویخبربما فی الغد فی زعمهم الکاذب**.....الخ. لفظ زعم کاذب کا تعلق اعتقاد عدم اتیان جبرئیل اور حلول اقنیم سے ہے نہ اخبار بالغیب سے۔ **فانه صحیح**

''امام رازی'' نے سورۂ آل عمران میں کہا کہ سب سے اول عیسٰی علیہ السلام پر ایمان لائے حضرت یحیٰی علیہ السلام۔ اور وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام سے چھ ماہ بڑے تھے۔

عیسٰی علیہ السلام کے مسیح نام ہونے کی وجہ:

اول: تو یہ کہ جب پیدا ہوئے تھے تو بدن پر ان کے تیل ملا ہوا تھا۔ دہن مبارک سے جس تیل کے ساتھ انبیاء لوگ ملے جاتے تھے خاص اور یہ تیل علامت ہوگا اس بات کی کہ ملائکہ جان لیں کہ جو تیل ملا ہوا پیدا ہوتا ہے۔ وہ نبی ہوتا ہے پس مسیح بمعنی ممسوح، ہوا فعیل بمعنی مفعول۔ (تفسیر کبیر)

دوم: یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔

سوم: اور یا یہ کہ وقت پیدا ہونے کے جبرئیل علیہ السلام نے اپنے پروں سے ان کو ملا تھا شیطان سے بچنے کے لیے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چہارم: اور یا یہ کہ زمین کی سیاحی کیا کرتے تھے اور مقیم نہ ہوتے تھے۔

پنجم: اور فقیر کو بعض دوسری کتابوں میں یاد ہے کہ بیماروں پر تندرستی کے لیے ہاتھ پھیرنا بھی ایک وجہ ہے۔

''تفسیر کبیر، رازی'' میں ہے کہ لفظ مسیح اسم مشتق ہے یا موضوع۔ پس اس میں دو قول ہیں۔ ابو عبیدہ اور لیث نے کہا کہ اصل اس کا مشیحا ہے عبرانی زبان میں اور عرب والوں نے مسیح بنالیا اور عیسیٰ علیہ السلام کا اصل یشوع ہے جیسا کہ موسیٰ کا اصل موشی اور میشا ہے عبرانی میں۔ **فعلی هذا القول لایکون له اشتقاق**. اور دوسرا قول اشتقاق کا ہے۔ پانچ وجوہ تو یہ جو گزرے ہیں۔

ششم: یہ کہ **انه مسح من الاوزار والآثام** یعنی گناہوں سے پاک تھا۔

ہفتم: یہ کہ بوجہ ننگے پاؤں چلنے کے ان کے قدم ملے گئے تھے۔ چہارم معنی پر میم زائد ہے مسیح بمعنی 'سیاح' ہے۔ **وعلی هذا المعنی یجوز ان یقال عیسٰی مسّیح بالتشدید علی المبالغة کما یقال للرجل فسّیق وشرّیب** اور دوسرے معنی پر مسیح بمعنی 'ماسح' ہے، فعیل بمعنی فاعل ہے جیسے رحیم بمعنی راحم۔ (تفسیر کبیر)

اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ''**وجیه**'' فرمایا ہے جیسا کہ سورہ احزاب میں موسیٰ علیہ السلام کو ''**وجیه**'' فرمایا اور وجیہ کے معنی صاحب جاہ کے۔ اور دجال کو بھی مسیح کہتے ہیں مگر اس معنی سے کہ وہ ممسوح العین ہے یعنی ایک آنکھ اس کی بیٹھی ہوئی ہے یا یہ کہ اس کی ناک نہیں ہے۔ پس وہ **امسح الوجه والانف**۔ اور سوائے اس کے ہزاروں معجزات ان کے کتابوں میں مذکور ہیں اور پھر اس سے بڑھ کر کیا فخر ہوگا کہ جن کے بارے رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ '' کیسے ہلاک ہوگی وہ امت کہ جس کے اول میں ہوں اور آخر میں مسیح ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے"۔(قوت القلوب لابی طالب المکی) اور امام یافعی کے "روض الریاحین" میں ہے۔"کس طرح خوف کروں میں اس امت پر کہ اول اس کے میں ہوں اور آخر اس کے عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے"۔۔۔۔الخ **هذا الكل من الكتاب المستطاب نزهة المجالس و منتخب النفائس للشيخ عبدالرحمن الصفوری** رحمة الله تعالى عليه۔خوشخبری امت محمد ﷺ کو کہ دونوں جلیل الشان پیغمبروں کے درمیان میں ہے اور دونوں کو برحق نبی مانتی ہے۔سبحان اللہ باوجود اتنے بڑے مرتبہ کے پھر بھی محمد ﷺ کے تابع اور پیرو ہی ہوں گے۔

وصلى الله عليه وعلى سائر النبيين والهم واصحابهم اجمعين.

علامات امام مہدی رضی اللہ عنہ

سب مسلمانوں کو واضح ہو کہ کاذب مکار مہدی بہت گزر چکے۔ابن ماجہ کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ ۸۲ یا ۸۳ شخصوں نے مہدی ہونے کا دعوی کیا۔اور بعض بعض کو لوگوں نے خوب مانا اور لاکھوں خلقت تابع ہوگئی مگر آخر امر میں پردہ کھل گیا اور جب کہ سچا مہدی آئے گا تو روز بروز اسلام کا چرچا،کفر کی تباہی ہوتی جائے گی۔جمیع روئے زمین کی بادشاہی کرے گا اور ہر کس وناکس اس سے خبردار ہوگا نہ ایسا کہ قادیانی غلام احمد مرزا چند روز کے بعد قبر میں چپ چاپ جا گھسا اور کوئی کام مہدی کا نہ کیا۔

پس فقیر کتب اسلام سے ان کے اوصاف اور علامات ذکر کرتا ہے۔امام مہدی صاحب خوبصورت جوان عمدہ بال والا،بال ان کے لٹکتے ہوں گے دونوں شانوں پر،قد ان کا میانہ ہوگا،ناک انکی دراز اور بلند،کشادہ پیشانی،دہنے رخسارہ پر سیاہ خال ہوگا۔ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہدی کی پیشانی فراخ اور بینی بلند اور دراز ہوگی،پُر کردے گا زمین کو عدل اور انصاف سے جیسا قبل اس سے ظلم کے ساتھ پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوگی۔(ترمذی)

حضرت ابوعبداللہ نے روایت کیا ہے اپنی کتاب میں علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع کر کے کہ اگر زمانہ کا ایک روز باقی رہے گا جب بھی امام مہدی میرے اہل بیت سے آئے گا اور زمین کو عدل سے ایسا پُر کرے گا جیسا کہ ظلم سے ہوگئی تھی۔(ابوداؤد) سات برس تک بادشاہی کرے گا۔ اور ''نظم الفرائد بر شرح عقائد'' صفحہ ۲۵۴ میں ہے کہ بیس برس تک بادشاہی کرے گا۔

ابونعیم نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ''جس وقت تم دیکھو کہ ملک خراسان سے کالے جھنڈے اور نشان ظاہر ہوئے ہیں تو تم آؤ ان نشانوں میں اگرچہ گھٹنوں کے زور پر۔ کیونکہ وہ نشان اللہ تعالیٰ کے خلیفہ امام مہدی کے ہوں گے''۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دیلمی نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''امام مہدی میرے قبیلہ سے فاطمہ کی اولاد سے ہوگا''۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ''امام مہدی جس قریہ سے ظاہر ہوں گے اس کا نام کریمہ ہے''۔ (رواہ ابونعیم) اور امام مہدی رضی اللہ عنہ اس وقت موجود نہیں ہیں بلکہ اسی زمانہ میں پیدا ہوں گے۔ شیعہ لوگ کہتے ہیں کہ امام مہدی وہ ابوالقاسم محمد حجۃ بن حسن عسکری ہے۔ ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے ہیں سرمن رائی میں اور ان کے باپ کے دوسرا سوا ان کے بیٹا نہیں تھا۔ جب ان کا باپ فوت ہوا تو عمر امام مہدی کی پانچ برس کی تھی اس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی ہے جیسے کہ حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو اور وہ مدینہ میں دشمنوں کے خوف کے سبب سے پوشیدہ ہوگیا ہے۔ اس فرقہ شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ شریعت کے نطقاء ساتھ ہیں یعنی سات پیغمبر ہیں جو کہ ناطق بالشریعۃ ہیں۔ آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ محمد و محمد مہدی علیہم السلام اور ہر دو نطقاء کے درمیان میں سات امام ہوتے ہیں۔ جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ شریعت کی ہر زمانہ میں تتمیم کرتے ہیں اور اس اعتقاد والے فرقے کو اسماعیلیہ اور سبعیہ اور قرامطہ کہتے ہیں..... الخ۔ (شرح المواقف ۷۵۴)

اور غیبوبت دو قسم ہے ایک صغریٰ دوسری کبریٰ۔ مگر یہ صاف غلط ہے کیونکہ علامہ سبکی نے جمہور شیعہ سے نقل کیا ہے کہ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ حسن عسکری کا کوئی ولد نہیں رہا فقط تعصب کرکے اس کی اولاد ثابت کر رہے ہیں۔

حاصل یہ کہ شیعہ لوگوں کے بیس قول ہیں اس میں کہ بعد حسن عسکری کے کس کا انتظار ہے؟ اور کون کون امام ہے؟ اور شیعہ غیر امامیہ اس بات کے قائل ہیں کہ جس کو امام حجت کے لقب سے مشہور کیا ہوا ہے وہ مہدی نہیں سوائے مہدی کے کوئی اور ہے اور ہم اہلسنّت والجماعۃ سے شیعہ لوگوں کا چند باتوں میں اختلاف ہے۔ **اول** یہ کہ ہمارے نزدیک امام مہدی امام حسن کی اولاد سے ہیں اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے کہنا بڑی واہیہ روایت ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ ابھی تک پیدا نہیں ہوا۔ **تیسرا** یہ کہ امام عسکری کے اولاد ہی نہ تھی کیونکہ ان کے بھائی جعفر نے ان کے ترکہ سے میراث لی ہے۔ **واما نفس وجود الامام المهدى الخليفة الحق فمتفق عليه تواترت به الاخبار اخرجها احمد والخمسة والحاكم ونصيربن حماد وابونعيم والرويانى والطبرانى وابن حبان وغيرهم عن جماعة من الصحابة بطرق كثيرة امام الطبرانى** اور رویانی وغیرہما نے کہا! کہ فرمایا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی میری اولاد سے ہوگا۔ اس کا مونھ روشن ہوگا مثل ستارہ روشن کے۔ رنگ اس کا عربی ہوگا اور بدن اس کا اسرائیلی ہوگا۔ اس کی بادشاہی اور خلافت پر زمین اور آسمان اور ہوا کی چیزیں راضی ہوں گی''۔ اور ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ''جب مقیم ہوگا لوگوں میں وہ شخص جس کا لقب قائم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے(مہدی) آل محمد ﷺ سے،تو اللہ تعالیٰ مشرق اور مغرب کے لوگ سارے جمع کر دے گا۔رفقاء ہوں گے اہل کوفہ سے اور ابدال لوگ اہل شام سے''۔**قال الطبرانی مرفوعا قالوا لفاطمة نبینا خیرالانبیاء هوابوک وشهیدنا خیرالشهداء وهو عم ابیک حمزة ومنا من له جناحان یطیر بهما فی الجنة حیث شاء وهوا بن عم ابیک جعفر ومنا سبطا هذه الامة الحسن والحسین وهما ابناک ومنا المهدی وفیه اخبارکثیرة متواترة المعنی. واما کونه من العباسیین اوخیر لامهدی الا عیسٰی بن مریم فضعیف لایسمع نظم الفرائد۔**

بعض لوگ بے علم کہتے ہیں کہ امام مہدی کوئی نہیں بلکہ فقط عیسیٰ ہی ہوں گے حدیث میں ہے ''**لا مهدی الا عیسٰی**''مگر اسکا جواب چند وجہ سے ہے۔**اول** تو یہ کہ یہ حدیث ضعیف اور مضطرب ہے۔دوسرا کہ محتمل التاویل ہے بلکہ بعد صحت اخبار مہدی کے یقیناً ماؤل ہے کیونکہ امام مہدی اور عیسیٰ علیہما السلام کے اوصاف میں تغائر ظاہر ہے تو معنی حقیقی اس کا متعذر ہے یعنی نفی وجود امام مہدی رضی اللہ عنہ کی اور وقت تعذر معنی حقیقی کسی لفظ کے معنی مجازی لیے جاتے ہیں پس یہاں مجاز متعین ہوا اور وہ معنی اول ہیں۔پس بعض تاویل کرنے والوں نے مہدی کو معنی منسوب الی المہد پر محمول کیا ہے اور یہ حصر بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کے ہے اور ابن جریج کی حدیث سے اب یہ معنی مخدوش نہ ہوں گے اور بعض علماء نے مہدی سے مہدی لغوی مراد لیا ہے چونکہ مطلق مہدی کا ذکر ہے لہذا اس سے فرد کامل مراد ہوگا **لان المطلق اذا اطلق یرادبه الفرد الکامل** اور مہدی ہونے میں فرد کامل نبی اور پیغمبر ہی ہوتا ہے لہذا معنی یہ ہوئے،نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے بعد پورا اور کامل مہدی اور ہدایت یافتہ نہ ہوگا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توضیح اس کی یہ ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا "**لانبی بعدی**" اس عموم سے متوہم ہوتا تھا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ اگر چہ انبیائے سابقین میں سے۔ پس حضور اس وہم کی نفی فرماتے ہیں کہ میرے بعد نبی جو نہ آئے گا تو مراد یہ ہے کہ اب جدید نبوت کسی کو نہ دی جائی گی نہ مستقلہ، نہ تابعہ ہاں انبیاء سابقین میں سے ایک نبی ہماری شریعت کا تابع ہو کر آئے گا، وہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ آیت کریمہ یا احادیث متواترہ یا اجماع امت یا مسئلہ ضروریہ دینیہ کہ حضور ﷺ کا ختم نبوت ان چاروں وجوہ سے آفتاب کی طرح بلکہ اس سے ہزار ہا درجہ زائد واضح وروشن ہے اس سے اس قدر ثابت ہے کہ اب کسی کو نبوت عطا کیے جانے کا دروازہ بند فرما دیا گیا۔ اصلاً مطلقاً ہرگز اب کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا اگر چہ وہ کیسا ہی تابع وغیر مستقل ٹھہرایا جائے۔

ہم پوچھتے ہیں وہ نبی کہ شریعت جدید نہ رکھتا ہو شرائع میں دوسرے نبی کا تابع ہو، جیسے حضرات حاملان تورات تھے علیہم الصلوۃ والسلام وہ نبی ہیں یا نہیں؟ اگر نبی نہیں تو ہمارا مطلب حاصل کہ اب کوئی نبی نہیں ہوسکتا نہ تابع، نہ مستقل۔ اور اب اسے نبی کہنا غیر نبی کو نبی کہنا اور اللہ عزوجل پر افتراء ہوگا اور اگر نبی ہے تو قرآن مجید نے جملہ نبیین کا ہی خاتم فرمایا ہے استقلال کی قید نہ قرآن میں ہے، نہ حدیث میں، نہ اجماع میں، نہ ضروریات دین میں۔ تو جدید نبی تابع کا آنا ان سب کے خلاف ہوا۔

ہاں کسی سابق کا تشریف لانا وہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہوسکتا کہ اس کو نبوت پہلے مل چکی، نہ کہ جدید۔ اور "فتاوی کاملیہ" میں کہا ہے کہ اگر چہ حضرت محمد ﷺ کی امت میں سے ہوں گے۔ مگر درجہ ان کا اول سے زیادہ ہوگا بوجہ زندہ کرنے کے دین محمدی ﷺ کو۔ کہ اس وقت دین میں بہت کمزوری اور ضعیف ہوگا اور یا تو آسمان سے احکام شریعت کے سیکھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آئے گا یا یہاں آ کر قرآن شریف اور حدیث کو معائنہ کرے گا اور پوری مراد شریعت پر واقف ہو جائے گا اور حجابات علمیہ دور ہو جائیں گے اور یا اپنے اجتہاد سے حکم کرے گا یا بواسطہ وحی کے، جو جو نبی ﷺ کی شریعت سے جانتے ہیں اس پر حکم کریں گے اور یا رسول ﷺ سے علم شریعت کا حاصل کریں گے اور یہ جو بعض جاہلوں نے مشہور کیا ہے غلط ہے کہ حکم کریں گے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذہب پر۔ اور خواجہ خضر نے امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم سیکھا ہے بارہ برس میں اور ان سے امام ابوالقاسم قشیری نے سارے علوم تین برس میں جان کر بہت سی کتابیں تصنیف کر کے صندوق میں رکھ کر اپنے کسی مرید سے دریائے جیحون میں ڈالوادی ہیں۔ تاکہ عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو ان کتابوں کا نکال کر ان کے مسائل پر عمل کریں گے۔ پس یہ کلام بالکل باطل ہے اور بے اصل ہے اس کا نقل کرنا بھی درست نہیں سوائے رد کرنے کے۔ اول تو اس میں علامہ قہستانی صاحب جامع الرموز نے سخت غلطی کی اور بعد کے لوگ اس کی متابعت کرتے گئے۔ یہ کوئی ماننے کی بات ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی ہو کر مجتہد غیر نبی کی تقلید کریں گے اور خواجہ خضر علیہ السلام جن کا مرتبہ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے چند مرتبہ زیادہ ہے یقیناً اور وہ استاد موسیٰ علیہ السلام کے ہیں۔ انہوں نے کیسے بارہ برس امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پڑھا؟ اور پھر اسی علم کو خواجہ خضر علیہ السلام سے امام ابوالقاسم نے تین برس میں حاصل کر لیا۔ پس شاگرد استاد سے زیادہ ذہین ہے اور اس بناء پر تو عیسیٰ علیہ السلام امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد کے شاگرد کے شاگرد ہوئے۔ بہت لوگوں نے اس بات کو سخت رد کیا ہے۔

فتاوی کاملیہ میں ہے: **سئلت عن السید عیسٰی ابن مریم اذا نزل اخر الزمان هل یکون کواحد من هذه الامة واذا قلتم انه یکون کواحد من**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هذه الامة هل يتنزل عن مرتبة الرسالة **الجواب**: مافی حواشی شیخ مقدیش علی وسطی الشیخ السنوسی وهذا نصه قوله کواحد من امة. یعنی یکون کواحد منهم فی المشی علی شریعةﷺ۔واَمَّا نزوله عن مرتبة الرسالة فلا بل یزیده الله تعالٰی رفع درجات وعلومقامات حیث احیی الله تعالٰی به هذا الدین وکاد یضمحل لما یقع فی هذا الدین من محوآثارالحق وتفاقم الحن وزلازل الضلال فیکون عیسٰی علیہ السلام حاکما بنصوص الکتاب والسنة ویکشف الله له الغطاء عن المراد من احکام کتاب الله وسنة رسول اللهﷺ وبهذا تعلم بطلان ماتقوله بعض الجهلة من الاحناف المتاخرین من ان عیسٰی علیہ السلام اذا نزل یحکم بمذهب الامام الاعظم ابی حنیفة رحمة الله تعالٰی. وقد رد ذلک القول محققا المتاخرین من الحنفیة کالسید احمد الطحطاوی والسید محمد امین فی حواشیهما علی الدرالمختار وشنعوا علی القائل بذلک۔ اقول: قال الشامی علٰی قول الدرالمختار فی مدح الامام الاعظم رحمة الله تعالٰی وقد جعل الله الحکم لاصحاب الامام الاعظم واتباعه من زمنه الٰی هذه الایام الی ان یحکم بمذهبه عیسٰی علیہ السلام تبع فیه القهستانی. لکن لادلیل فی ذلک علٰی ان نبی الله عیسیٰ علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام یحکم بمذهب ابی حنیفة رحمة الله تعالٰی علیه وان کان العلماء موجودین فی زمنه فلابدله من دلیل ولهذا قال الحافظ السیوطی فی رساله سماها الاعلام ماحاصله ان مایقال انه یحکم بمذهب من المذاهب الاربعة باطل لااصل له وکیف یظن بنبی انه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یقلد مجتهدا مع ان المجتهد من آحاد هذه الامة لایجوز له التقلید وانما الحکم بالاجتهاد اَوْبما کان یعلمه قبل من شریعتنا بالوحی اوبما تعلمه منها. وهو فی السماء او انه ینظر فی القرآن. فیفهم منه کما کان یفهم نبینا علیہ السلام الخ واقتصر السبکی علی الاخیر.

وذکر ملا علی القاری ان الحافظ ابن حجر العسقلانی سئل هل ینزل عیسٰی علیہ السلام حافظاً للقرآن والسنة. اویتلقاهما عن علماء ذلک الزمان فاجاب لم ینقل فی ذلک شئ صریح. والذی یلیق بمقامه علیہ السلام انه یتلقٰی ذلک عن رسول اللہ ﷺ فیحکم فی امته کما تلقاه منه لانه فی الحقیقة خلیفة عنه اه. ومایقال ان الامام المهدی یقلد اباحنیفة رواه ملا علی القاری فی رسالة المشرب الوردی فی مذهب المهدی وقرر فیها انه مجتهد مطلق ورد فیها ما وضعه بعض الکذابین من قصة طویلة حاصلها ان خضر علیہ السلام تعلم من ابی حنیفة الاحکام الشرعیة ثم علمهاللامام ابی القاسم القشیری وان القشیری صنف فیها کتبا وضعها فی صندوق وامر بعض مریدی بالقائه فی جیحون.وان عیسٰی علیہ السلام بعد نزوله یخرجه من جیحون. ویحکم بما فیه. وهذا کلام باطل لااصل له. ولایجوز حکایته الالرده کما اوضحه الطحطاوی واطال فی رده وابطاله فراجعه ... الخ

(شامی جلد اول)

چونکہ مستقل نبی میں ہادی ہونے کی شان غالب ہے اور تابع نبی میں مہدی ہونے کی شان غالب ہے۔حتی کہ اس کا ہادی ہونا خود ناشی ہوگا مہدی ہونے کی شان سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی واسطے بعنوان مہدی تعبیر فرمایا پس معنی یہ ہوئے کہ میرے بعد میرے تابع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ تیسری تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ ایسی ترکیب دو چیزوں کے کمال اتحاد پر مشعر ہوتی ہے۔ گویا معنی یہ ہوئے کہ مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہیں۔ پس مہدی موضوع اور عیسیٰ علیہ السلام.....محمول ٹھہرا اور موضوع ومحمول میں اتحاد کا حکم کبھی باعتبار حقیقت کے ہوتا ہے اور کبھی باعتبار مجاز کے مثلاً دو چیزوں کا زمانہ آپس میں بہت متقارب ہو اور ایک چیز کے واقع ہونے سے دوسری چیز کا واقع ہونا سمجھا جاتا ہو، تو اس لحاظ سے ان دونوں کو موضوع ومحمول بنا کر حکم اتحاد کا کیا جاتا ہے۔ اس کے نظائر کتب عربیہ میں بکثرت موجود ہیں اور خود حضرت معاذ بن جبل کی حدیث میں موجود ہیں۔ جو ابوداؤد وغیرہ میں وارد ہیں **عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ ﷺ عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمة وخروج فتح قسطنطنیة وفتح قسطنطنیة خروج الدجال ثم ضرب بیده علی فخذ الذی حدثه اومنکبه ثم قال ان هذا ملحق کما انک ههنا اوکما انک قاعد یعنی معاذ بن جبل**.....الخ

غور کرو کہ اس حدیث میں اسی صورت کے چار قضایا ایسے ہیں کہ جن میں ثبوت المحمول للموضوع اسی معنی سے ہے۔ فتح الودود حاشیہ ابوداؤد میں ہے اس حدیث کے متعلق **والمعنی ان کل واحد من هذا الامور امارة لوقوع مابعده وان وقع هناک مهلة**. پس **مانحن فیه** کا مطلب یہ ہوا کہ امام مہدی کے آتے ہوئے تھوڑا زمانہ گزرے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں گے۔

ایضاح امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور کی خبر پر اجماع جمہور ہے اور خلاف جمہور کے نہایت اشد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اندر اور اقل ہیں اور پُر ظاہر کہ غیر جمہور کا قول بمقابلہ جمہور کے قابل اعتبار نہیں ہوتا۔ چنانچہ ابتدا سے لے کر آج تک برابر بڑے بڑے علمائے مستندین و آئمہ معتبرین فقہاء ومحدثین ومفسرین اسی پر متحد ہیں اور کسی نے مخالفت نہ کی۔ ابو ہریرہ وانس سعید الخدری وثوبان وام سلمہ وام حبیبہ وابن عباس وابن مسعود وابن عمر وحضرت طلحہ امام بزار وابن ماجہ والحاکم وابو یعلی الموصلی وطبرانی نے بطریق مختلفہ نقل کیا۔

سوال: صحیح بخاری میں امام مہدی کے ظہور کی حدیث نہیں۔ پس یہ نہ ہونا صحیحین میں موجب ضعف ہے اور قادح اجماع ہے۔

جواب: بخاری اور مسلم میں مذکور نہ ہونا اس خبر کا اجماع کو مضر نہیں ہے۔ دو وجہ سے اول تو یہ کہ ہم نہیں مانتے کہ بخاری اور مسلم دونوں میں یہ خبر مذکور نہیں بلکہ مسلم میں یہ خبر موجود ہے۔ اگرچہ مبہم طور پر سہی۔ **ونصه فينزل عيسى بن مريم فيقول اميرهم تعال صل لنا** .....الخ مگر مبہم کو جب کہ مفسر پر محمول کیا جاتا ہے تو وہ اُس کا عین ہو جاتا ہے۔ پس صحیحین خبر مہدی سے خالی نہ رہیں۔ دوسری وجہ یہ کہ کسی امر کے اجماع کے لیے ہر ایک کا قول جدا جدا نقل ہونا شرط نہیں۔ بلکہ کسی قول کا مشہور ہو جانا اور اس میں کسی کا انکار منقول نہ ہونا اس کے مجمع علیہ کے لیے کافی ہے۔ جیسا کہ محدثین اور اصولیین نے اس پر تصریح کر دی ہے پس جب تک کہ امام مسلم اور امام بخاری سے اس خبر مہدی کا انکار نقل نہ ہوا اجماع میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ علاوہ یہ کہ یہ خبر امام بخاری اور امام مسلم سے پیشتر متقدمین میں مشہور بلکہ اشہر تھی اور کسی نے اس کا انکار نہ کیا۔ پس اجماع منعقد ہو گیا اور یہ مسئلہ کتب فقہ شامی، بحر، حموی وعلم اصول میں مبرہن ہے کہ ''خلاف متاخر رافع اجماع متقدم کا نہیں ہوتا۔''

ایضاً اگرچہ اہل اصول علم حدیث نے حدیث متواتر کے متعین ہونے میں کلام کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔بعض نے تین حدیثیں صرف اتنی لاکھوں احادیث سے معین کیں اور بعض علماء نے چار،وعلی ہذا مگر کتب احادیث کو پورے طور پر معائنہ کیا جائے اور بتأمل تلاش کی جائے اور احادیث کے طرق اور اسانید مختلفہ متعددہ کو دیکھا جائے۔تو بہت احادیث ایسی نظر آئیں گی جو متواتر ہوں گی۔ **کما حقق به المحققون وصرحوا به.** پس اگر اسی خبر مہدی علیہ السلام کو دیکھا جائے کہ اس کی طرق مختلفہ اور اسانید متکثرہ اور رواۃ متوفرہ ہیں۔تو بے شک متواتر کی مصداق ہے اور کسی حدیث کے متواتر ہونے میں یہ بھی شرط نہیں کہ سارے راوی اس کے عادل ہی ہوں۔کما ہو مسلم۔پس اگر چہ بعض راویوں کیوجہ سے بعض طریقوں میں ضعف معلوم ہوتا ہے مگر ضعف اختلافی ہے اور محدثین نے تصریح کردی ہے اتفاق ضعف بھی کثرت طرق سے محصر ہوجاتا ہے۔پس ضعف مختلف فیہ کا انجبار بطریق اولی ہوگا بالخصوص ایسی کثرت،کہ حد تواتر تک ہو۔

سوال: امام مہدی کی خبر میں جو راوی ہیں ان میں سے بعض راویوں کو بعض نقاد حدیث نے ضعیف ومجروح کہا ہے۔

جواب: اگر چہ بعض علماء سے ان کی تضعیف نقل ہے۔مگر دوسرے آئمہ نے ان کی توثیق بھی کردی۔پس یہ جرح ضعیف مختلف فیہ ہوئی۔اور حالانکہ متواتر میں رواۃ کا ثقہ وعادل ہونا بھی شرط نہیں،اگر چہ یہ جرح قوی ہو۔پس جس جگہ میں کہ جرح قوی بھی مضر نہ ہو وہاں پر جرح ضعیف مختلف فیہ کیا ضرر دے گی؟

سوال: کیوں ضرر نہ دے گی حالانکہ جرح مقدم ہے تعدیل پر؟ پس موثقین کی توثیق اور تعدیل کا کوئی اعتبار نہ رہا۔

جواب: جرح کا مقدم ہونا تعدیل پر یہ قاعدہ خود ظنی ہے۔دوسرا یہ کہ اس میں کلام طویل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔تیسرا یہ کہ مسلمان میں اصل عدالت ہے اور یقینی امر ہے اور جبکہ اختلاف ہو کسی شخص میں کہ عادل ہے یا غیر عادل۔تو بقاعدہ **الیقین لایزول بالشک** تعدیل کو مقدم کرنا مسوغ ہے۔**دوسرا جواب**: یہ کہ خبر مہدی میں جو کہ بعض راویوں پر جرح کی گئی ہے وہ جرح مضر نہیں۔کیونکہ اس جرح کا انجبار ہو چکا ہے تواتر اور اجماع سے۔

سوال: امام مہدی کی ایک حدیث میں ایک روای سلیمان بن عبید بھی ہے اور اس سے صحاح ستہ میں کسی نے روایت نہیں کی۔

جواب: یہ استخراج نہ کرنا علت قادحہ نہیں ہے کیونکہ کسی راوی کے مجروح ہونے کی علت کسی نے آج تک یہ نہیں بیان کی کہ اس کی حدیث فلاں محدث نے نہیں لی۔بلکہ سلیمان بن عبید ثقہ ہے،اس کو ذکر کیا ہے ابن حبان نے ثقات میں اور کہیں مذکور نہیں کہ اس میں کسی ثقہ نے کلام کیا ہو۔

سوال: بعض اخبار مہدی میں عمار ذہبی ہے اور اس میں تشیع کا شبہ ہے۔

جواب: یہ امام مسلم کا راوی ہے اور یہ بات مسلّم ہے کہ امام مسلم کی روایات صحیح ہیں اور امام مسلم اعلیٰ درجہ کے منقد ہیں علم حدیث کے مجروح لوگوں سے روایت نہیں کرتے۔پس جب کہ امام مسلم نے عمار ذہبی سے روایت کی تو معلوم ہوا کہ وہ اس کی جرح کو صحت حدیث کا قادح نہیں سمجھتے تھے۔ایسے لوگ جب کسی سے حدیث نقل کرتے ہیں تو اس کے صدق اور حفظ پر پورا اطمینان کر کے نقل کرتے ہیں اور بڑا مدار اس باب میں صدق اور حفظ ہی پر ہے۔پس عمار ذہبی کے سبب سے صحت حدیث میں کوئی قدح نہ ہوا۔بشر بن مروان نے فقط تشیع کا قول اس میں کیا ہے۔ورنہ احمد اور ابن معین اور ابو حاتم اور نسائی نے اس کو ''ثقہ'' کہا ہے اور امام حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔مطین نے کہا ہے کہ ۱۳۳ھ میں فوت ہوا ہے یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمار بن معاویہ ذہبی ہے اور اس کو ابن ابی معاویہ اور ابن صالح بھی کہتے ہیں اور اس سے بڑے بڑے زبردست فاضلوں نے روایت کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب، صفحہ ۳۰۶)

سوال: امام مہدی کے بارے میں امام طبرانی نے حدیث نقل کی اور آخر اس کے کہا ہے **رواہ جماعۃ عن ابی الصدیق ولم یدخل احد منھم بینہ وبین ابی سعید احد الا بالواصل فانہ رواہ عن الحسن بن یزید عن ابی سعید**. اور ابن خلدون مورخ نے اپنے مقدمہ میں امام ذہبی ناقد حدیث سے نقل کیا ہے کہ حسن بن یزید مجہول ہے اس سبب سے اس حدیث میں ضعف ہوا۔

جواب: یہ جرح مبہم ہے اور جرح مبہم پر تعدیل مقدم ہے اور وہ تعدیل اس جرح کے متصل ہے۔ خود مورخ مذکور کے کلام میں مذکور ہے **لکن ذکرہ ابن حبان فی الثقات**. جیسے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث ''**تمر بالرطب**'' میں فرمایا تھا کہ زید بن عیاش مجہول ہے تو تمام محدثین اور نقاد حدیث نے جواب میں کہا کہ زید بن عیاش **کذا وکذا فان لم یعرفہ ابو حنیفۃ فقد عرفہ غیرہ**۔ اور ابوالواصل سے اگرچہ صحاح ستہ میں روایت نہ ہونا اسی مقدمہ میں مذکور ہے۔ مگر اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ وجہ جرح نہیں ہوسکتا۔ دوسرا یہ کہ وہ ثقات میں سے ہے جیسے کہ خود مورخ نے کہا ہے **وذکرہ ابن حبان فی الثقات فی الطبقۃ الثانیۃ**.

ثم اقول بڑے بڑے محققین علماء اور مدققین فضلا نے ثابت کیا ہے کہ کوئی شخص مجتہد اگر کسی حدیث سے استدلال کرے تو یہ اس حدیث کی صحت کا حکم ہے کما قال الشامی فی غیر موضع۔ اور اگر مجتہد کسی بات کا امر کرے یا نفس اخبار کسی شے سے دے تو وہ بھی مانی جاتی ہے، چہ جائے کہ حدیث سے سند پکڑنا۔ وجہ یہ ہے کہ مجتہد کا امر اور اخبار شارع کے امر اور اخبار سے ناشی ہوتا ہے شامی ج ۱، صفحہ ۳۷۶، فصل وبحر الامام میں ہے **ولا یخفی ان**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امر المجتهد ناشی عن امر الشارع فکذا اخبارہ.....الخ اور آخر زمانہ میں اگر کسی وجہ سے اس حدیث میں ضعف لاحق ہو گیا ہو تو وہ ضعف استدلال متقدم کو مضر نہیں ہے۔ پس جب کہ متقدمین نے ان رواۃ مجروحین سے اس حدیث کو نقل کیا اور اس کے مضمون کے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کا آنا فلاں فلاں صفت کے ساتھ ہے، معتقد رہے تو انہوں نے حدیث الباب کی صحت کا حکم کر دیا اور ضعف سند میں بعد اس کے عارض ہوا اور یہ ضعف احتجاج متقدم کو مضر نہیں ہو سکتا۔ اب علمائے متاخرین کے لیے اس حدیث کا قابل استدلال ہونا وہ اس اس طور پر ہے کہ متقدمین کا اس حدیث کو بنا بر قاعدہ صحیح کہہ دیا۔ اور اس تصحیح کی ان کی طرف نسبت متواتر ہونا مثل تعلیقات امام بخاری کے حجت ہو گیا کہ بخاری بعض احادیث کو بلا سند ذکر کرتے ہیں۔ مگر بوجہ اس کے کہ انہوں نے التزام صحت کا کر لیا ہے۔ لہٰذا لوگ ان کی سند نہیں ڈھونڈھتے۔ اور بخاری کی اس تصحیح ضمنی پر اکتفا کرتے ہیں۔ **فکذا فیما نحن فیہ**۔

دوسرا یہ کہ متاخرین کو متقدمین کی اتباع ضروری و واجب ہے۔ کیونکہ ہر دور والوں پر اپنے ماقبل کا اتباع ضروری ہے ابلاغ احکام و تفصیل اجمال میں اور ہر دور کے علماء کے کلام میں جو جو اجمال ہوگا ان کے بعد والے اس اجمال کی تفصیل اور اس مبہم کی تفسیر کر دیں گے۔ پس لوگوں کو ان کی تفصیل اور تفسیر پر عمل کرنا ہوگا جیسا کہ اس مطلب کو کتاب ''انوار ساطعہ'' میں معتبر کتابوں کے حوالے دے کر واضح طور پر مع عبارات کے لکھا ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ امام مہدی ہم اہل بیت سے ہوں گے یا غیر کسی سے۔ فرمایا حضرت ﷺ نے کہ ہم سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اس دین کو ختم کر دے گا۔ (رواہ الطبرانی)۔ و رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ فتاوی حدیثیہ میں ہے کہ مہدی رضی اللہ عنہ جب ظاہر ہوں گے ان کے سر پر دستار ہوگی۔ اور ان کے ساتھ منادی ہوگا اور یہ آواز دے گا کہ یہ مہدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں۔ ان کی تابعداری کرو اور یہ منادی فرشتہ ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خطیب ابونعیم اور طبرانی نے روایت کیا کہ حضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسا جوان پیدا ہوگا جو زمین کو عدل اور انصاف سے پر کردے گا۔ پس جب تم اس کو دیکھو تابعداری کرو۔ اور تحقیق یہ کہ وہ مشرق سے آئے گا اور یہی مہدی ہوگا۔ (رواہ الطبرانی) اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس وقت تم دیکھو کہ سیاہ نشان خراسان کے ملک سے ظاہر ہوئے ہیں تو تم بھی ان لوگوں میں آملو۔ اگرچہ تم کو برف پر چلنا پڑے ہاتھ اور شکم سے، کیونکہ ان نشانوں میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ روایت کیا ہے اس کو ابونعیم اور حاکم اور امام احمد اور نعیم بن داؤد نے اور جب امام مہدی کی شہرت ہوگی۔ اس وقت سفیانی کافر بہت لشکر جمع کر کے ان کے مقابلہ کے لیے لائے گا اور لشکر اس کا خشک زمین میں دھنس جائے گا اور یہ خوشخبری امام صاحب کو پہنچے گی، ماہ شعبان کے نصف میں سورج سیاہ ہوجائے گا اور آخر مہینہ میں چاند سیاہ ہوجائے گا۔ برخلاف اپنی عادت کے اور حالانکہ نجومیوں کا حساب یہ ہے کہ چاند سیاہ نہیں ہوتا۔ مگر تیرھویں تاریخ یا چودھویں یا پندرھویں میں وقت تقابل نیرین کے ہیئت مخصوصہ پر اور سورج سیاہ نہیں ہوتا مگر مہینہ کی ۲۷ یا ۲۸ یا ۲۹ تاریخ میں، یمانی کا خروج اور مغربی کا ظہور مصر میں، مشرق سے ایسا ستارہ نکلے گا جس کی روشنی چاند کی طرح ہوگی اور دوہرا ہوجائے گا ایسے کہ دونوں طرفیں اس کی قریب ملنے کی ہوجائیں گی۔ آسمان میں سرخی ظاہر ہوکر دیر تک رہے گی، آسمان کے اطراف میں اور پورب سے ایک آگ ظاہر ہوگی، لمبی اور باقی رہے گی درمیان زمین اور آسمان کے، تین روز یا سات روز تک عرب کے لوگ خروج کریں گے عجم کی بادشاہی سے، اور مالک ہوجائیں گے عرب کے لوگ ان شہروں کے، قتل کرنا اہل مصر کا اپنے امیر کو، قیس اور عرب کے نشان چلیں گے بطرف مصر کے اور ساٹھ کذاب نکلیں گے جو پیغمبری کا دعوی کریں گے،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ذریع کی موت، ملک شام کے دیہات میں سے قریۂ جابیہ کا خشک زمین میں غرق ہوجانا۔

روایت کیا ابونصر نے ابوعبداللہ سے کہ خارج ہوگا امام مہدی طاق برسوں پر مثلاً پہلا، تیسرا، پانچواں، ساتواں، نواں۔ شاید کہ صدی کے طاق برس مراد ہیں اور رمضان کی تیئسویں رات میں ندا کرے گا ساتھ اسم قائم کے اور محرم کی دسویں تاریخ عاشورا کے روز مکہ شریف میں خانہ کعبہ میں درمیان رکن اور مقام ابراہیم کے کھڑا ہوگا اور ندا کرے گا ایک شخص کہ اس کے ہاتھ پر بیعت کرو اس وقت زمین کی رگیں کھینچی جائیں گی اور زمین تنگ ہوکر لپٹ جائے گی۔ پر ہر ملک سے مددگار مسلمان آکر اقرار کریں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور مکہ سے کوفہ تک آئیں گے اور وہاں سے لشکر کو تقسیم کر کے ملکوں کی طرف روانہ کردے گا اور کوفہ کی مسجدوں کو کشادہ کرے گا اور دور کرے گا ہر گناہ کو اور بدعت کو، اور قائم کرے گا سنت کو اور فتح کرے گا قسطنطنیہ کو اور صین اور پہاڑوں کو اور دیلم کو اور نیز اسی ابونصر نے ابوعبداللہ سے روایت کیا کہ مہدی ؑ قیام کرے گا سات برس اور جب خارج ہوگا اس وقت خانہ کعبہ کے ساتھ تکیہ لگا کر بیٹھے گا اور جمع ہوں گے اس وقت ان کے پاس تین سو تیرہ (۳۱۳) آدمی ان کے تابع اور اول کلام ان کا یہ آیت ہوگی "**بقیۃاللہ خیر لکم ان کنتم مومنین.**" یعنی میں خلیفہ پروردگار اور حجت اس کی ہوں اور بہتر ہوں تمہارے لیے اگر تم لوگ ایماندار ہو۔ اور جو کوئی امام مہدی ؑ کو سلام دے گا۔ تو اس طور پر کہے گا **السلام علیکم بقیۃاللہ فی الارض** جب کہ وہاں ہزار مسلمان جمع ہوں گے اس وقت کوئی یہودی اور نصرانی سوائے ایمان کے باقی نہ رہے گا اور اس کو سچا جانے گا۔ انتہی۔

(العرائس الواضحہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ زوراء میں ایک واقعہ ہوگا لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ زوراء کیا ہے؟ فرمایا کہ پورب کے ملک میں دریاؤں کے درمیان میں ایک شہر ہے کہ اس میں بڑے شریر اور سرکش لوگ میری امت کے ہوں گے۔ ان کو اللہ تعالیٰ چار بلا میں مبتلا کرے گا۔ ''تلوار میں اور خشک غرق ہو جانا زمین میں اور پتھر پڑنا ان پر اور صورت ان کی بدل جانا'' فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس وقت خارج ہوں گے سودان اور تلاش کریں گے عرب کو اور وہ ظاہر ہوں گے۔ پس ناگاہ ایک بادشاہ ظاہر ہوگا تین سو ساٹھ (۳۶۰) سواروں میں اور دمشق کو آئے گا۔ پس قبل گزرنے ایک ماہ کے قبیلہ بنی کلب کے تیس ہزار آدمی ان کے تابع ہو جائیں گے اور بعد اس کے روانہ کریں گے لشکر کو طرف عراق کے اور قتل کریں گے زوار، میں ایک لاکھ آدمی کو اور ان کو خارج کر دیں گے اور کوفہ کے قیدی لوگ ان کے ہاتھ سے نجات پائیں گے۔ اور خارج ہوگا ایک اور بادشاہ سفیانی لشکر لے کر بسوئے مدینہ منورہ کے۔ پس غرق کر دے گا زمین میں ان کو اللہ تعالیٰ فقط دو (۲) آدمی غرق ہونے سے باقی رہیں گے جو کہ سفیانی کو ایک ان میں سے جا کر اس بات کی خبر دے گا اور دوسرا امام مہدی کو۔ اور قریش کے لوگ بھاگ کر قسطنطنیہ کو چلے جائیں گے، اور سفیانی روم کے سردار کو لکھے گا، کہ ''یہ لوگ میری طرف روانہ کر دو۔ پس وہ سردار روم کا ان کو سفیانی کی طرف روانہ کر دے گا اور زیادہ اجتماع کریں گے یہ لوگ دروازہ دمشق پر۔

کہا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ اس وقت آسمان سے آواز آئے گی، کہ اے لوگو ظالموں اور منافقوں کا ظلم تم سے اللہ تعالیٰ نے دور کر دیا ہے اور تمہارا مددگار ایسے شخص کو کیا ہے کہ جو اس وقت امت محمدی میں سے بہتر ہے۔ جاؤ مکہ میں اور اس سے مل جاؤ کہ وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مہدی ہے اور نام اس کا احمد بن عبداللہ ہے۔ حذیفہ نے کہا کہ عمران بیٹا حصین کا کھڑا ہو کر کہنے لگا! کہ ہم کس طور پر اس کو شناخت کریں گے؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ''وہ ایک مرد ہے میری اولاد میں سے۔ بنی اسرائیل کے لوگوں سے مشابہ ہے۔ اس پر دو چادریں صوف کی ہوں گی۔ منہ اس کا ستارہ کی طرح چمکتا ہوگا۔ اس کے منہ پر دائیں رخسار پر کالا تل ہوگا اور اس کی چالیس (۴۰) برس کی عمر ہوگی۔ شام کے ملک سے ابدال اور مصر سے نجباء و غیرہ اس کی قسم بزرگی اور غوثیت کے مرتبے والے لوگ اور مشرق وغیرہ ملکوں سے لوگ اس کے پاس آ کر بیعت کریں گے۔ مکہ شریف میں درمیان رکن اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے بعد شام کی طرف جائے گا۔ اور حضرت خواجہ خضر علیہ السلام ان کے لشکر کے سپہ سالار رہوں گے اور میکائیل علیہ السلام اس لشکر کے ساقی ہوں گے۔ پس خوش ہوں گے اس سے اہل آسمان وزمین اور پرندے اور جنگلی وحشی جانور اور دریا میں مچھلیاں۔ اور ان کی حکومت میں پانی بہت ہوگا اور زمین سے خزانے خارج کرے گا۔ بعدہ ملک شام میں جا کر سفیان کافر کا ذبح کرے گا۔ اس درخت کے نیچے جس کی شاخیں بحیرہ طبریہ کی طرف کو ہیں اور قتل کرے گا قبیلہ کلب کو..... الخ

اور روایت کیا ابونعیم نے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو امام مہدی رضی اللہ عنہ لوگوں کے سردار کہیں گے کہ آیئے اور امامت کیجیے۔ تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ خبردار ہو جاؤ کہ تم ہی آپس میں ایک دوسرے کے سردار ہو، اس امت کی کرامت کے سبب سے۔ یعنی تمہارے اوپر دوسرا آدمی سرداری اور پیشوائی نہیں کر سکتا۔ ابوعمرو الدارانی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ میری امت سے ایک قوم حق پر اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قدر لڑتی رہے گی کہ عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے وقت طلوع فجر[1] کے بیت المقدس میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پاس۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ اے نبی اللہ کے آگے ہو کر نماز پڑھایئے۔ پس فرمائیں گے کہ اس امت کے بعض لوگ امیر ہیں بعض کے اوپر۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کی ایک علامت یہ ہے کہ منا بازار کے حاجی لوگ سخت لوٹے جائیں گے

---

[1] ایک روایت میں عصر کا وقت مذکور ہے، جیسا کہ عنقریب بیان ہوگا اور یہی قوی ہے، اور امام نماز کی جگہ سیدھے پیچھے کو بغیر منہ پھیرے رجعت قہقری کریں گے۔ مگر عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے امام مہدی کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر آپ ہی نماز پڑھایئے۔ آپ کے لیے اقامت کہی گئی ہے۔ پس امام مہدی رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں گے۔ اور بعض روایت میں ہے کہ اس وقت کی نماز عیسیٰ علیہ السلام ان کے اذن سے پڑھائیں گے اور پھر امام مہدی امامت کریں گے اور عیسیٰ علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہونے کا فخر کریں گے۔ ایسا کتب سیر و حدیث میں ہے اور بعض کتابوں میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پچاس وقت کی نماز پڑھا کریں گے۔ مگر اصح یہی ہے کہ پانچ وقت نماز پڑھیں گے اور شریعت محمدیہ کی تابعداری کریں گے۔ کیونکہ ان کی اپنی شریعت منسوخ ہوگئی ہے۔ شرح عقائد ہے لکنه یتابع محمدا صلی اللہ علیہ وسلم لا ن شریعته قد نسخت فلایکون الیه وحی ونصب الاحکام بل یکون خلیفة رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم ثم الاصح انه یصلی بالناس ویومهم ویقتدی به المهدی لانه افضل فامامته اولی ..... الخ میں کہتا ہوں! کہ بے شک عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کسی حکم جدید خارج از شریعت مصطفویہ کی وحی نہ ہوگی اور مستقل طور پر بطریقہ نبوت جدیدہ کوئی حکم نہ دیں گے مگر عیسیٰ علیہ السلام کا امامت کرنا بوجہ ان کے افضل ہونے کی یہ قول ضعیف ہے۔ کیونکہ قیاس اور نص کے ہوتے ہوئے قیاس بے کار ہے۔ کما قاله صاحب نظم الفرائد قوله ثم الاصح ..... الخ هذا تصحیح من طریق القیاس لکنه یترک اذا لا ح الاثر. فالاحادیث کلها علی خلافه منها. حدیث ابی سعید رفعه منا الذی یصلی عیسٰی بن مریم خلفه اخرجه نعیم فی مسنده ومنها حدیث جابر رفعه مطولا فی آخره. فینزل عیسٰی بن مریم فیقول امیرهم صل لنا فیقول لان بعضکم علی بعض امیر اخرجه ابونعیم ومنها حدیثه مختصر اکیف انتم اذانزل عیسٰی ابن مریم وامام کم منکم اخرجه احمد ومسلم وابن جریر وابن حبان ومنها حدیث ابی امامة الباهلی مطولا مرفوعا فی آخره. وامامهم المهدی رجل صالح اخرجه ابن ماجة والرویانی وابن خزیمة وابوعوانة والحاکم فی صحاحهم وابونعیم فی الحلیة ومنها حدیث حذیفة مرفوعا ومنها حدیث جابر مرفوعا اخرجه ابوعمرو الدارانی فی سنته ومنها اثر عبداللّٰه بن عمرو ومنها اثر ابن سیرین اخرجه ابن ابی شیبة فی مصنفه ففی کلها تصریح بامامة المهدی فی الصلوة وانکار عیسٰی بن مریم. ومنها اثر کعب مطولا وفیه فتقام الصلوة فیرجع امام المسلمین المهدی فیقول عیسٰی تقدم لک اقیمت الصلوة فیصلی بهم تلک الصلوة ثم یکون اماما بعده وبهذا وفق علی القاری بین قول الشارح والآثار وفیه. اولا انه لایعارض المرفوعات ولیس هذاباثر صحابی ایضا. وثانیا ان المتقدمه اخبار صحیحة الاسانید. وثالثا ان کعبا مشهوربالاخذ عن الاسرائیلیات فلاتقوم به حجة کاملة. ورابعا ان ضمیر بعده فی قوله اما بعده یرجع الی المهدی ای بعد موته لاالی الصلوة ویؤیده تعلیلات المسیح بقوله لک اقیمت وبعضکم علی بعض امیر. وخامسا انه لومسلم فالکلام فی الصلوة عند نزوله لافیما بعده انتهی بتغیریسیر. ۱۲ منه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور قبائل جنگ آپس میں زور سے ہوگا اور اس قدر خون جاری ہوگا کہ جمرات پر پڑے گا۔ پس امام مہدی رضی اللہ عنہ کو لوگ خلیفہ وقت اور بادشاہ بنائیں گے درمیان رکن اور مقام ابراہیم کے اور وہ انکار کریں گے یہاں تک کہ ایک منادی غیب سے ندا کرے گا کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی اتباع کرو اس وقت آپ بیعت لیں گے اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک روز خطبہ پڑھ کر ذکر دجال کا کیا اور فرمایا کہ مدینہ سے شر اور پلیدی اس طور پر نکالی جائے گی جیسے کہ لوہار کی بھٹی میں لوہے کا میل دور کیا جاتا ہے اور اس روز کو "روز خلاص" کہا جائے گا۔ ام شریک نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس روز عرب لوگ یہاں ہوں گے فرمایا کہ وہ تھوڑے ہوں گے اور اکثر بیت المقدس میں جا رہیں گے اور ان کا امام اور بادشاہ ایک مرد صالح ہوگا جو مہدی ہے۔ ..... الخ (مختصراً)

ابن جوزی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سارے روئے زمین کے بادشاہ چار شخص ہوئے ہیں۔ دو مومن اور دو کافر پس مومن سکندر ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علیہما السلام اور کافر نمرود اور بخت نصر۔ اور قریب ہے کہ مالک ہوگا ساری زمین کا پانچواں میری اولاد سے یعنی امام مہدی۔ انتہی

ترمذی اور ابوداؤد نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا نبی ﷺ نے دنیا ختم نہ ہوگی جب تک کہ مالک نہ ہو لے عرب کا ایک مرد میرے اہل بیت سے اس کا نام میرا نام ہوگا اور اس کے باپ کا میرے باپ کا نام ہوگا زمین کو عدل سے پر کر دے گا جیسے کہ ظلم سے پر تھی قبل اس کے جب مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور ہوگا تو اس پر ایک شخص اپنا لشکر جنگ کے لیے روانہ کرے گا اور اس شخص کے ماموں، نانا قبیلہ بنی کلب سے ہوں گے اور امام مہدی رضی اللہ عنہ بھی اس پر لشکر روانہ کریں گے۔ پس مہدی رضی اللہ عنہ اس پر غالب ہوں گے اور مہدی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کریں گے اور ان کے وقت میں اسلام آرام لے گا۔ اور جب وفات پائیں گے تو مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے اور دفن کریں گے اور مہدی رضی اللہ عنہ بیشمار مال دونوں ہاتھ سے تقسیم کریں گے اور ان کے زمانہ میں مال بہت ہوگا سب لوگ دولت مند ہوں گے مالدار زکوٰۃ کا مال دے گا اور فقیر قبول کرنے والا نہ ملے گا۔ (صحیح مسلم و بخاری وغیرہ) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامات رسالہ میں جا بجا ذکر ہو چکے ہیں اور یہاں پر چنداں بیان کی ضرورت نہیں کہ ان کا آنا موقوف ہے بعد آنے امام مہدی کے۔

مؤلف رسالہ کی طرف سے آخری عرض مسلمانوں کی خدمت میں یہ ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کا زمانہ خروج بے شک قریب ہے مگر یہ بات کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور کوئی آج کل کے موجودہ لوگوں سے امام مہدی ہونے کا دعوی کرے یا کوئی شخص امام مہدی ہو چکا ہے یہ سب غلط اور خبط ہے اور یہ اعتقاد خلاف شرع ہے۔ صاحب ''مجمع بحار الانوار'' فرماتے ہیں کہ بڑے بے قوف اور نادان اور نقصان کار ہیں وہ لوگ جو کہ اپنے دین اسلام کو مزاح سمجھتے ہیں اور بے علموں کو پیشوا بناتے ہیں اور جب کوئی مسافر غریب الوطن مثلاً دعوے کرتا ہے کہ میں امام مہدی ہوں تو اس کو بلا تامل تسلیم کر لیتے ہیں اور امام مہدی رضی اللہ عنہ کے اوصاف اور خواص اور علامات اس میں نہیں ہوا کرتے بلکہ بعض ایسے بے دین ہوتے ہیں کہ اس کو رسول اللہ ﷺ پر افضل جانتے ہیں اور اس کے ساتھ والوں کے ایک کا نام ابو بکر صدیق اور حضرت عمر و حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اور بعض کو مہاجرین اور بعض کو انصار اور عائشہ اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رکھتے ہیں اور بعض بے قوفوں نے ملک سندھ کے ایک شخص کاذب غدار کو عیسیٰ مقرر کر لیا۔ پس اس فقیر کی کوشش سے بعض جلاوطن کیے گئے اور بعض قتل کیے گئے اور بعضوں نے اس اعتقاد بد سے توبہ کر لی اور عبارت ''مجمع بحار الانوار'' کی یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ ومنه مهدی آخر الزمان رای الذی فی زمن عیسٰی علیہ السلام ویصلی معه ویقتلان الدجال ویفتح القسطنطنیة ویملک العرب والعجم ویملأ الارض عدلا وقسطا ویولد بالمدینة ویکون بیعته بین الرکن والمقام کرهاعلیه ویقاتل السفیانی ویلجأ الیه ملوک الهند مغلغلین الی غیر ذلک وما اقل حیاء واسخف عقلا واجهل دینا ودیانة قوما اتخذوا دینهم لهوا ولعبا کلعب الصبیان بالخذف والحصا فیجعل بعضها امیرا وبعضها سلطانا ومنها فیلاً افراسا وجنودا فهکذا هولاء المجانین جعلوا واحدا من غرباء المسافرین مهدیا بدعواه الکاذبة بلا سند وشبهه جاهلا متجهلا بلاخفاء لم یشم نفحة من علوم الدین والحقیقة فضلا من فنون الادب یفسرلهم معانی الکلام الربانی ویتبوأبه مقاعد فی النار ویسفههم با لاحتجاج بایات المثانی بحسب مایاولها لهم فیما شرع لهم عن عقائد ظهرت فسادها عند الصبیان واذا اقیم الحجج النبویة الدالة علی شروط المهدوی یقول هی غیرصحیح ویعلل بان کل حدیث یوافق اوصافه هو صحیح وما یخالفه فغیر صحیح ویقول ان مفتاح الایمان بیدی فکل من یصدقنی بالمهدویة فهومومن ومن ینکرها فهو کافر ویفضل ولایته علی نبوة سید الانبیاء ﷺ وینسبه الی اللہ عزوجل ویستحل قتل العلماء واخذ الجزیة وغیر ذلک من خرافاتهم ویسمون واحدا ابابکرالصدیق واخر بآخر وبعضهم المهاجرین والانصار وعائشه وفاطمة وغیر ذلک وبعض اغبیائهم جعلوا شخصا من السند عیسٰی فهل هذا الا لعب الشیطان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وکانوا علی ذلک مدوا کثیرة وقتلوا فی ذلک من العلماء عدیدة الی ان سلط اللہ علیھم جنود لم یروھا فاجلی اکثرھا وقتل کثیر وتوّب اٰخرین توبة وفیرا ولعل ذلک بسعی ھذا المذنب الحقیرواستجابة لدعوة الفقیر واللہ الموفق لکل خیرفا لحمدللہ الذی بنعمته تتم الصالحات۔ اھ

(صفحہ ۱۸۰، تکملہ مجمع بحار الانوار)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے ادلہ

قولہ تعالیٰ: ﴿وَمَاقَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ منجملہ اقسام قصر الموصوف علی الصفۃ کے ایک قسم ہے یعنی قصر قلب۔ کلمہ بل کا مفرد میں اضراب یعنی اعراض کے لیے ہوتا ہے اگر بعد امر یا اثبات کے واقع ہوتو اثبات حکم کا مابعد کے لیے کرے گا اور معطوف علیہ کو کالمسکوت عنہ کردے گا اور بعض نفی یا نہی کے حکم اول یعنی منفی یا منہی کو برحال خود رکھے گا اور ضد اس حکم کی مابعد کے لیے ثابت کرے گا۔ قام زید بل عمروا. لیقم بکربل خالد. نحو

لم اکن فی مربع بل فیھا لاتضرب زیدا بل عمروا

اور جس صورت میں مابعد بل کے جملہ ہوتو ابطال جملہ اولی اور اثبات جملہ ثانیہ کے لیے ہوگا۔ قولہ تعالیٰ ﴿بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ﴾ یا انتقال من غرض الی غرض آخر پر دال ہوگا۔ قولہ تعالیٰ ﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا﴾ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ﴿بَلْ﴾ دونوں صورتوں یعنی مفرد اور جملہ میں عطف کے لیے ہوتا ہے۔ بنا بر تحقیق اور مشہور عند النحاۃ عاطفہ ہونا اس کا مختص بالمفرد ہی ہے یعنی جس صورت میں کہ بعد اس کے مفرد واقع ہو۔ اور جملہ میں حرف ابتدا کا ہوگا۔ بنا بر مشہور ﴿بَلْ﴾ مشترک ٹھہرا عطف اور ابتدا میں اور ظاہر ہے زکی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماہر پر کہ عدم اشتراک صحیح ہے بہ نسبت اشتراک کے۔ فقط بودے لوگ سرسری جو امتیاز درمیان معنی وضعی اور اس کے افراد میں نہیں کر سکتے جب استعمال لفظ کا افراد میں بھی معنی وضعی مطلق کی طرف پاتے ہیں تو ان کو دھوکا اشتراک اللفظ بین المطلق والافراد کا لگ جاتا ہے۔ بلکہ فرد معین ہی کو بلحاظ کثرت استعمال کے موضوع لہ سمجھ لیتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل اردو خوانوں کو لفظ "**توفی**" میں دھوکا لگا ہوا ہے بیان اس کا عنقریب آئے گا۔ کلمہ "**بل**" کا موضوع لہ فقط اعراض سے پہلے کا مسکوت عنہ کرنا یا تقریر اس کی علیٰ ہذا القیاس۔ ابطال ذات پہلی کی یا انتقال غرض سے یہ سب انواع ہیں اعراض کے لیے جو معنی وضعی ہیں۔ (۱۲ بحر العلوم مسلم الثبوت)

الغرض کلمہ ﴿**بَلْ**﴾ کا بنا بر تحقیق ہذا آیت مذکورہ میں حرف عطف ٹھہرا ابطال جملہ اولیٰ یعنی "**قتلوہ**" کے لیے اور منجملہ طرق قصر کے قصر بالعطف بھی ہے جس میں متکلم پر واجب ہے کہ نص علی المثبت والمنفی کرے کیونکہ مطلق کلام قصری کو متکلم تمیز ا بین الخطاء والصواب کے بولتا ہے تا کہ مخاطب کے اعتقاد میں جو خلط بین الصواب والخطاء ہے نکل جائے اور بالخصوص قصر بالعطف میں کسی طرح ترک کرنا تصریح کا جائز نہیں۔ **مانحن فیہ** میں یہود کا افتراء دو وجہ سے تھا۔ ایک مسیح کا بذریعہ صلیب کے مقتول کہنا دوسرا اس مقتولیت کو محقق بولنا۔ یعنی ﴿**اِنَّا قَتَلْنَا**﴾ سے تعبیر تاکیدی کرنی۔ وجہ اول کو متکلم بلیغ نے ﴿**وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ**﴾ سے رد کیا۔ وجہ دوسری کو ﴿**وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ**﴾ سے۔ اب اگر ﴿**بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ**﴾ کو کنایہ اعزاز واکرام سے کہا جائے جیسا کہ مرزا قادیانی **ورافعک الی** میں کہتا ہے تو بمقتضائے قصر قلب کے چاہیے کہ مابعد "**بل**" یعنی اعزاز اور ماقبل یعنی مقتولیت مجتمع نہ ہوں مع آنکہ مقتول مومنین میں سے ظلما اعلیٰ درجہ کا معزز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور مکرم عنداللہ ہوتا ہے۔ قصر قلب میں اگر چہ تنافی بین الوصفین بنا بر تحقیق ضروری نہیں۔ مگر احدالوصفین کا ملزوم نہ ہونا دوسرے وصف کے لیے نہایت ضروری ہے تا کہ مخاطب کا اعتقاد برعکس مایدعیہ المتکلم کے متصور ہو اور اگر رفع سے مراد موت طبعی بعد واقعۂ صلیب بعرصۂ دراز مثل مزعوم مرزا کے لی جائے تو بحسب مضمون بالا کے تصریح بہ **بل بقی حیا ثم توفہ اللہ ورفعہ الیہ** کے ضروری ہے ورنہ فصاحت اور بلاغت قرآن کریم میں جو اعلیٰ وجوہ اعجاز اس کے سے ہے، خلل واقع ہوگا۔ متکلم بلیغ کی شان سے بالکل بعید ہے کہ مقتضائے مقام یعنی تمیز ضروری کو چھوڑ کر مزید براں ایسے کلام بولے جس کا معنی بحسب التبادر مخالف ہوں معنی مراد سے کیونکہ ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ سے تحقق رفع در واقعہ صلیب یا قبل اس کے بحسب محاورہ قرآنیہ وغیرہ مفہوم ہوتا ہے۔ دیکھو **بل جاء ھم بالحق.** کو جو بعد **ام یقولون افتراہ** کے ہے۔

اور ارادہ رفع روح کا موت طبعی کے طور پر بستلزم بین الحقیقۃ والمجاز کما ہو مزعوم القادیانی۔ کیونکہ مرزا بصورت ہونے کلمہ **الی** کے صلہ رفع کا اس ترکیب کو مجاز فی التقرب ٹھہراتا ہے۔ پس یہ ارادہ مرزا کا قول باری تعالیٰ **بل رفعہ اللہ الیہ** سے مع زعم تحقق اس کے قبل از واقع صلیب مستلزم ہے وقوع کذب کو کلام الٰہی میں **والعیاذ باللہ.** لانتفاء المحکی عنہ بعد ملاحظہ ماضویت اضافیہ کے یعنی بہ نسبت ماقبل "**بل**" کے اور ظاہر کہ ماضویت بالاضافۃ الی زمان النزول مخل ہے فصاحت میں بعد از قطع احتمالات مذکورہ آیت ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ کی محکم ٹھہری رفع جسمی مسیح میں لہٰذا اہل لسان اور محاورہ داں صحابہ اور سلف سے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین رفع جسمی کو آیت ہذا سے ایسے سمجھے ہوئے تھے کہ کسی سے اس آیت کے معنی میں اختلاف مروی نہیں اور اسی وجہ سے یعنی چوں کہ محکم ہے رفع جسمی میں تو مخصص ہوگی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واسطے ان آیات اور احادیث کے جو باعتبار عموم اپنے کے دال ہیں وفات مسیح پر مثل ﴿قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾ اور **ما من نفس منفوسة**.....الخ وغیرہ وغیرہ اور یہی آیت قرینہ صارفہ ہے ارادہ کرنے معنی موت کے "**توفیتنی**" سے اور "**متوفیک**" سے برتقدیر عدم تقدیم وتاخیر کے۔ اور یہی آیت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ ﴿شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ﴾ میں حیا ملحوظ نہیں ہے اور یہی آیت قرینہ ہے حدیث **فاقول کما قال العبد الصالح**.....الخ میں ﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ﴾ سے معنی غیر موت کا لینے کے۔ اور یہی آیت قرینہ ہے حدیث **لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین**.....الخ میں برتقدیر صحت کے حیات حیات فی الارض مراد لینے کے۔ اور یہی آیت بعد از قطع احتمالات مذکورہ کے استبعاد عقل انسانی کو جو دربارہ مرفوع ہونے جسم مسیح کے بجسدہ العنصری آسمان پر تھا زائل کر رہی ہے۔ **هذه الاية تكفي جوابا لجميع السوالات وان اجبنا عن كل سوال تبرعا من بعده** اور نیز معلوم ہو کہ مرزا جو بڑے زور شور سے کہتا ہے کہ "**انی متوفیک**" سے معنی "**ممیتک**" کا بشہادت محاورہ قرآنیہ لیا جائے گا اور ایسا ہی "**فلما تو فیتنی**" میں بھی معنی موت کا تحقق یعنی "**انی متوفیک**" سے وعدۂ موت اور "**فلما توفیتنی**" سے تحقق موت کا اور **بل رفعه الله اليه** سے رفع روحانی مراد ہوگا جیسا کہ "ازالۂ اوہام" میں کہتا ہے۔ لفظ "**توفی**" میں مرزا اور اس کے اذناب کو سخت دھوکا لگا ہوا ہے لہٰذا اس میں قدرے بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ مرزائی جان لیں کہ "**توفی**" کے معنی سوائے موت کے قرآن اور لغت سے ثابت ہے اور اسی سے تطبیق بین الایات بھی ہاتھ آئے گی۔

توفی ماخوذ ہے 'وفا' سے وفا کے معنی 'پورا ہونا'۔ کہتے ہیں فلانی چیز وافی ووکافی ہے۔ ایفا کے معنی پورا کرنا اور **توفی** تفعل ہے بمعنی استفعال کے۔ یعنی استیفاء جس کا ترجمہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پورا لینا۔ لغت کی کتابیں مثل صحاح، صراح، قاموس وغیرہ اور ایسا ہی تفاسیر سب اس معنی پر متفق ہیں اور یہ بھی واضح ہو کہ لغت اور تفاسیر میں معنی مستعمل فیہ کو بیان کرتے ہیں اگر چہ موضوع لہ نہ بھی ہو۔ بلکہ فرد ہی اس موضوع لہ کا ہو یا کسی نوع کا علاقہ معنی موضوع لہ سے رکھتا ہو۔ جیسا کہ لفظ ''**الہ**'' جس کا معنی معبود مطلق ہیں واجب ہو یا ممکن اور ''**الھۃ**'' بمعنی معبودات مطلقہ کواکب ہوں یا بت یا آدمی حالانکہ بہت جگہ اہل لغت اور مفسرین لفظ ''**الھۃ**'' کی تفسیر اصنام کے ساتھ کر دیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ کتب لغت میں ظاہر ہے اور تفسیر ابن عباس میں متعلق **اموات غیر احیاء** کے لکھا ہے ''اموات اصنام''۔ وہیں پر ظاہر ہے کہ اصنام یعنی بت لفظ ''**الھہ**'' کے معنی وضعی نہیں ہیں بلکہ اس معنی موضوع لہ کا ایک فرد ہے جو کہ معبودات مطلقہ ہیں۔ بے علم مولوی اردو خواں زعمی مولوی ایسے الفاظ کو دیکھ کر دھوکا کھا جاتے ہیں یعنی یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ بیان معنی وضعی کا ہے بلکہ اسی کو حصر کے طور پر نسبت اس مطلق کے موضوع لہ قرار دیتے ہیں بوجہ اس کے کہ مطلق کو فرد سے ممتاز نہیں کر سکتے۔

الغرض الفاظ مشتقہ میں معنی حقیقی کبھی اور ہوتے ہیں اور معنی مستعمل فیہ اور ہوتے ہیں۔ پس **مانحن فیہ** میں بھی مرزا اور اس کے اذناب کو یہی دھوکا لگا ہوا ہے۔ لغت کی کتابوں میں جو دیکھا کہ **توفی** کے معنی موت کے بھی ہیں اور صحیح بخاری میں ''**متوفیک**'' کی تفسیر ''**ممیتک**'' کے ساتھ کی ہے تو اس اشتباہ مذکور میں پڑ گئے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ ''**الہ**'' اور اموات کے معنی اصنام ہی خیال کرتے ہوں گے ورنہ **توفی** سے معنی موت ہی کے لینے میں ایسے مستحکم نہ ہوتے۔

تفصیل یہ ہے کہ ''**توفی**'' نے جس سے تعلق پکڑا ہے وہ شے کیا ہے یا روح ہوگی یا غیر روح؟ اگر روح ہے تو پکڑنا روح کا پھر منقسم ہے دو قسموں پر ایک تو اس کا پکڑنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مع الامساک یعنی پکڑنے کے بعد نہ چھوڑنا۔ اس کا نام تو موت ہے۔ پس موت کے مفہوم میں دو امر **توفی** کے مفہوم سے زیادہ اعتبار کیے گئے ایک روح دوسرا امساک۔ اور دوسری قسم پکڑنے کی نیند ہے۔ جس کے مفہوم میں قید روح اور ارسال یعنی چھوڑ دینا ماخوذ ہے۔ الحاصل موت اور نیند دونوں فرد ہیں **توفی** کے۔ (تفسیر کبیر، تفسیر ابن کثیر، شرح کرمانی، صحیح بخاری)

اور متعلق توفی کا اگر غیر روح ہو تو وہ بھی یا جسم مع الروح ہوگا جیسا کہ "**انی متوفیک**" یا اور چیز ہوگی جیسا کہ **توفیت مالی** (قاموس) بیان اس امر کا جو مذکور ہو چکا ہے یعنی "**توفی**" کا معنی فقط کسی شے کا پورا لے لینا ہے عام ہے اس سے کہ وہ شے روح ہو یا غیر روح اور بتقدیر روح ہونے کے مقید بارسال ہو یا بامساک۔ نص سے بھی ثابت ہے یعنی قرآن کریم کی آیت سے پروردگار اپنی قدرت کا تصرف ظاہر فرماتا ہے اس طور پر کہ ارواح کو بعد القبض کہیں تو بند کر رکھتا ہے اور کبھی چھوڑ دیتا ہے۔ ﴿**اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا**.....الخ﴾ اللہ تعالیٰ قبض فرماتا ہے ارواح کو حالت موت اور نیند میں۔ فقط فرق اتنا ہے کہ موت میں امساک اور نیند میں ارسال ماخوذ ہے اس آیت میں تو استعمال لفظ "**توفی**" کا مشترک میں ظاہر ہے یعنی فقط قبض۔ اور ارواح مدلول ہے لفظ "**انفس**" کا اور آیت ﴿**وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِاللَّيْلِ**.....الخ﴾ میں مستعمل ہے نیند میں جو فرد ہے مفہوم توفی کا یعنی قبض کا اور آیت ﴿**وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ**.....الخ﴾ وغیرہ آیات میں مدلول اس کا موت ہے جو منجملہ افراد اسی **توفی** کے ہے۔ پس ﴿**يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ**﴾ میں اور ﴿**فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ**﴾ میں بھی معنی موت کے مطابق بعض نظائر قرآنیہ وغیر قرآنیہ جیسا کہ **توفی اللہ زیدا. توفی اللہ بکرا**۔ وغیرہ وغیرہ لیا جاتا بشرطیکہ نص ﴿**بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ**﴾ کی رفع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جسمی عیسیٰ علیہ السلام پر شہادت نہ دیتی یا آیت ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ.....الخ﴾ اور ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ اور احادیث صحیحہ رفع جسمی پر استلزاماً وارد نہ ہوتیں اسی واسطے معنی موت کے نہیں لیے جاسکتے۔ کیونکہ جب ایک شخص کا بخصوصہ کسی نص سے حکم معلوم ہو جائے تو جو آیات کہ برخلاف اس کے عام ہوتی ہیں ان میں داخل نہیں ہوتا اور نہ اس لفظ کو پھر اپنے نظائر پر محمول کیا جاتا ہے۔

مثال اس کی سنو! حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا حال جب کہ نص ﴿خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ﴾ سے معلوم ہو چکا تو پھر ﴿اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ﴾ اور ایسا ہی ﴿خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ﴾ سے مستثنیٰ ہے اور قول قائل کا **خلق اللہ آدم** محمول نہ ہوگا اپنے کروڑہا نظائر پر **خلق اللہ زیدا. خلق اللہ بکرا. خلق اللہ خالدا**. وغیرہا پر یعنی یہ نہ کہا جائے گا کہ کیفیت خلقت آدم وغیرہ بنی نوع یکساں ہے۔ ایک معنی کا بکثرت مستعمل فیہ ہونا یہ دلیل نہیں ہوسکتا کہ بروقت قائم ہونے قرینہ مانعہ اس معنی کے بھی وہ معنی مستعمل فیہ مراد ہو۔ جیسا کہ **متوفی** اور ﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ﴾ میں معنی موت کے نہیں لے سکتے ہیں بوجہ اس کے کہ آیت ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ بوجہ افادہ دینے اس کے رفع جسمی کو معنی موت سے روک رہی ہے۔ پس اب منصف ایماندار پر ظاہر ہو گیا ہوگا کہ ﴿يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ﴾ اور ﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ﴾ میں معنی موت کے لے کر اس پر بطور شہادت کے ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ﴾ وغیرہ وغیرہ کو پیش کرنا محض عناد و ضد یا جہالت ہے۔ مرزا اپنے ازالہ میں اور اپنی کتاب ''ایام الصلح'' میں لفظ **توفی** بحسب محاورۂ قرآن شریف کے موت ہی کے معنی میں منحصر کہتا ہے اور کسی جگہ بوجہ اطلاق **توفی** کے نیند پر **النوم اخ الموت** کو قرار دیتے ہیں ایک تو یہ دھوکا کھایا کہ موضوع لہ کے فرد کو عین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موضوع لہ سمجھ گیا اور دوسرا یہ دھوکا کھایا کہ **اطلاق المطلق علی بعض افرادہ** کو از قبیل اطلاق الفرد علی الفرد فہم کرلیا اور پھر بعد دعوائے حصر مذکور کے قائل بھی ہوا کہ **توفی** کے معنی باستعمال محاورۂ قرآن شریف نیند ہے۔ واہ واہ

پس صاف معلوم ہوا کہ اگر کسی لفظ کا ایک معنی میں استعمال زیادہ ہو تو بوقت قیام قرینہ مانعہ وصارفہ استعمال اس کا دوسرے معنی میں بھی کیا جائے گا اگرچہ وہ قرینہ صارفہ حدیث ہے اخبار احاد میں سے یا کوئی اور۔

خیال کرو قرآن شریف میں ہر جگہ "**اسف**" کے معنی غم ہیں مگر غضب کے معنی بھی آئے ہیں۔ **فلما اسفونا** کے معنی **فلما اغضبونا** ہیں۔ انہوں نے غضب دلایا ہم کو۔ اور ہر جگہ قرآن کریم میں **بعل** کے معنی زوج ہیں مگر باری تعالیٰ کے قول **أ تدعون بعلا** میں بت ہے۔ اور ہر جگہ قرآن پاک میں **مصباح** کے معنی کوکب ہیں مگر سورۂ نور میں **مصباح** سے مراد چراغ ہے اور ہر جگہ قرآن شریف میں **قنوت** سے مراد طاعت ہے مگر قولہ تعالیٰ **کل لہ قانتون** میں مراد اقرار کرنے والے ہیں اور ہر جگہ **بروج** سے مراد کواکب ہیں مگر قولہ تعالیٰ **فی بروج مشیدۃ** میں مراد محل پختہ ہے قرآن شریف میں **صلوٰۃ** سے مراد رحمت یا عبادت ہے مگر **بیع وصلوات ومساجد.** میں مراد **صلوات** سے مقامات ہیں۔ ہر جگہ قرآن شریف میں **کنز** سے مراد مال ہے مگر سورۂ کہف میں جو لفظ **کنز** ہے اس سے مراد صحیفہ علم کا ہے۔ نظائر ان کے اور بھی موجود ہیں تفسیر اتقان میں ملاحظہ کرو۔ علیٰ ہذا القیاس اکثر جگہ قرآن شریف میں **توفی** کے معنی موت یا نیند ہیں مگر **فلما توفیتنی** میں **قبضتنی یا رفعتنی یا اخذتنی وافیا** مراد ہے بقرینہ **بل رفعہ اللہ الیہ** کے اور ایسا ہی **متوفیک** سے بر تقدیر عدم تقدیم وتاخیر کے۔ (شمس الدرایہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الغرض آیۃ **یٰعیسٰی انی متوفیک** میں بعد تقدیم وتاخیر کے معنی موت کے لیے جائیں اور **فلما توفیتنی** سے رفع کے معنی ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرح پر لینا پڑے گا اور یا ہر دو جگہ میں معنی قبض کے لیں گے سوائے موت کے اور اس دوسری صورت پر تقدیم وتاخیر کی ضرورت نہ پڑے گی۔ واضح ہو کہ یہ مطلب عام فہم کرنے کے لیے کئی بار صراحۃً اور ضمناً بیان ہو چکا۔

اب مرزا اور مرزا کے بڑے مددگار فاضل حکیم نورالدین کے معنی بھی اس آیت کے متعلق سنا دوں۔ فاضل نورالدین اپنی کتاب ''تصدیق براہین احمدیہ'' میں لکھتا ہے۔ **اذ قال اللہ یٰعیسٰی انی متوفیک ورافعک الی**.....الخ ''جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں لینے والا ہوں تجھ کو اور بلند کرنے والا ہوں اپنی طرف''۔ (بلفظہ صفحہ ۸، کتاب تصدیق ''براہین احمدیہ'') اور خود مرزا لکھتا ہے۔ **انی متوفیک ورافعک الی** اے عیسیٰ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ (بلفظہ صفحہ ۵۵۷، براہین احمدیہ)

اور اسی کتاب کے صفحہ ۵۱۹ میں لکھتا ہے **انی متوفیک ورافعک الی**. میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ بلفظہ

اب خیال کرنا چاہیے کہ مرزا نے دو دفعہ یہ ترجمہ الہام کے ذریعے سے لکھا ہے کون سے ترجمہ کو صحیح کہا جائے گا؟ پس خود ہی اس نے فیصلہ تو کیا ہوا ہے عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر تو خود اس کو جزم اور یقین نہیں ہے مگر بیچارہ ایک بار جو کہہ چکا ہے اسی کو شرم کے مارے چھوڑ نہیں سکتا۔ اور ''براہین احمدیہ'' صفحہ ۳۶۱ میں خود اقرار کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں ہیں میرے بعد ایک دوسرا آنے والا ہے وہ سب باتیں کھول دے گا اور علم دین کو بمرتبہ کمال پہنچا دے گا۔ سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں میں جا بیٹھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

.....الخ بلفظہ

اور ''براہین احمدیہ'' صفحہ ۴۹۸و۴۹۹ میں لکھتا ہے ''**ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ**'' یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین واسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ بلفظہ

خیال کرو کہ اب عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا دنیا میں اظہر من الشمس بیان کر دیا۔ پس کونسی بات اس کی مانی جائے؟ موافق دین واسلام کے یہی بات ہے۔ ہم یہی مانتے ہیں۔ الحمدللہ کہ حق بات اس کی زبان پر جاری ہوگئی۔ پس مرزائیوں کو بدل وجان یہ فیصلہ مرزا ہی کا ماننا چاہیے۔ غرض کہ ایسے تناقض ہزاروں اس مجنون اور بے علم کے کلام میں موجود ہیں۔ عوام کا خیال کر کے چند ورق اس کے رد میں لکھے گئے۔ ورنہ اہل علم کے مخاطبہ کے قابل نہیں ہے۔ وبس مسلمان اس کی ہر ایک بات کو ایسا ہی بے قرار جانیں۔ فقط

وفیہ کفایۃ لذوی الدرایۃ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم.

احوال قیامت اور اس کی نشانیاں

قیامت کے علامات دو قسم کے ہیں۔ چھوٹے اور بڑے۔ پس چھوٹے علامات یہ ہیں کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت زیادہ ہو جائے گی اور علم کے ہوتے ہوئے علماء اس پر عمل نہ کریں گے۔ زنا اور شراب بہت ہوگا۔ عورتیں بہت ہوں گی اور مرد کم۔ یہاں تک کہ ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرد بیس عورتوں کی پرورش کرے گا۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے کہ جاہل لوگ سردار ہوں گے اور حکم کریں گے۔ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔ امام احمد وغیرہ آئمہ محدثین نے زیاد بن لبید سے روایت کی کہ وہ کہتے ہیں کہ کہا میں نے یارسول اللہ ﷺ علم کیسے نہ ہوگا؟ ہم قرآن شریف پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور وہ پھر اپنے بیٹوں کو پڑھائیں گے۔ پس قیامت تک ایسا ہی رہے گا۔ پس حضرت محمد ﷺ نے مجھ کو فرمایا کہ میں تم کو دانا مرد جانتا تھا۔ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ یہود اور نصاریٰ توریت اور انجیل کو پڑھتے ہیں؟ اور اس پر عمل نہیں کرتے۔ یعنی ایسا ہی میری امت میں ہوگا کہ لوگ علم پڑھیں گے مگر اس پر عمل نہ کریں گے۔ نالائق لوگوں کے ذمہ لیاقت کے کام سپرد کیے جائیں گے اور بوجہ سختی اور مصیبت کے لوگ موت کی آرزو کریں گے۔ ترمذی شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کے مال کو یعنی غنیمت کے مال کو جو غازیوں اور فقیروں کا حصہ ہے سردار اور امیر لوگ اپنا مال سمجھیں گے، امانت میں خیانت کریں گے، زکوٰۃ دینے کو تاوان اور نقصان جانیں گے، علم دنیا کمانے کے لیے سیکھیں گے، مرد اپنی عورت کی تابعداری ہر بات میں کریں گے، دوست اور یار کو نزدیک اور ماں باپ کو دور کریں گے، مسجدوں میں زور سے آواز بلند کریں گے، بدمعاش فاسق لوگ سرداری کریں گے، رذیل اور کمینے لوگ بڑے مرتبے میں جائیں گے اور بدمعاش لوگوں کی عزت کریں گے، بوجہ خوف کے، ڈھول طبلہ، باجا، دوتارا، سارنگی، ستار، رباب، چنگ وغیرہ اسباب گانے بجانے کے ظاہراً استعمال کریں گے، اس امت کے لوگ پچھلے اگلے لوگوں کو ملامت اور طعن کریں گے، لواطت بہت ہوگی، بے حیائی بہت ہوگی، سود حرام خوری بہت ہوگی، مسجدیں بہت ہوں گی اور پختہ خوبصورت مگر لوگ ان کو عبادت کے ساتھ آباد نہ کریں گے اور جھوٹ بولنا ہنر سمجھا جائے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غرض کہ اس قسم کی علامات قیامت کی بہت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے وقت میں ایسے ایسے عذابوں کے منتظر رہو کہ سرخ آندھی آئے اور بعض لوگ زمین میں دھنس جائیں اور آسمان سے پتھر برسیں اور صورتیں آدمی کی سوئر، کتے کی ہو جائیں اور بہت سی آفتیں پے در پے جلدی آنے لگیں۔ جیسے کہ بہت سے دانے کسی تاگے اور ڈورے میں پرو رکھے ہوں اور وہ تاگا ٹوٹ جائے اور سب دانے اوپر تلے گرنے لگیں۔ کفار کا سب طرف زور ہو جائے گا اور جھوٹے جھوٹے طریقے نکلنے لگیں گے۔ ان نشانیوں کے بعد اس وقت میں سب ملکوں میں نصاریٰ لوگوں کی عملداری ہو جائے گی اور اسی زمانہ میں ابوسفیان کی اولاد سے ایسا ایک شخص پیدا ہوگا کہ بہت سیدوں کا خون کرے گا۔ ملک شام اور ملک مصر میں اس کے احکام چلنے لگیں گے۔ اس عرصہ میں روم کے مسلمان بادشاہ کی نصاریٰ کی ایک جماعت سے لڑائی ہو جائے گی اور نصاریٰ کی ایک جماعت سے صلح بھی ہو جائے گی۔ پس دشمن کی جماعت شہر قسطنطنیہ پر چڑھائی کر کے اپنا دخل کر لے گی۔ اور وہ روم کا مسلمان بادشاہ اپنا ملک چھوڑ کر شام کے ملک میں چلا جائے گا اور نصاریٰ کی جس جماعت سے صلح اور محبت ہوگی۔ اس جماعت کو ہمراہ کر کے اس دشمن کی جماعت سے بھاری لڑائی ہوگی۔ مگر اسلام کے لشکر کو فتح ہوگی۔

ایک دن بیٹھے بٹھلائے جو نصاریٰ کی جماعت موافق ہوگی۔ اُس میں سے ایک نصرانی ایک شخص مسلمان کے سامنے کہنے لگے گا کہ ہماری صلیب یعنی دین عیسوی کی برکت سے فتح ہوئی ہے اور مسلمان اس کے جواب میں کہے گا کہ اسلام کی برکت سے فتح ہوئی ہے اسی میں بات بڑھ جائے گی یہاں تک کہ دونوں آدمی اپنے اپنے طرف داروں اور مذہب والوں کو جمع کر لیں گے اور آپس میں لڑائی شروع ہو جائے گی۔ اس میں اسلام کا بادشاہ شہید ہو جائے گا اور شام کے ملک میں بھی نصاریٰ کا عمل ہو جائے گا اور نصاریٰ اس دشمن کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جماعت سے صلح کرلیں گے اور باقی رہے سہے مسلمان مدینہ منورہ کو چلے جائیں گے اور خیبر کے قریب تک نصاریٰ کی عمل داری ہو جائے گی۔ اس وقت مسلمانوں کو فکر ہوگی کہ امام مہدی تلاش کریں تا کہ ان مصیبتوں سے امن پائیں۔ اُس وقت حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں ہوں گے اور اس ڈر سے کہ کہیں مجھ کو حاکم اور بادشاہ نہ بنادیں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو چلے جائیں گے اور اس زمانے کے بزرگ ولی لوگ جو ابدال کا درجہ رکھتے ہیں۔ سب امام مہدی رضی اللہ عنہ کی تلاش کریں گے اور بعض اس وقت جھوٹے مہدی بننا شروع ہوں گے غرض کہ امام مہدی خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے اور رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان میں ہوں گے۔ کہ بعض نیک لوگ ان کی شناخت کرلیں گے۔ اور ان کو زبردستی گھیر گھار کر حاکم بنادیں گے اور اُن کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور اسی بیعت میں ایک آواز آسمان سے ایسی آئے گی، جس کو سب لوگ جتنے وہاں موجود ہوں گے، سنیں گے۔ وہ آواز یہ ہوگی کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور حاکم بنایا ہوا امام مہدی رضی اللہ عنہ ہے۔ اور اسوقت سے بڑی بڑی نشانیاں قیامت کی ظاہر ہوں گی اور جب امام مہدی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا قصہ مشہور ہوگا تو مسلمانوں کے لشکر کی جو فوجیں مدینہ منورہ میں ہوں گی وہ مکہ معظمہ کو چلی آئیں گی اور ملک شام اور یمن اور عراق والے ابدال، نجباء، غوث لوگ سب امام مہدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ملک عرب کی فوجیں اور جگہ سے بھی بہت آجائیں گے جب یہ خبر مسلمانوں میں خوب مشہور ہوگئی تو ملک خراسان یعنی افغانستان جس میں کابل، سوات، بنیر غزنی، قندھار وغیرہ ہیں۔ ایک بڑی فوج لے کر امام مہدی رضی اللہ عنہ کی مدد کے لئے روانہ ہوگا اور اس کے لشکر کے آگے چلنے والے کا نام منصور ہوگا اور وہ راہ میں چلتے چلتے بہت بددینوں کی صفائی کرتا جائے گا اور وہ ظالم جو ابوسفیان کی اولاد میں سے ہوگا اور سید لوگوں کا قاتل ہوگا چوں کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ بھی سید ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے ان کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لڑنے کے لیے ایک فوج روانہ کریں گے یہ فوج مکہ اور مدینہ کے درمیان جنگل میں پہنچے گی اور ایک پہاڑ کے تلے ڈیرا لگائے گی پس سب فوج اس زمین میں دھنس جائے گی صرف دو آدمی بچیں گے ان میں سے ایک تو امام مہدی رضی اللہ عنہ کو خوشخبری جا کر سنا دے گا اور دوسرا اس ظالم سفیانی کو جا کر خبر دے گا۔ پھر نصاریٰ لوگ ہر ملک سے لشکر جمع کر کے مسلمانوں سے لڑنا چاہیں گے۔ اس لشکر میں اس روز تعداد اسی (۸۰) جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے ساتھ بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔ پس کل آدمی لشکر کا نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوگا۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ مکہ سے چل کر مدینہ منورہ تشریف لائیں گے اور وہاں رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک کی زیارت کر کے ملک شام کی طرف روانہ ہوں گے اور شہر دمشق تک پہنچنے پائیں گے کہ دوسری طرف سے نصاریٰ کی فوج مقابلہ میں آجائے گی۔ پس امام مہدی رضی اللہ عنہ کی فوج تین حصہ ہو جائے گی ایک حصہ تو بھاگ جائے گی اور ایک حصہ لڑ کر شہید ہو جائے گی اور ایک یہاں تک لڑے گی کہ اس کو نصاریٰ پر فتح ملے گی اور اس فتح کا قصہ یہ ہوگا کہ جب حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ نصاریٰ سے لڑنے کے لیے لشکر تیار کریں گے تو بہت سے مسلمان آپس میں قسمیں کھائیں گے کہ بے فتح کیے ہوئے ہرگز نہ ہٹیں گے۔ پس سارے آدمی شہید ہو جائیں گے صرف تھوڑے سے رہیں گے ان کو لے کر امام مہدی رضی اللہ عنہ اپنے لشکر میں چلے آئیں گے دوسرے دن پھر اسی طرح سے قسم کھا کر لڑائی شروع کریں گے اکثر آدمی شہید ہو جائیں گے اور تھوڑے آدمی بچ جائیں گے اور تیسرے روز پھر ایسا ہی ہوگا آخر چوتھے روز یہ تھوڑے سے آدمی مقابلہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ فتح دے گا اور بعد اس کے کافروں کے دماغ میں حکومت کا شوق نہ رہے گا۔ پس اب امام مہدی رضی اللہ عنہ ملک کا بندوبست کرنا شروع کریں گے اور سب طرف کو مسلمانوں کی فوجیں روانہ کریں گے اور خود امام مہدی رضی اللہ عنہ ان سب کاموں سے فراغت پا کر قسطنطنیہ کے فتح کرنے کو چلے جائیں گے جب کہ دریائے روم کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کنارے پر پہنچیں گے اس وقت بنو اسحاق قبیلہ کے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) آدمیوں کو کشتیوں کے اوپر سوار کر کے اس شہر کے فتح کرنے کے واسطے روانہ فرمائیں گے جب یہ لوگ قسطنطنیہ کی حد کے قریب پر پہنچیں گے اللہ اکبر اللہ اکبر بلند آواز سے کہنا شروع کریں گے اس نام کی برکت سے شہر پناہ کے سامنے کی دیوار پھٹ جائے گی اور گر پڑے گی اور مسلمان لوگ حملہ کر کے شہر کے اندر گھس پڑیں گے اور لڑ کر کفار کو قتل کریں گے اور عمدہ طور سے ملک کا انتظام کریں گے اور ابتدائی بیعت سے لے کر اس شہر کی فتح تک چھ یا سات سال کی مدت گزری ہوگی کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ اس طرف انتظام کرتے ہوں گے کہ یکا یک ایک بے اصل اور جھوٹی خبر مشہور ہو جائے گی کہ یہاں کیا بیٹھے ہو وہاں شام کے ملک میں تو دجال آ گیا ہے اور فتنہ وفساد تمہارے خاندان میں کر رکھا ہے۔ اس خبر کے سننے سے امام مہدی رضی اللہ عنہ شام کی طرف جا کر اس حال کے معلوم کرنے کے لیے پانچ یا نو سواروں کو اپنے آگے روانہ کر دیں گے ان میں سے ایک شخص واپس آ کر خبر دے گا کہ وہ بات دجال کے آنے کی غلط ہے امام مہدی رضی اللہ عنہ کو سن کر تسلی ہو جائے گی اور پھر خوب بندوبست کے ساتھ درمیان کے ملکوں اور شہروں کا حال دیکھتے بھالتے تسلی کے ساتھ ملک شام جا پہنچیں گے بعد پہنچنے کے تھوڑے روز گزریں گے کہ دجال ظاہر ہو جائے گا اور دجال یہودیوں کی قوم میں سے ہوگا۔

دجال سے پہلے تین برس سخت قحط ہوگا۔ اول برس میں تیسرا حصہ بارش کا آسمان کم کر دے گا اور زمین تیسرا حصہ زراعت کا کم کر دے گی۔ دوسرے برس سے زمین و آسمان دونوں دو حصے کم کر دیں گے اور تیسرے برس میں آسمان سے ایک قطرہ بارش کا نہ برسے گا اور زمین سے کوئی سبزی نہ ہوگی، مال مویشی ہلاک ہوں گے اور مسلمان لوگوں کے لیے طعام کا بدلہ اللہ کی تسبیح، تہلیل، حمد و ثنا ہوگی اور دجال کی صورت مثل عبدالعزے بن قطن کے ہوگی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور دجال کے ماں باپ کے گھر میں قبل پیدا ہونے دجال کے تیس برس تک اولاد نہ ہوگی۔ شرح السنۃ وغیرہ کتب حدیث اور صحیح مسلم میں تمیم داری کے قصے سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال موجود ہے مگر دریائے شام یا دریائے یمن کے جزیرے میں بند ہے۔ باذن پروردگار اول شام اور عراق کے درمیان میں سے نکلے گا اور پیغمبری کا دعوی کرے گا۔ جب شہر اصفہان میں جا پہنچے گا وہاں کے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) یہودی مرد اور عورت اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور مسلمان طرف وادی انیق کے چلے جائیں گے پھر خدائی کا دعوی شروع کر دے گا۔ حلیہ اس کا یہ ہے کہ اس کی داہنی آنکھ اندھی ہے اور بعض روایت میں بائیں آنکھ کا ذکر ہے۔ دونوں آنکھوں کے درمیان میں کافر لکھا ہوگا اس کو ہر مسلمان پڑھ لے گا منشی ہو یا غیر منشی اور دجال جوان ہوگا پریشاں بال ہوں گے چالیس (۴۰) روز زمین پر رہے گا۔ ایک روز برس کی مثل، ایک روز مہینہ کی مثل اور ایک روز ہفتہ کی مثل اور سوائے ان تین دنوں کے باقی دن ہمارے دنوں کی طرح ہوں گے ان دنوں میں جو سال اور ماہ اور ہفتہ کے برابر ہوں گے نمازوں کا حساب کر کے پڑھنا ہوگا فقط پانچ ہی نمازیں کافی نہ ہوں گی۔ آسمان سے کہے گا پانی برسا تو برسائے گا جب زمین سے کہے گا کہ سبزی نکال تو زمین سبزی نکالے گی۔ جو لوگ اس کے تابع ہوں گے ان کا مال کھیتی خوب ہوگا اور بیل گائے موٹے ہوں گے اور جو اس کے مخالف ہوگا اس کا مال و اسباب خراب ہوگا، غیر آباد زمین سے خزانہ نکالے گا، جنت اور دوزخ کی صورت اس کے پاس ہوگی فی الواقع اس کی جنت دوزخ اور دوزخ جنت ہے۔ ایک شخص سے کہے گا کہ مجھ کو خدا جان۔ وہ انکار کرے گا پس آرہ کے ساتھ دو ٹکڑے کر دے گا پھر دونوں پارے کے درمیان سے گزرے گا اور اس سے کہے گا کہ زندہ ہو جا اور اٹھ۔ پس وہ زندہ ہوگا پھر اس سے وہی بات کہے گا۔ وہ کہے گا کہ تو دجال ہے اب مجھ کو خوب یقین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوگیا۔ پس اس کو ذبح کرنا چاہے گا مگر اس کی گردن تانبے کی ہو جائے گی تلوار اس پر تاثیر نہ کرے گی۔ پس اس کو پاؤں سے پکڑ کر پھینکے گا لوگ جانیں گے کہ دوزخ میں پھینک دیا مگر وہ جنت میں چلا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص شہادت کے درجہ میں نزدیک اللہ تعالیٰ کے بہت بزرگ ہوگا۔ صحابی لوگ سمجھتے تھے کہ وہ شخص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں گے مگر جب وہ فوت ہوگئے تو وہ گمان جاتا رہا اور بعض حضرت خضر علیہ السلام کو کہتے تھے۔ اسی طرح بہت ملکوں سے پھرتا ہوا ملک یمن کے کنارے پر جا پہنچے گا اور ہر جگہ سے بد دین، بدنصیب، بدمعاش، شیطانی کام کرنے والے ساتھ ہوتے جائیں گے اور تند باد کی طرح تیز چلے گا۔ آتے آتے مکہ معظمہ سے باہر قریب جا ٹھہرے گا لیکن فرشتوں کی چوکیداری کے سبب سے شہر مکہ معظمہ کے اندر نہ جا سکے گا۔ فرشتے تلوار لے کر آگے ہو جایا کریں گے۔ پھر وہاں سے مدینہ منورہ کا ارادہ کرے گا وہاں پر فرشتوں کی حفاظت کی وجہ سے اندرون شہر مدینہ منورہ کے جانے نہ پائے گا بلکہ کوہ احد کے بعد قیام کرے گا۔ مگر پروردگار کی یہ آزمائش ہوگی کہ مدینہ منورہ کو تین زلزلے ہوں گے جتنے آدمی کمزور اور سست دین میں ہوں گے وہ زلزلہ کے سبب سے ڈر کر باہر مدینہ سے جا کھڑے ہوں گے اور دجال کے جال اور مکر میں گرفتار ہو جائیں گے اس وقت مدینہ منورہ میں کوئی بزرگ نیک شخص ہوں گے وہ دجال سے خوب بحث کریں گے۔ دجال آ کر ان کو قتل کر دے گا پھر زندہ کر کے پوچھے گا کہ اب بھی میرے خدا ہونے پر قائل ہوتے ہو یا نہیں؟ وہ بزرگ صاحب جواب میں کہیں گے کہ اب اور زیادہ میرا یقین ہوگیا ہے کہ تو دجال لعین ہے۔ پھر اس بزرگ صاحب کو مارنا چاہے گا مگر اس کی ہمت نہ ہوگی اور اس بزرگ پر کچھ تاثیر نہ کر سکے گا۔ پس وہاں سے دجال ملک شام کو روانہ ہوگا جب دمشق شہر کے قریب جا پہنچے گا اور امام مہدی رضی اللہ عنہ تو آگے ہی سے وہاں پہنچ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چکے ہوں گے اور جنگ وجدال کا سامان کرتے ہوں گے۔ کہ عصر کی نماز کے لیے موذن اذان کہے گا اور نماز کی تیاری میں لوگ ہوں گے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے، آسمان سے اترتے دکھائی دیں گے۔ جب سر نیچے کریں گے تو اس سے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر کو بلند کریں گے تو مروارید موتی کی طرح دانے گریں گے اور صورت ان کی مثل صورت عروہ بن مسعود صحابی کے ہوگی۔ (مسلم) اور سینہ ان کا چوڑا ہوگا۔ (بخاری) اور جامع مسجد کے مشرق کی طرف کے منارے سفید پر آ کر ٹھہریں گے اور وہاں سے زینہ لگا کر نیچے تشریف لائیں گے۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ لڑائی کا سارا سامان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد کرنا چاہیں گے مگر عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ لڑائی کا سامان اور انتظام آپ ہی رکھیں میں فقط دجال کے قتل کرنے کو آیا ہوں۔ جب رات گزر کر صبح ہوگی امام مہدی رضی اللہ عنہ لشکر کو تیار کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گھوڑے پر سوار ہو کر ایک نیزہ ہاتھ میں لے کر دجال کی طرف جائیں گے اور مسلمان لوگ دجال کے لشکر پر حملہ کریں گے اور بہت بڑی جنگ ہوگی اور اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس یعنی دم کی یہ تاثیر ہوگی کہ جس جگہ تک نظر جائے گی اس جگہ تک سانس بھی جائے گی اور جس کافر کو ان کے سانس کی ہوا جا پہنچے گی اسی وقت وہ کافر ہلاک ہو جائے گا۔ دجال عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے تشریف لے جائیں گے۔ لد کے دروازہ شرقی پر جا کر اس کو نیزہ مار کے قتل کر دیں گے۔ بیہقی نے روایت کیا کہ گدھے پر سوار ہوگا اس کے دونوں کانوں میں فاصلہ دو سو اسی (۲۸۰) گز ہوگا اس قدر بڑا وہ خر دجال ہوگا۔ پس اگر قتل نہ کرتے جب بھی ان کو دیکھ کر ایسا پانی ہو جاتا جیسا کہ پانی میں نمک گل جاتا ہے مگر لوگوں کو اس کا خون نیزے پر دکھائیں گے اس لیے قتل کریں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''لد'' وہاں ایک جگہ کا نام ہے۔ ایک گاؤں ہے قریب بیت المقدس کے اور بعض علماء نے کہا کہ ملک شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے اور بعض نے کہا کہ موضع فلسطین ہے۔ فقیر مؤلف الکتاب عرض کرتا ہے کہ بہر صورت وہ ''لد'' مخفف لدھیانہ کا نہیں پنجاب میں، جیسا کہ مرزا قادیانی نے کہا ہے۔ بعد قتل ہونے دجال کے مسلمان لوگ اس کے لشکر کو قتل کریں گے اور حضرت شہر بشہر تشریف لے جائیں گے اور مسلمانوں کو تسلی دیں گے اور درجات بہشت کی خوشخبری سنائیں گے۔ پس اس وقت کافر کوئی باقی نہ رہے گا۔ پھر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو جائے گا اور سب بندوبست حضرت عیسیٰ علیہ السلام کریں گے۔ پس پروردگار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پیغام روانہ کرے گا کہ اب میں نے اپنے ایسے بندے ظاہر کیے ہیں کہ کسی کو لڑائی کرنے کی طاقت ان کے ساتھ نہیں۔ اے عیسیٰ علیہ السلام میرے بندوں کو تو کوہ طور میں لے۔ جا پس خارج ہوں گے یاجوج وماجوج اور ان کے رہنے کی جگہ شمال کی طرف کی آبادی ختم ہونے سے بھی آگے ساتھ ولایت سے باہر ہے اور بوجہ زیادہ سردی کے اس طرف کا دریائی سمندر ایسا جما ہوا ہے کہ کشتی جہاز بھی اس پر نہیں چل سکتا۔ یاجوج ماجوج میں سے کچھ لوگ جو آگے ملک شام میں طبریہ بستی کے دریا پر گزریں گے اس کا سارا پانی پی جائیں گے بعد والے جب آئیں گے تو کہیں گے کہ جیسا کہ کبھی اس دریا میں پانی نہیں ہوا تھا، ایسا خشک ہوگا۔ پس وہ کیچڑ چاٹیں گے اور ان کی موت کی صورت یہ ہے کہ ہر ایک کی اولاد جب ایک ہزار پوری ہوتی ہے جب مرنا شروع ہوتے ہیں بعض کا قد بقدر یک بالشت کے اور بعض بلند مثل آسمان کے، کان ان کے اتنے

---

۱ جس درخت یا دیوار، پتھر یا اور جس چیز کے پیچھے کافر ہوگا وہ چیز کہے گی کہ اے مومن، کافر یہاں پر ہے اس کو قتل کر مگر غرقدہ جو ایک قسم کا درخت ہے یہود کے درختوں میں سے وہ نہ بولے گا۔ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑے ہوں گے کہ ان کو بچھا کر سویا کریں گے۔ پس سیر کرتے ہوئے بیت المقدس کے قریب "جبل خمر" ایک پہاڑ ہے اس کے پاس جا پہنچیں گے اور کہیں گے کہ اہل زمین کو قتل کر چکے۔ اب اہل آسمان کو قتل کریں گے۔ پس آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون سے آلودہ کر کے نیچے ڈال دے گا وہ اس سے خوش ہوں گے کہ واقعی آسمان کے رہنے والوں کو ہم نے قتل کر دیا ہے اور اس حال میں عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو لے کر طور پہاڑ پر بند ہوں گے۔ ایک سر بیل، گائے کا ان لوگوں کو بوجہ بھوک کے سو (۱۰۰) اشرفی سے بہتر ہوگا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام سے التماس کریں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھ والوں کو لے کر دعا کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کی گردن میں کیڑا پیدا کرے گا اس سبب سے سب مر جائیں گے۔ بعدہ عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو لے کر پہاڑ سے نیچے اتریں گے مگر یاجوج ماجوج کی بدبو اور مردار کے سبب سے ایک بالشت زمین بھی خالی نہ ہوگی۔ پس عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ایسے جانور پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی خراسانی اونٹوں کی طرح بڑی بڑی ہوں گی وہ جانور ان مرداروں کو اٹھا کر کوہ قاف کے پیچھے ڈال دیں گے اور ان کے تیر و کمان اس قدر باقی رہیں گے کہ مسلمان لوگ سات برس تک جلاتے رہیں گے۔ پس پروردگار بارش برسائے گا۔ کوئی جگہ زمین، پتھر، جامہ لباس اس بارش سے خالی نہ رہے گا۔ پس تمام زمین کو دھو کر صاف کر کے مثل آئینہ کے صاف کر دے گا۔ پس پروردگار زمین کو ایسی برکت دے گا کہ میوہ غلہ بکثرت ہوگا۔ ایک ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ آدمیوں کی ایک جماعت اس سے پیٹ بھر کر کھائے گی اور اس کے پوست کے سایہ میں بیٹھ سکے گی اور چار پایوں میں ایسی برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی یعنی شتر مادہ کا دودھ ایک چند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جماعت کو کافی ہوگا اور ایک گائے کا دودھ ایک بڑے قبیلہ کے لوگوں کو بس ہوگا اور بکری کا دودھ چھوٹے قبیلہ کو کفایت کرے گا اور عیسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب پیغمبر کے خاندان میں نکاح کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی[۲] بعد چالیس (۴۰) برس کے انتقال فرمائیں گے اور مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے روضۂ پاک میں دفن ہوں گے۔ تفسیر درمنثور میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی قبر حضرت ﷺ کے مقبرہ میں ہوگی اور عبارت تفسیر ''درمنثور'' کی یہ ہے۔ **اخرج الترمذی وحسنه عن محمد بن یوسف بن عبدالله بن سلام عن ابیه عن جده قال مکتوب فی التوراة صفة محمد وعیسٰی بن مریم علیهم السلام یدفن معه. وقال ابو داؤد وقد بقی فی البیت موضع قبر.** اور مرقات میں ہے **قال ﷺ ینزل عیسٰی بن مریم ای الارض فیتزوج ویولد ویمکث خمساً واربعین سنة.ثم یموت فیدفن معی فی قبری ای مقبرتی وعبر عنها بالقبرلقرب قبره بقبره فکانهما فی قبر واحد۔** اور ابن جوزی ''کتاب الوفاء'' میں بھی لایا ہے اور سوائے ان کے اور کئی کتابوں میں ہے۔ طبرانی اور امام بخاری نے

---

[۱] عمدہ گھوڑا تھوڑے روپیہ کے ساتھ ملے گا بوجہ نہ ہونے لڑائی کے گھوڑا بہت سستا ہوگا اور بیل کی قیمت زیادہ ہوگی بوجہ کشت کاری کی محنت کے۔ ایک من تخم سے سات سو من غلہ ہوگا۔ ۱۲

[۲] بعض روایت میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پچاس وقت نماز پڑھا کریں گے دن رات میں۔ مگر قوی یہ بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شریعت پر فقط پانچ وقت کی نماز پڑھا کریں گے۔ اور مشکوٰۃ شریف وغیرہ میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پینتالیس سال زمین میں زندگانی کریں گے۔ ''مرقات'' میں ہے کہ جب آسمان پر گئے تو عمر ان کی ۳۳ برس کی تھی اور بعد اترنے کے سات برس زندگانی کریں گے۔ سات برس کا ذکر ''صحیح مسلم'' میں ہے۔ اگرچہ اس حساب سے چالیس برس ہوتے ہیں مگر فی الواقع پینتالیس برس زمین پر پورے ہوں گے اور جس نے چالیس برس کو بیان کیا ہے اس نے کسر کو بیان نہیں کیا جو کہ پانچ برس ہیں کیونکہ بینی اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ بعد نزول کے ۱۹ برس رہیں گے۔ جیسا کہ مرزا کے جواب وسوال میں ہر امر گزرا ہے۔ پس اس حساب سے مجموعہ ۵۲ برس ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۸.....دوسری بار مغرب میں

۹.....تیسری بار جزیرہ عرب میں اور

۱۰.....آخر سب سے ایک آگ ملک یمن سے نکلے گی جو کہ لوگ کو بطرف محشر کے ملک شام کی زمین میں لے جائے گی۔ اور ایک روایت میں دسویں نشانی بادسخت کا ذکر آیا ہے جو کہ لوگوں کو دریا میں پھینک دے گی۔ اور ابو ذر نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ بعد ظاہر ہونے دجال اور دابۃ الارض اور طلوع آفتاب کے مغرب سے کافر کا ایمان اور کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ اور امام بغوی وغیرہ نے حضرت حذیفہ سے روایت کیا ہے کہ جو آگ کہ لوگوں کو چلا کر بطرف محشر کے لے جائے گی وہ عدن شہر کے غار سے نکلے گی۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ دخان کیا ہے؟ فرمایا حضرت ﷺ نے اس آیت کو

﴿فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس هذا عذاب الیم﴾

"منتظر ہو اس روز کا کہ لائے گا آسمان ایک دھواں ظاہر جو کہ ڈھانک لے گا لوگوں کو یہ عذاب درد دینے والا ہے"۔ اور فرمایا کہ وہ دھواں مشرق سے مغرب تک ہو جائے گا اور چالیس دن رات تک رہے گا۔ مسلمانوں کو زکام کی طرح پہنچے گا اور کافروں کو بیہوشی دے گا اور ان کی ناک اور کان اور پاخانہ کے رستہ سے نکلے گا۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ دخان ہو چکا ہے اس وقت میں جب کہ کفار قریش نے حضرت ﷺ کے ساتھ کمال برائی اور بے ادبی کی تو حضرت نے بددعا کی۔ پس ایسا قحط ہوا کہ لوگ ہڈیاں کھاتے تھے اور بھوک کے سبب سے ان کو زمین سے آسمان تک دھواں نظر آتا تھا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ فی الواقع دھواں نہیں ہے لیکن حضرت حذیفہ وغیرہ حضرات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو دخان ہے فی الواقع وہ علامات کبری قیامت سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور یہی ہے نزدیک عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر اور امام حسن بصری رضی اللہ عنہم کے اور وہ قحط کا واقعہ دوسرا ہے۔ بعد چالیس (۴۰) روز کے آسمان صاف ہو جائے گا اور اسی زمانہ کے قریب بقرعید کے مہینے میں دسویں تاریخ کے بعد دفعۃً ایک رات ایسی لمبی ہوگی کہ لوگوں کا دل گھبرا جائے گا اور بچے سوتے سوتے دق ہو جائیں گے اور چار پائے جانور جنگل میں جانے کے واسطے شور مچائیں گے اور کسی طرح صبح ہی نہ ہوگی اور تمام آدمی ہیبت اور پریشانی سے بے قرار ہو جائیں گے۔

جب بقدر تین راتوں کے وہ ایک رات ہو چکے گی اس وقت سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا اور روشنی اس کی تھوڑی سی ہوگی۔ جیسے کسوف یعنی گہن لگنے کے وقت روشنی تھوڑی ہوتی ہے اس وقت جو لوگ موجود دنیا پر ہوں گے کسی کافر کا ایمان لانا قبول نہ ہوگا اور مسلمان جو کوئی گناہ سے توبہ کرے گا اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ پس سورج اتنا اونچا آئے گا جیسا کہ دوپہر سے ذرہ قدر پہلے بلند ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مغرب کی طرف لوٹ جائے گا اور دستور کے موافق غروب ہوگا۔ پھر ہمیشہ پہلے کی طرح روشن اور صاف اپنے قدیمی دستور کے موافق نکلتا رہے گا۔ اس کے بعد بہت تھوڑے دنوں میں قریب دابۃ الارض نکلے گا۔ جیسا کہ پروردگار نے فرمایا ہے۔ ﴿**واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بایاتنا لایوقنون**﴾ یعنی ''جس وقت واقع ہوگا حکم اللہ تعالیٰ کا ساتھ قائم ہونے قیامت کے یعنی قیامت نزدیک پہنچے گی تو خارج کریں گے ہم لوگوں کے لیے چار پایہ زمین سے کہ لوگوں سے باتیں کرے گا اس امر میں کہ ہماری آیتوں کے ساتھ وہ لوگ یقین نہیں رکھتے تھے۔''

اور ایک متواتر قرأت میں ''**تکلمھم**'' ساتھ سکون کاف اور تخفیف لام کے بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آچکا ہے۔یعنی لوگوں کو زخمی کرے گا اس بات کے لیے کہ ہماری آیات کے اوپر یقین نہ رکھتے تھے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ دونوں باتیں ہوسکتی ہیں یعنی مسلمانوں سے کلام کرے گا اور کافروں کو زخم پہنچائے گا۔اور احادیث کی روایات میں اختلاف ہے بعض میں ذکر ہے کہ منہ اس کا مثل انسان کے منہ کے ہوگا اور داڑھی اس کی ہوگی اور باقی سارا بدن اس کا پرندے کے بدن کی طرح ہوگا اور اکثر روایات میں آیا ہے کہ چہار پایہ ہوگا کہ صفا کے پہاڑ سے نکلے گا۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا عصا حج کے موسم میں صفا کے پہاڑ پر مارا اور کہا کہ دابۃ الارض اس میرے عصا مارنے کی آواز سنتا ہے۔پس مکہ شریف میں زلزلہ پیدا ہوگا اور صفا پہاڑ پھٹ جائے گا اور اس جگہ وہ دابۃ الارض جانور نہایت عجیب صورت کا نکلے گا۔قد اس کا بہت بڑا ہوگا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ سر اس کا ابر کے ساتھ لگے گا اور پاؤں اس کے ابھی زمین میں ہوں گے۔اور امام بغوی نے ابوشریح انصاری سے روایت کی ہے کہ دابۃ الارض تین بار خارج ہوگا۔اول بار یمن میں خارج ہوگا اور بات چیت اس کی فقط جنگل میں پہنچے گی اور مکہ شریف میں ذکر اس کا نہ پہنچے گا۔دوسری بار مکہ شریف کے قریب ایک جنگل میں سے نکلے گا اور چرچا اس کا مکہ شریف میں جا پہنچے گا۔تیسری بار خاص مکہ شریف سے نکلے گا اور سر اپنے کو جھاڑے گا اور بہت جلدی سے لوگوں پر گزرے گا اور اس سے کوئی بھاگ نہ سکے گا اور بات کرے گا۔مسلمان کو کہے گا 'یا مومن' اور کافر کو کہے گا 'یا کافر'۔اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی ایمان والوں کی پیشانی پر اس عصا کے ساتھ سفید نقطہ لگائے گا اس سے لفظ مومن کا لکھا جائے گا اور سارا چہرہ اس کا روشن ہو جائے گا مثل ستارہ چمکنے والے کے اور بے ایمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کافر کی پیشانی پر اس انگوٹھی سے سیاہ نقطہ لگائے گا جس سے لفظ کافر لکھا جائے گا اور مومن اس کا کالا ہو جائے گا۔ بعد اس کے لوگ ایک دوسرے کو شناخت کر لیا کریں گے یہاں تک کہ بازار میں کہیں گے مومن سے کہ اے مومن اپنی فلانی چیز کتنی قیمت پر بیچتا ہے؟ اور بعض روایات میں آیا ہے کہ دابۃ الارض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں خارج ہوگا کہ زمین کانپ جائے گی اور صفا پہاڑ پھٹ جائے گا اور دابۃ الارض نکلے گا۔ لیکن قوی بات یہی ہے کہ بعد عیسیٰ علیہ السلام کے نکلے گا۔

جلال الدین سیوطی نے کہا کہ بعد دابۃ الارض کے نیک کام کا امر کرنا اور برے کام سے منع کرنا باقی نہ رہے گا اور بعد اس کے کوئی کافر ایمان نہ لائے گا۔ پس دابۃ الارض یہ کام کر کے غائب ہو جائے گا۔ اس کے بعد جنوب کی طرف سے ایک ہوا نہایت فرحت دینے والی چلے گی اس ہوا سے سب ایمان والوں کی بغل میں کچھ نکل آئے گا جس سے وہ سب مر جائیں گے۔ جب سب مسلمان مر جائیں گے اس وقت کافر حبشیوں کا ساری زمین میں عمل دخل ہو جائے گا اور وہ لوگ خانہ کعبہ کو شہید کریں گے اور حج بند ہو جائے گا اور قرآن شریف دلوں سے اور کاغذوں سے اٹھ جائے گا اور خدا کا خوف اور خلقت کی شرم سب اٹھ جائے گی اور کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ اس وقت شام کے ملک میں غلہ کی بہت ارزانی ہوگی بہت لوگ سواریوں پر اور پاپیادہ اس طرف کو روانہ ہو جائیں گے اور جو رہ جائیں گے ایک آگ پیدا ہوگی جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے وہ آگ سب لوگوں کو ہانکتی ہوئی شام کے ملک میں پہنچا دے گی اس واسطے کہ قیامت کے دن ساری مخلوقات کو اسی جگہ ملک شام میں کھڑا ہونا ہوگا۔ پھر وہ آگ غائب ہو جائے گی اور اس وقت دنیا کو بڑی ترقی ہوگی۔ تین، چار برس اسی حال میں گزریں گے کہ دفعۃً جمعہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ صبح کے وقت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ اسرافیل علیہ السلام فرشتہ جو کہ صور لیے کھڑا ہے اس صور کو پھونک دے گا۔ صور کی شکل سینگ کی طرح پر ہوتی ہے۔ اول ہلکی ہلکی آواز ہوگی پھر اس قدر بڑھے گی کہ اس کی ہیبت سے حاملہ عورتوں اور جانوروں کے حمل گر جائیں گے۔ کھانے والے کے منہ سے لقمہ گر جائے گا۔ جس جگہ میں جو کوئی ہوگا وہیں رہ جائے گا۔ زمین و آسمان پھٹ جائیں گے اور دنیا فنا ہو جائے گی اور جب کہ آفتاب مغرب سے نکلا تھا صور کے پھونکنے تک ایک سو بیس (۱۲۰) برس کا زمانہ ہوگا۔ پس اب یہاں سے قیامت کا دن شروع ہو گیا۔ فقط۔

یا اللہ اس فقیر حقیر بیچمد ال قاضی غلام گیلانی اور اس کے والدین وغیرہ خویش واقارب اور پیروں اور استادوں اور دوستوں اور جملہ اہل سنت و جماعت کو خاتمہ بالایمان روزی فرما اور صغیرہ و کبیرہ کل گناہ بخش دے بحق برکت اپنے حبیب محمد ﷺ کے۔

قاضی غلام گیلانی پنجابی حنفی نقشبندی

سیاح بنگال بقلمہ ۱۳۳۰ ہجری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari